مُلک و بیرونِ مُلک نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مفید کتاب

مَدَنی مُذاکَروں کے 137 سُوالات جوابات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ و مجلس بیرونِ مُلک (دعوتِ اسلامی)

ملک و بیرونِ ملک نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مفید کتاب

مدنی مذاکروں کے 137 سوالات جوابات

پیش کش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ و مجلس بیرونِ ملک (دعوت اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : مَدَنی مذاکروں کے 137 سُوالات جوابات

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ و مجلس بیرون ملک (دعوت اسلامی)

صفحات :

Email: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اِلتِجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

اجمالی فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	عقائد کے بارے میں سوال جواب	4
2	فقہی مسائل کے بارے میں سوال جواب	20
3	مدنی کاموں کے بارے میں سوال جواب	62
4	متفرق سوال جواب	133

عقائد کے بارے میں سوال جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

فرمان مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اللہ پاک اُس پر 10 بار رحمت نازِل فرمائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد

سُوال: لوگوں میں مشہور ہے کہ ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دُنیا میں تشریف لائے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: بہارِ شریعت حصّہ اوّل میں ہے: انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کوئی تعداد مُعیَّن کرنا جائز نہیں کہ اِس باب میں خبریں مختلف ہیں اور مقرّر تعداد پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کُفر ہیں، لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ ہمارا اللہ کے ہر نبی پر ایمان ہے۔[2] آسان الفاظ میں یہ ذکر ہونا چاہیے کہ البتہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ تقریباً یا کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دنیا میں تشریف لائے۔

آواگون کیا ہے؟

سُوال: ”آواگون“ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد رُوح کسی اور انسان یا جانور کے بدن میں چلی جاتی ہے اِس کو آواگون یا تَنَاسُخ کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ سَراسَر غَلَط اور کُفر ہے۔ بعض اوقات عورتیں غصّہ میں آکر بچّہ کو کہہ دیتی ہیں، کون سے جَنَم میں

---

1 ......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی... الخ، ص ۱۷۲، حدیث: ۴۰۸۔

2 ......بہار شریعت، ۱ / ۵۲، حصہ: ۱۔

سُدھرے گا؟ (مَعَاذَ الله) یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے، کیونکہ اسلامی عقیدے میں ہر ایک کا ایک ہی بار جنم ہوتا ہے۔[1]

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ ایمان کا طریقہ آسان الفاظ میں بیان فرمادیجئے۔

جواب: جس سے کلمہ کفر یا فعلِ کُفر کا صُدُور ہوا ہے اُس سے توبہ کرکے کلمہ پڑھ لے۔ مثلاً داڑھی کی توہین کرنے والا اِس طرح توبہ کرے: "یاالله! میں نے جو داڑھی کی توہین کی ہے اس کُفر سے توبہ کرتا ہوں" اب کلمہ پڑھ لے۔

کفریاد نہ ہو تو کیا کرے؟

سُوال: جس کو شک ہو کہ مجھ سے کفریات ہوئے ہیں مگر یہ یاد نہیں کیا کیا کُفر بکے تھے، وہ کس طرح توبہ کرے؟

جواب: صِرف شُکُوک و شُبہات اور وَساوِس سے کفر نہیں ہوجاتا، ہاں کسی نے واقعی کلماتِ کفر بکے مگر اسے یاد نہیں کہ اس نے کیا کیا کفر کئے ہیں تو وہ اس طرح توبہ کرے: "مجھ سے جو بھی کفر ہو گئے ہیں میں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔" اب کلمہ پڑھ لے۔ سلب ایمان کے مُعاملہ میں ہر وقت خوفزدہ رہنا چاہیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا ارشاد ہے کہ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو زندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا اُس کا ایمان آخِری وَقت میں سلب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔[2]

احتیاطی توبہ کا طریقہ

سُوال: کفر کے معامَلے میں احتیاطی توبہ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: اگر کوئی صِرف احتیاطاً کفر سے توبہ کرنا چاہے تو اس طرح کہے: "اگر مجھ سے کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔" اب کلمہ پڑھ لے۔

---

1 ......نبراس، والبعث حق، ص ۲۱۳۔

2 ......ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۵۔

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

سُوال: تجدیدِ نکاح کا طریقہ آسان الفاظ میں بیان فرمادیجئے۔

جواب: تجدیدِ نِکاح کا معنٰی ہے: ''نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا۔'' اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب و قبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خطبہ نِکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوذُ بِاللہ اور بِسمِ اللہ شریف کے بعد سورہ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم 10 درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مہر واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مہر کی نیّت کرلی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے، یعنی عورت سے کہئے: ''میں نے 786 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔'' عورَت کہے: ''میں نے قبول کیا۔'' نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مَرد کہے: ''میں نے قبول کیا'' نِکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مَہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مَرد بِلاحاجتِ شرعی عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔[1]

فاسقِ مُعلِن عامل

سُوال: بعض فاسقِ مُعلِن ہوتے ہیں، نَمازوں کے بھی پابند نہیں ہوتے مگر ان کے عملیات سے بعض لاعلاج مریض بھی صحت یاب ہوتے ہیں۔ عوامُ النّاس ایسوں کو وَلی کہنے لگتے ہیں۔ یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: مریضوں کا علاج ہی اگر دلیلِ ولایت ہے تو ڈِسپرین کی گولی بھی ''ولیہ'' ہے! جی ہاں، دردِ سر ہو جائے کھانے کے بعد ایک یا دو ٹِکیہ پانی میں گھول کر پی لینے سے عموماً آرام آجاتا ہے۔ پھر اُن غیر مسلم ڈاکٹروں کو کیا کہیں گے جو نہ جانے کتنے ہی مایوسُ العلاج مریضوں کا کامیاب علاج کر دیتے ہیں! دراصل شِفا مِن جانبِ اللہ ہے۔ سبب کوئی ڈاکٹر بنے یا عامل۔

❶ ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ٦٢٣۔

نِظامِ قدرت بھی خوب ہے، مریض جب دوا اِستعمال کرتا ہے دوا اور مرض کے درمیان ایک فِرِشتہ حائل ہو جاتا ہے، مرض ٹھیک نہیں ہوتا اور جب اللہ پاک شفا دینا چاہتا ہے تو فِرِشتہ حائل نہیں ہوتا، لہٰذا دوا مرض تک پہنچ جاتی ہے اور بحکمِ خداوندی شِفامِل جاتی ہے۔[1] اور نام پھر دوا، ڈاکٹر یا عامِل کا ہو جاتا ہے۔ بَہَر حال! خَوارِق کا ظہور مقبولیت کی دلیل نہیں مقبولیت کی دلیل شریعت و سنّت کی پابندی ہے۔

خزائنُ العرفان میں ہے: ایک بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اُس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتِدا میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے۔ اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا۔ پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی عِیادت کیلئے تشریف لائے۔ پھر جب اُس کی وفات ہو گئی اور سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی تدفین میں تشریف لائے۔ اس پر لوگوں نے کچھ کہا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہو گئی: "اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ"[2] (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زِیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زِیادہ پرہیز گار ہے)۔[3]

کفار سے میل جول

سُوال: کافِر سے دوستی رکھنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ یاد رکھئے! بُری صحبت بُرا رنگ لاتی ہے، جو لوگ کُفّار کے مُمالِک میں تعلیم یا رُوزگار کے سلسلے میں جاتے اور وہاں کُفّار کی صحبتیں اپناتے ہیں، نیز جو لوگ اسلامی ممالِک میں بھی کفّار کو دوست بناتے اور ان سے دوستیاں رَچاتے ہیں اُن سب کے لئے لمحۂ فکرِیّہ ہے۔ خَزائنُ العِرفان صفحہ 96 پر ہے: "کُفّار سے دوستی و مَحبَّت ممنوع و حرام ہے۔ انہیں راز دار بنانا، ان سے مُوالات (یعنی باہمی اتّحاد) کرنا ناجائز ہے۔ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صِرف ظاہِری

---

1 ......مرقاۃ المفاتیح، ۲۸۹/۸، تحت الحدیث: ۴۵۱۵۔

2 ......پ۲۶، الحجرات: ۱۳۔

3 ......تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۳۔

برتاؤ جائز ہے۔"ان سے نہ دوستی رکھ سکتے ہیں نہ ہی مَحبَّت۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: کُفّار سے مَحبَّت سخت منع ہے۔ خیال رہے کہ a تعلقات کی چند قسمیں ہیں اور ان کے جُدا گانہ احکام۔ دوستی، مَحبَّت، مَیلانِ طَبع، بِرّ وقسط، قرابت داری، ادائے حقوق، دُنیوی مُعاملات، میل جُول یعنی نشست وبرخاست۔ ان سب کے مختلِف اَحکام ہیں۔(1) دُنیوی مُعاملات یعنی تجارتی لَین دَین وغیرہ کفّار سے جائز ہے۔(2) ادائے حُقوق جائز۔ کافر ماں باپ کا حقِّ مادری وپِدری ادا کیا جائے گا۔ (3) بِرّ وقسط یعنی دُنیوی مُعاملات میں خوش اُسلوبی، کُفّار کے اِحسان کا احسان سے بدلہ، یہ بھی جائز ہے۔ a مَحبَّت کی تین صورَتیں ہیں: (1) کافِر کے کفر سے مَحبَّت اور اس (کفر) سے راضی ہونا، یہ کفر ہے (2) کُفّار سے مَحبَّت کہ کفر کو تو بُرا جانے مگر اہلِ اسلام کے مقابلے میں کُفّار کی مدد کرے، خواہ قَرابت داری یا دنیوی لالچ یا کسی اور وجہ سے۔ یہ سخت حرام ہے بلکہ اس کا انجام کفر ہے۔(3) تیسرے کافر قرابت دار (یعنی رشتے دار) سے غیر اختیاری طبیعت کا مَیلان۔ کافر بیٹے سے مَحبَّتِ پِسری (یعنی بیٹے کی محبت) وغیرہ۔ مگر اس مَحبَّت پر اتنی قدرت رکھے کہ جب اسلام وکفر کا مقابلہ آپڑے تو بیٹے کا لحاظ نہ کرے۔ یہ جائز ہے منع نہیں۔(کفار سے) مُحبَّت کا مَیل جُول بہَر حال حرام ہے۔ ان آیات میں کُفّار کی غیر ضَروری مَیل جُول اور دوستی سے منع کیا گیا ہے۔[2]

کافر کو کافر کہنا

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے، نہ جانے کب مسلمان ہو جائے۔

جواب: تو مَعَاذَ اللّٰہ مسلمان کو مسلمان بھی نہیں کہنا چاہیے، نہ جانے کب کافر ہو جائے، کیونکہ بعض مسلمان بھی تو مرتد ہو ہی جاتے ہیں۔ تو جب مسلمان مسلمان ہے تو مسلمان کہیں گے مَعَاذَ اللّٰہ مرتد ہو جائے گا تو مرتد کہیں گے۔ جب تک وہ کافر ہے تو کافر کہیں گے مسلمان ہو جائے گا تو مسلمان کہیں گے۔ جب تک آنکھوں والا ہے تو آنکھوں والا کہیں گے

---

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص۴۲۸-۴۲۹ ملتقطاً۔

2 ...... تفسیرِ نعیمی، ۳/۴۲۲۔

اور جب نابینا ہو جائے گا تو نابینا کہیں گے۔ آنکھوں والے کتنے بیچارے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اب اندھا کہیں گے اور آنکھوں والے کو اس لئے آنکھوں والا نہ کہیں کہ نہ جانے کب اندھا ہو جائے یہ تو حماقت ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا: "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" (1) (ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کافرو)۔ قرآن تو کافروں کو کافر کہنے کا حکم دے رہا ہے اور یہ بے چارے عوام کہتے ہیں کہ کافر کو کافر نہیں بولنا چاہیے۔ کافر کو مسلمان بولیں گے تو کافر ناراض ہو گا کہ ہم کو گالی دیتا ہے۔ اب کافر نہیں کہو گے تو کیا کہو گے ؟ کافر کو کافر بولنا پڑے گا۔ ہم نے کب کہا کہ تسبیح پکڑ لو اور "کافر، کافر، کافر" کا ورد کرتے رہو۔ حسبِ ضرورت کافر کو کافر تو بولنا پڑے گا۔ ضروریاتِ دین سے ہے کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان سمجھے۔ ضرورتاً بولے کہ فلاں کافر ہے کیونکہ جس نے کافر کے کفر میں شک کیا وہ خود کافر ہو گیا۔ یہ فقہا کا مسلّمہ اصول ہے۔

غیر مسلم اور اسلام کی دعوت

سُوال: غیر مسلم کو اسلام کی دعوت کیسے دی جائے ؟

جواب: غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینا عام آدمی کا کام نہیں، عالِم چاہیے، عالِم بھی وہ جسے مذاہبِ عالَم کی معلومات ہو۔ عالِم کو معلوم ہو گا کہ وہ کیا کیا اعتراض کر سکتا ہے اس کے جوابات کیا کیا ہیں؟ ورنہ ایک عام مبلغ کر سچن کو پکڑ لیں تو یہ خطرہ ہے کہ وہ اس کو گھما دیں، کنفیوز (confuse) کر دیں۔ اس لئے آپ مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ رکھیں اور علمائے اہل سنت اَلْحَمْدُ لِلّٰه غیر مسلموں کو دعوت دیتے ہی ہیں۔ آپ اپنے شعار کو اپنائیں رہیں کیونکہ ہمارے شعائر کو دیکھ کر بعض غیر مسلموں کے دل پسیج جاتے ہیں اور وہ مسلمان ہو جاتے ہیں۔ مبلغ کو سراپا مبلغ ہونا چاہیے کہ اس کو دیکھ کر اللہ پاک یاد آئے۔

کافر کو مسلمان کرنے کا آسان طریقہ

سُوال: کسی کافِر کو مسلمان کرنے کا آسان طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔

---

(1) ......پ۳۰، الکافرون:۱۔

جواب: کافِر کو مسلمان کرنے کے لئے پہلے اُسے اُس کے باطِل مذہب سے توبہ کروائی جائے، مَثَلًا مسلمان ہونے کا خواہش مند کرسچین ہے، تو اُس سے کہئے: کہو"میں کرسچین مذہب سے توبہ کرتا ہوں" جب وہ یہ کہہ لے پھر اُسے کلمہ طیِّبہ یا کلمۂ شہادت پڑھائیے۔ اگر عَرَبی نہیں جانتا تو جو بھی زَبان سمجھتا ہو اُسی زبان میں ترجمہ بھی کہلوالیجئے۔ اگر وہ عَرَبی کلمہ نہیں پڑھ پارہا تو اُسی کی زَبان میں اُس سے شَہادَتَین کا اِقرار باآواز کروالیجئے، یعنی وہ کہہ دے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں۔ اِس طرح سے وہ شخص مسلمان ہو جائے گا۔[1]

نیکی کی دعوت کے دوران غیر مسلم سے ملاقات

سُوال: کبھی مسلمان اور غیر مسلم میں فرق مشکل ہوتا ہے، نیکی کی دعوت پیش کرنے کے دوران اگر کوئی یہ کہے کہ میں غیر مسلم ہوں تو کیا کریں؟

جواب: موقع کی مناسبت سے اگر آپ کو اس کا انداز بھلا لگے تو کہہ دیجئے کہ کاش آپ غیر مسلم نہ رہتے، مسلمان ہو جایئے، مسکرا کر کہہ دیجئے اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جایئے۔ بحث کا سماں پیدا کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ خود وسوسوں کا شکار ہو جائیں۔ عموماً ہر ایک اپنی دلیل رکھتا ہے اس نے اگر آپ کو الٹے سیدھے دلائل دیئے اگرچہ اسلام میں ہر بات کا جواب ہے لیکن ہم میں ہر ایک ان دلائل کے جوابات نہیں جانتا اس لیے اس سے پہلو تہی کی جائے گی۔ میرا مشورہ یہی ہے اس سے بالکل الجھا نہ جائے، ہاں اگر وہ اسلام کی طرف مائل ہو اور وہ کہے کہ مجھے مطمئن کیا جائے، میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، اب کسی اچھے سنی عالم کے پاس اس کو پیش کیا جائے، اس پر انفرادی کوشش کی جائے، اس کو محبت دی جائے، اللہ کرے وہ مسلمان ہو جائے۔

عیسائی پادری کا قبولِ اسلام

سُوال: سنا ہے آپ کے پاس ایک عیسائی پادری آ کر مسلمان ہوا تھا اس نے کچھ اعتراضات کئے تھے آپ نے جوابات عطا فرمائے اگر مناسب خیال فرمائیں تو وہ واقعہ سنا دیجئے۔

---

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۵۵۱۔

جواب: ایسا تو ہوا ہے ایک بار میرے بیٹے حاجی عبید رضا نے مجھے آکر نیند سے اٹھایا اور مجھے بولا کہ ایک عیسائی پادری آیا ہے مسلمان ہونا چاہتا ہے، لیکن بولتا ہے پہلے مجھے میرے جوابات چاہئیں۔ میں نے گلی میں آکر اس سے ملاقات کی۔ ساتھ اس کے عورت بھی تھی جو بالکل بے پردہ تھی۔ اس نے اپنے کچھ خواب سنائے بقول اس کے اس نے کہا کہ میں نے ایک بہت ہی حسین چہرے والے بزرگ دیکھے ہیں وہ ہرا عمامہ پہنے ہیں۔ ہفتہ میں تین بار آئے میرے پاس کہتے تھے کہ میں جیلان سے آیا ہوں۔ کہا کہ اگر تم نجات چاہتے ہو تو عطار سے جاکر ملو۔ میں سمجھ نہیں پاتا تھا کہ یہ عطار کون ہے جس کے پاس یہ مجھے بھیج رہے ہیں، پھر ایک خواب میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ (امیر اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میں نے پوچھا کہ انہوں نے کیسا عمامہ باندھا تھا؟ بولا کہ ان کے سر پر عمامہ نہیں تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ نجات چاہتے ہو تو عطار کے پاس جاؤ۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھیں، کتابیں دیکھی ہیں۔ کتاب میں عطار کا تذکرہ ملا مگر وہ ایک عورت کا نام تھا اس عورت نے ایک بار عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عطر سے مہکایا تھا۔ لیکن یہ تو بہت پرانا واقعہ تھا اور وہ فوت شدہ عورت تھی۔ پھر سمجھا کہ یہ کوئی مسلمان ہوں گے میں سندھ میں گیا عطار کا پوچھا وہ مجھ سے کہنے لگے: چالیس دن ہمارے ساتھ چِلّا لگاؤ سب کچھ سمجھ آجائے گی، میں نے اُن سے کہا کہ مجھے اسلام پر اعتراضات ہیں وہ دور کریں میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں لیکن وہ ویسے ہی تھے، پھر میں اور لوگوں کے پاس مسجد میں گیا وہ بھی عجیب لوگ تھے وہ آپ کے خلاف باتیں کر رہے تھے میں جان گیا کہ عطار ضرور مسلمانوں میں ہیں ان کو ڈھونڈنا چاہیے میں ڈھونڈتا ہوا فیضان مدینہ میں آگیا۔ ایک عمامہ والے اسلامی بھائی مجھے فیضان مدینہ کے باہر ملے اور انہوں نے بولا کہ آیئے میں آپ کو عطار سے ملاؤں۔ یوں میں آپ کے پاس آیا ہوں میں نے یہ خواب دیکھے ہیں آپ مجھے مطمئن کریں گے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ پھر اس نے جو اعتراضات کیے وہ میں بھول گیا ہوں، ایک آدھ اعتراض یاد ہے اس نے کہا تھا کہ مسلمانوں میں اتنے فرقے کیوں ہیں؟ میں نے کہا کہ فرقے تو تم لوگوں میں بھی ہیں۔ کسی فرقہ میں تھوڑے عبادت گزار ہوتے ہیں کچھ میں زیادہ ہوتے ہیں اس کا تجربہ مجھے 1979ء کولمبو میں ہوا وہاں ایک گرجا کے قریب سے گزرا تو اس میں چند آدمی تھے، پھر بڑھا تو ایک اور گرجا تھا اس میں انتارش تھا کہ لوگ روڈ پر تھے میں نے اندازہ لگایا کہ ان میں بھی فرقے ہیں، میں نے

اس سے کہا کہ فرقے تو تمہارے یہاں بھی ہے اس کا جواب اس سے بن نہیں پڑا، غالباً اس نے تسلیم کیا کہ ہاں یہ صحیح ہے، میں نے کہا کہ یہ تو ہوتا ہے اس کا حل نہیں ہے، میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے سے پیشن گوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ پھر اس نے مجھ سے سخت کلامی بھی کی اور اس طرح وہ میرے ساتھ سخت کلامی کے ذریعے میرے حلم یا صبر کو آزمارہا تھا۔ میرا ویسے ہی کچھ ایسا مزاج ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عموماً سخت کلامی سہہ لیتا ہوں۔ بعض اوقات غصہ بھی آجاتا ہے لیکن وہ سہنے والا موقع تھا، پادری اس طرح غصے میں کہنے لگا کہ تم اپنے گھر کی عورتوں کو اس طرح روڈوں پر چھوڑ دیتے ہو، ایسی مہمان نوازی کی ہے میرے ساتھ عورت ہے اور اس کو تم نے روڈ پر کھڑا کر دیا، جب اس نے مزید سختی سے بات کی تو میں نے کہا چلو بھئی اس عورت کو اپنے ساتھ لے آؤ۔ وہ اُسے لے آیا اور بیٹھ گیا، میں نے بولا مطمئن ہوئے کہ نہیں؟ بولا پچاس فیصد، میں نے کہا مسلمان ہو جاؤ، بولا کیسے مسلمان ہو جاؤں؟ ابھی پچاس فیصد باقی ہے میں نے کہا، چلو دعا کرتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کو ہدایت دے، دعا کے لیے میں نے ہاتھ اٹھائے اس نے بھی ہاتھ اٹھائے اور یہ اپنے انداز میں دعا کرنے لگا میں نے بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ! یہ آگیا ہے خالی نہ ہی جائے، دعا میں، میں نے محسوس کیا کہ اس پر رقت تھی۔ اور دعا کرنے کے بعد کہنے لگا کہ مجھے مسلمان کرو۔ یہ بھی مسلمان ہو گیا اس کی اہلیہ بھی مسلمان ہو گئی اور اس نے کچھ اور بھی باتیں بتائیں، کہنے لگا: مجھے خواب میں عطار کی یہ نشانی بھی بیان کی گئی تھی کہ عطار نگاہیں اونچی نہیں کرے گا، اس لیے میں خصوصاً آپ کا امتحان لینے کے لیے اپنی بیوی کو لایا ہوں بلکہ ہر جگہ اپنی بیوی کو لے کر گیا ہوں آپ کے مخالف (یعنی بدمذہب) مجھے کم اور میری بیوی کو زیادہ گھورتے تھے، میں سمجھ جاتا تھا کہ یہ عطار نہیں ہو سکتے، میں نے آپ کا نظام الگ پایا آپ تو آپ، آپ کا بیٹا بھی نگاہیں اونچی نہیں کر رہا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ (یہ بات اُس نے شہزادۂ عطار مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی کے بارے میں کی تھی جو امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب ہی تشریف فرما تھے)۔ پھر وہ بولا کہ میری ایک اور بیوی اور احباب ہیں اُنہیں بھی مسلمان کرنا ہے اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ میں نے حاجی عبید رضا کو اُس کے ساتھ بھیج دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہاں سب مسلمان ہو گئے وہ شخص گرجا کا پادری اور ڈاکٹر بھی تھا۔ وہ انگلش

زبان بولنا بھی جانتا تھا۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ پادری اور اس کے احباب مسلمان ہو کر سب کے سب عطاری بھی بن گئے)۔

کافِر سے دوستی کرنا کیسا؟

سُوال: کافِر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟

جواب: سورۂ آلِ عمران میں ہے: ”لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ-وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ“[1] (ترجمہ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا)۔ خَزائنُ الْعِرفان میں ہے: کُفّار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا ان سے مُوالات (یعنی باہمی اتحاد) کرنا ناجائز ہے۔ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صِرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، ہر مسلمان پر فرضِ اعظم ہے کہ اللہ کے تمام دوستوں (اولیا) سے مَحبَّت رکھے اور اس کے سب دشمنوں (یعنی کافروں، بدمذہبوں، بے دینوں اور مُرتدین) سے عَداوت رکھے، یہ ہمارا ایمان ہے۔[2] مزید فرماتے ہیں: بحمد اللہ تعالیٰ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اللہ کے سب دشمنوں سے دِل میں سخت نفرت ہی پائی۔ ایک بار اپنے دیہات کو گیا تھا، کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا، جس میں چوپال کے تمام ملازِموں کو بدایون جانا پڑا، میں تنہا رہا اُس زمانے میں مَعَاذَ اللہ مجھے دردِ قُولنج کے دَورے ہوا کرتے تھے۔ اس دِن ظہر کے وَقْت سے شروع ہوا اسی حالت میں وضو کیا اب نماز کو کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ ربّ سے دعا مانگی حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدد مانگی، ربّ مُضطر (بے قرار) کی سنتا ہے میں نے سنّتوں کی نیّت باندھی دَرد بالکل نہ تھا۔ جب سلام پھیرا اسی شدّت سے تھا، فوراً اُٹھ کر فرضوں کی نیّت باندھی دَرد جاتا رہا۔ جب سلام پھیرا وہی حالت تھی، بعد کی سنّتیں پڑھیں، دَرد

---

1 ......پ۳، آلِ عمران: ۲۸۔

2 ......ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶۔

سَلَّم سے مدد مانگی، ربِّ مُضطر (بے قرار) کی سنتا ہے میں نے سنّتوں کی نیّت باندھی دَرْد بالکل نہ تھا۔ جب سلام پھیرا اسی شدّت سے تھا، فوراً اُٹھ کر فرضوں کی نیّت باندھی دَرد جاتا رہا۔ جب سلام پھیرا وہی حالت تھی، بعد کی سنّتیں پڑھیں، دَرد موقوف اور سلام کے بعد پھر بدستور۔ میں نے کہا اب عصر تک ہوتا رہے۔ پلنگ پر لیٹا کروٹیں لے رہا تھا کہ دَرْد سے کسی پہلو قرار نہ تھا، اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک کافر گزرا، پھاٹک کھلا ہوا دیکھ کر اندر آیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا: کیا یہاں دَرْد ہے؟ مجھے اس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے اتنی کراہت و نفرت پیدا ہوئی کہ درد بھول گیا اور یہ تکلیف اس سے بڑھ کر معلوم ہوئی کہ ایک کافِر کا ہاتھ میرے پیٹ پر ہے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: (کفّار سے) ایسی عداوت ہونی چاہیے۔[1]

Happy new year کہنا کیسا؟

سُوال: یہ ارشاد فرمائیے کہ یکم جنوری کو ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہوئے Happy new year کہنا کیسا ہے؟

جواب: گناہ نہیں ہے، مگر یہ اسلامی انداز بھی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے یہ نصرانیوں سے چلا ہے، انگریز لوگ زیادہ کرتے ہیں اب ہماری بدقسمتی کہ یہاں مسلمانوں میں بھی بہت پٹاخے چھوٹ رہے تھے، میں نے تو ارادۃً کھڑکی سے دیکھا بھی نہیں اور آئندہ یہ تماشہ دیکھنا بھی نہیں۔ دل میں برا جانے اور کُڑ کُڑ کرتے رہیں کہ غلط کرتے ہیں۔ غلط کرتے ہیں اور پھر ہم مزے سے دیکھ بھی رہے ہیں اگر نفرت ہے اور روک نہیں سکتے تو پھر اتنا تو ہو کہ کم از کم اس کا تماشہ تو نہیں دیکھیں، تماشہ دیکھیں تو پھر نفرت کیسی؟ مزہ تو آرہا ہے۔ کر وہ رہا ہے۔ تماشہ دیکھنے کے جرم میں ہم شریک تو ہو ہی جائیں گے۔ جیسے حدیث شریف میں یہ مضامین موجود ہیں کہ دو مسلمان لڑ رہے ہیں تو ان دونوں میں صلح کروادے اور اگر صلح نہیں ہو رہی تو کمزور کا ساتھ دے اور ظالم سے مقابلہ کرے اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو جو ظلم ہو رہا ہے، کمزور کی پٹائی ہو رہی ہے اس کو کم از کم دل میں برا جانے۔[2] اور ہمارا حال ہے کہ ہم تماشہ بنا کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ فقہا نے یہاں تک لکھا

---

1 ......ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶۔

2 ......مدارک، الحجرات، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۱۵۳۔ بخاری، کتاب الصلح، باب ماجاء فی اصلاح بین الناس، ۲/۲۰۹، حدیث: ۲۶۹۱۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر ... الخ، ص۴۸، حدیث: ۱۷۷۔

ہے کہ دو لڑ رہے ہیں اور یہ تماشا دیکھ رہا ہے، جیسے ایک دوسرے پر فائرنگ ہو رہی ہے یا چاقو چھری چل رہی ہے اور اس تماشائی کو لگ گیا۔ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کہ اس نے گناہ کا تماشہ دیکھتے ہوئے جان دی ہے۔[1]

اب اندازہ لگایئے کہ تماشا دیکھنا کتنا برا ہے، جبکہ ہم لوگ تو مزہ لیتے ہیں۔ جس چیز کو برا سمجھتے ہیں وہاں سے ہٹ تو جائیں اور ان کے لیے ہدایت کی دعا کریں، کراچی میں تو اس وقت اتنی زور دار فائرنگ ہوتی ہے کہ مت پوچھو۔ لاکھوں روپے بلکہ کروڑوں روپوں کے پٹاخے پھوڑتے ہوں گے۔ کراچی میں تو ایسی ایسی خبریں بتائی گئی ہیں کہ مجھے شرم آتی ہے۔ شراب خانے میں شرابیں کم پڑ گئی تھیں۔ ہوٹلوں میں کمرے اتنے بک ہو گئے تھے کہ کمرے نہیں مل رہے تھے۔ اور کیا کیا برائیاں ہوئی ہیں 31 دسمبر 12 بجے رات کو یہ کرتے ہیں تو پہلے سے ہی ہلا گلہ شروع کر دیتے ہیں اور پھر ساری رات میرا خیال ہے ان پر غفلت چھائی رہتی ہو گی اور نہ جانے شیطان کتنے افراد کو گناہوں میں لگا دیتا ہو گا۔ افسوس صد افسوس! ہمارے بے شمار مسلمان یہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ بھی سنتے رہتے ہیں کہ مسلمان کہلانے والے لوگ گرجا تک میں چلے جاتے ہیں، اور عیسائیوں کے ساتھ ناچتے اور پتا نہیں کیا کیا کرتے ہیں۔

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے ‏ ‏ جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

ایسا لگتا ہے کہ کفار نے دلوں پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے۔ اور ہم ہیں کہ ان کی خوشامدیں کرتے، ان کے پیچھے ہاتھ باندھ کر پھرتے نظر آتے ہیں، ہائے افسوس! مسلمانوں کی کیسی حالت ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ Happy new year تو انہی کا انداز ہے۔ بچپن میں تو نہیں سنا تھا ہم نے مگر اب شاید بڑھ گیا ہے۔ اے کاش! اے کاش! ہمارے یہاں یکم محرم الحرام کو ایک دوسرے کو مبارک باد دینا رواج پا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مدنی سال ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کو شروع کیا ہے اور اس کا تعلق ہجرت سے ہے۔[2]

جو عقل مند نفوس ہیں وہی ایمان لاتے ہیں۔ جو مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان کر لے وہی عقل مند ہے۔ ہر

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۶۱۔

2 ...... تاریخ الخلفاء، ص۱۰۸۔

کافر پرلے درجے کا بے وقوف ہے بے وقوفوں کا سردار ہے اور یقیناً یقیناً وہ جہنم میں ہی جائے گا جو کفر پر مرے گا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا وہ کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اس کو اس وقت تو سمجھ میں آجائے گا کہ میں نے بھول کی ہے اب کچھ نہیں ہو سکے گا اس لیے ان کفار کی نقل سے بچنا چاہیے۔ ہمارے یہاں سارا نظام عیسوی ماہ و سال پر چل رہا ہے۔ کیا کریں کچھ صورت سمجھ میں نہیں آرہی۔ میں نے تو بہت کوششیں کر دیکھیں کہ اسلامی تاریخ رائج ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه مجھے آج اسلامی تاریخ ذوالحجۃ الحرام کی نویں شب یاد ہے۔ آج منیٰ شریف میں لاکھوں لاکھ حاجیوں کی بہاریں ہیں اور ہر طرف قطاریں ہی قطاریں ہیں۔

فضا میں لبیک کی صدائیں زفرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر اک قربان ہورہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا
یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا
زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا، پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں تو اپنے دستخط میں بھی سائن میں بھی اسلامی تاریخ لکھتا ہوں۔ اب جہاں کبھی ضرورت ہوتی ہے انگلش تاریخ کی وہ بھی لکھنی پڑتی ہے۔ کبھی انگلش تاریخ ہی پتا چلتی ہے اسلامی پتا ہی نہیں چلتی تو وہ لکھتا ہوں۔ آپ سب گواہ رہنا مجھے ہجری سن سے پیار ہے۔ میں مدنی سال بولتا ہوں۔ میرے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب مدینہ طیبہ ہجرت کے لیے تشریف لے گئے اس وقت کی یادگار کا یہ سال ہے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نے اس کو جاری فرمایا اس کے مطابق عمل کرنے میں سنت کا ثواب ملے گا اور یہ فاروق اعظم کی سنت ہوئی۔ میرے آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان مشہور ہے: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کروگے

ہدایت پاؤ گے۔[1] سنتِ صحابہ پر عمل کرنے کا اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عرب ممالک میں نیا سال محرم کی پہلی تاریخ سے شروع کرنے کا رواج ہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ فرموں میں کمپنیوں میں دکانوں میں انگلش تاریخ کے حساب سے نظام چلتا ہو گا۔ انگریزوں نے بہت زیادہ اثر ڈالا ہوا ہے۔ اب تو آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے انگلش بول رہے ہیں۔ ایک بار ایک گھر پر گئے تھے وہاں کعبہ شریف کا دروازہ تھا چھوٹا بچہ تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولا: اللہ ہاؤس کا ڈور ہے۔ یعنی اللہ کے گھر کا دروازہ ہے۔ اس کو نہیں پتا ہو تا کعبہ کیا بیت اللہ کیا۔ انگریز ہم پر بدقسمتی سے اتنا غلبہ پا چکا ہے کہ اسلامی اصطلاحیں بھی ہم کو نہیں معلوم۔ افسوس صد افسوس میں صرف دل ہی جلا سکتا ہوں۔ قرآن پڑھائیے۔ تجوید پڑھائیے بچوں کو حفظ کروائیے عالم بنائیے۔ ہمارے پاس بھیجئے عالم بنانے کے لیے اپنے بچوں کو۔ دیکھئے کتنی برکت حاصل ہوتی ہے۔ اب تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شریعت کورس بھی شروع ہو گیا ہے خدا کی قسم اس کی کیا بہاریں ہیں۔

کافر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟

سُوال: کافر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟

جواب: خزائن العرفان میں ہے: کفار سے دوستی اور محبت ممنوع و حرام ہے۔ انہیں راز دار بنانا ان سے معاملات یعنی باہمی اتحاد کرنا ناجائز ہے۔ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ چنانچہ پارہ ۳ سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر ۲۸ میں ارشادِ ربِّ باری ہے: "لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ "[2] (ترجمہ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا)۔ (والعیاذ باللہ) یہ بیماری عرب امارات وغیرہ میں بہت زیادہ ہے۔ لوگوں کی کافروں سے بہت گہری دوستیاں ہوتی ہیں مسلمانوں کو اللہ پاک حفظ و ایمان میں رکھے۔ ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ گاہے گاہے وہ کفریات

---

1 ......مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸۔

2 ......پ ۳، اٰل عمران: ۲۸۔

بکتے ہوں گے۔ اور اللہ نہ کرے ہاں میں ہاں بھی نکل جاتی ہو۔

کرسمس یا دیوالی پر کفار کو تحفہ دینا کیسا؟

سُوال: کرسمس یا دیوالی پر کفار کو تحفہ اور مبارک باد دینا ان کی مٹھائیاں لینا کیسا ہے؟

جواب: اس سے بچنا کفاروں کے ملکوں میں تو کیا؟ عرب ممالک میں بھی بہت مشکل ہے کیونکہ ملازمت کے لیے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مسلمان اور کفار ایک ہی جگہ کام کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی رہتے ہیں۔ کافروں کے مذہبی تہوار کے موقع پر انہیں تحفہ دینا اُس دن کی تعظیم کے طور پر ہو تو کفر ہے۔[1] اگر اس نیت سے نہ تو اس پر حکم کفر نہیں۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: مشرکوں کے دن کی تعظیم کے لیے اس روز اُن کو تحفہ دینے سے آدمی کافر ہو جائے اگرچہ ایک ہی انڈا ہو۔[2] دیگر کتابوں میں بھی تعظیم کی قید ہے حقیقۃً بھی حکم کفر بھی اسی تعظیم پر ہے نہ کہ مطلقاً تحفہ پر لیکن خاص ان کے مذہبی تہوار کے موقع پر تحفہ دینے سے بچنا بے حد ضروری ہے۔[3]

کفار کو اسلام کی طرف کیسے راغب کریں؟

سُوال: کفار کو اسلام کی طرف کیسے راغب کریں؟

جواب: مبلّغ کو جب کافِر پر اسلام پیش کرنا ہو تو اُس وقت اس کو نرمی سے تبلیغ کرے اور جو اسلام کی طرف مائل ہو اس

---

1 ......تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الخنثی، مسائل شتی، ۱۰/۵۲۰ ماخوذاً۔

2 ......فتاویٰ ھندیة، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/۲۷۷۔

3 ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: نَیروز، مہرگان (آتش پرستوں کے تہوار) کے نام پر تحائف کا دینا حرام اور کافِروں کے تَہواروں کی تعظیم مقصود ہو تو کُفر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۴/۶۷۳ ملخصًا) فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں: جس نے نَیروز (یعنی آتش پرستوں کی عید نَوروز) کے دن مَجوسیوں (یعنی آگ کی پوجا کرنے والوں) کی طرف (اس دن کی تعظیم کی نیّت سے) کوئی تحفہ مثلًا فَقَط انڈا بھی اگر بھیجا تو اُس نے کُفر کیا۔ (مِنَحُ الرَّوض، ص۴۹۹) جس نے کافِروں کے تَہوار کی تعظیم کے لئے کوئی کام کیا مثلًا کوئی شے خریدی اُس پر حکمِ کُفر ہے۔ (فتاوٰی قاضی خان، ۲/۴۶۹-۴۷۰ ملخّصاً)

کے ساتھ نہایت ہی خوش اَخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کیمیائے سعادت میں نَقْل کرتے ہیں: کسی نے خلیفہ ہارون الرشید کو کسی غَلَطی پر سختی سے ٹوکا، اس پر اُس نے کہا، بزرگوار! اللہ پاک نے آپ سے بہتر یعنی حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سیّدنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کو مجھ سے بدتر یعنی فرعون کے پاس جانے کا جب حکم فرمایا تو ارشاد ہوا: "فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا"[1] (ترجمہ کنزالایمان: تو اُس سے نرم بات کہنا)۔

کافِر کے لئے بخشش کی دُعا کرنا کیسا؟

سُوال: کافِر کو مرحوم کہنا یا مرنے کے بعد اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرنا کیسا؟

جواب: بہارِ شریعت حصہ اوّل میں ہے: جو کسی کافِر کیلئے اس کے مرنے کے بعد دُعائے مغفِرت کرے یا کسی مرے ہوئے مُرتَد کو مرحوم یا مَغْفُور کہے، وہ خود کافِر ہے۔[2]

مُرتَد کی تعریف

سُوال: مُرتَد کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان ہونے کے بعد اسلام سے مُنْحَرِف ہو جائے یعنی اسلام سے پھر جائے وہ مُرتَد کہلاتا ہے اگر اپنے کُفر سے توبہ کئے بِغیر مرا تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہے گا۔

---

1 ......پ۱۶، طٰہٰ: ۴۴۔

2 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۱۸۵، حصہ: ۱۔

فقہی مسائل کے بارے میں سوال جواب

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ٹیسٹ کے لیے خون نکالنا

سُوال: میڈیکل ٹیسٹ کے لیے جو خون نکالا جاتا ہے وہ ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟

جواب: اِتنی مقدار میں خون نکالا کہ اس کو روکا نہ جائے تو وہ بہہ جائے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور وہ خون اَحناف کے نزدیک ناپاک ہے۔[1] سرنج کے ذریعہ جو خون نکالتے ہیں وہ کافی مقدار میں ہوتا ہے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک اور نجاست غلیظہ ہے۔[2]

پیشاب کے قطرے آنے کے مرض میں نمازوں کا حکم

سُوال: پیشاب کے قطرے آنے کے مرض کی وجہ سے کئی نمازیں چھوٹ جاتی ہیں، اس مسئلہ کا حل ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: طبیب یا معالج سے رجوع کریں، یہ مسئلہ واقعی بڑی آزمائش ہے لیکن اس کی وجہ سے نمازوں کا فوت ہونا نہایت قابل افسوس ہے کہ شریعت مطہرہ نے ہر مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے مگر ہم علم دین سے دوری اور لاعلمی کے باعث ان پر عمل نہیں کر پاتے اور طرح طرح پریشانیوں میں مبتلا ہو کر نمازیں تک فوت کر ڈالتے ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے آپ کو اپنی کیفیت پر غور کرنا ہو گا۔ بار بار قطرہ آتا ہو، ریح خارج ہوتی ہو یا زخم بہتا ہو تو ایسا مریض ایک نماز سے دوسری نماز تک مثلاً عصر تا مغرب انتظار کرے اور اپنی کیفیت پر غور کرتا رہے کہ قطرہ یا ریح رُک جائے یا زخم ہے تو بہنا بند ہوئے، اس دوران اگر اتنی بھی مہلت نہیں ملتی کہ وہ وضو کر کے فرض پڑھ نماز پڑھ سکے تو اب ایسا مریض ”شرعی معذور“ ہو گیا۔ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ وضو کرلے اور اگلی نماز کا وقت آنے سے پہلے پہلے نماز پڑھ لے بھلے اس

---

1 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس، ۱/۱۰۔

2 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ۱/۴۶۔

کے قطرے آرہے ہیں، ریح خارج ہو رہی ہے یا زخم بہہ رہا ہے، اس کی اس وقت کی نماز ہو گئی۔ اب جونہی مغرب کا وقت ہوا، اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اب مغرب کی نماز کے لئے نیا وضو کرے۔

جب نماز کا وقت ہو جائے، اس نماز کے لئے وضو کر کے اس نماز کو ادا کرنے کے علاوہ جس قدر چاہے قضا نمازیں اور نوافل وغیرہ پڑھ سکتا ہے، اگر ایک نماز کے پورے وقت میں ایک بار ہی قطرہ آیا تب بھی معذور ہی رہے گا۔ ہاں اگر ایک نماز کا پورا وقت اس طرح گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو اب وہ معذور نہ رہا۔ پھر اگر قطرہ آتا ہے تو بیان کردہ طریقے پر دوبارہ عمل کرنا ہو گا۔ جس کو بھی قطرہ آتا ہو یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے بار بار وضو ٹوٹتا ہو اس کا مکمل طریقہ سیکھنے کے لئے میری کتاب "نماز کے احکام" میں موجود رسالہ "وضو کا طریقہ صفحہ 42 تا 45 کا مطالعہ کیجئے۔

بسا اوقات قطرہ آنے یا ریح خارج ہونے میں شک بھی ہوتا ہے جو اکثر شیطانی وساوس کا نتیجہ ہوتا ہے اس بارے میں تفصیلاً جاننے کے لئے میرا رسالہ "وسوسے اور ان کا علاج" کا مطالعہ فرمائیں۔ مکتبۃ المدینہ سے اسی طرح بہت سارے رسالے انگلش، عربی، ہندی وغیرہ کئی زبانوں میں شائع کئے ہیں وہ ضرور حاصل کریں۔ تمام کتابیں، انگلش، عربی، اردو میں دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں، عربی میں پڑھنا چاہیں یا دیگر زبانوں میں پڑھنا چاہیں تو ویب سائٹ Visit کریں۔ رات ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ آپ کا آنے والا ہر رسالہ فوراً پڑھ لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بائی پوسٹ (By Post) نہیں ملتا بلکہ میں ویب سائٹ کے ذریعے Read کر لیتا ہوں۔ اگر آپ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتابیں اور رسائل لے کر بھی جائیں گے اور ویب سائٹ کو بھی عام کریں اس سے آپ ان کو Down Load بھی کر سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضانِ سُنَّت جدید جلد اول جو تخریج کے ساتھ آئی ہے ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اسی طرح نماز کے احکام اور دیگر تمام رسائل www.dawateislam.net پر موجود ہیں۔ تمام اسلامی بھائی کوشش کر کے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کو بھی عام کریں۔

فرش یا قالین پر بچہ پیشاب کر دے تو؟

سُوال: فرش پر بچے نے پیشاب کر دیا تو کیا پاک کرنے کے لئے سارا فرش دھونا ضروری ہے؟

جواب: فرش سے مراد کارپٹ (Carpet) ہے یا پتھر کی زمین ہے۔ اگر پتھر کی زمین ہے، اس پر کوئی نجاست لگ گئی اور وہ ہوا یا دھوپ سے خشک ہوگئی یا کسی دیوار پر لگی اور سوکھ گئی کہ اس پر نجاست کا اثر باقی نہ رہا تو یہ پاک ہوگئی، اب اس پر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس حصہ پر تیمم نہیں کرسکتے جب تک اس کو باقاعدہ دھو کر پاک نہ کرلیا جائے۔[1] اور اگر فرش سے مراد کارپٹ ہے، اس کا کوئی حصہ نجس ہوگیا تو اس کو پاک کرنا بہت آزمائش ہے۔ آج کل گھروں میں کارپٹ بچھانے کا رواج ہوگیا ہے اور گھروں میں بچے بھی ہوتے ہیں، ظاہر ہے بچوں نے پیشاب تو کرنا ہی ہوتا ہے یا کبھی بڑے شخص کے پاؤں میں نجاست لگ جاتی ہے خصوصاً قربانی کے دنوں میں کہ پاکستان میں تو گلی گلی گائے بکرے کی قربانی کی جاتی ہے۔ یہ بڑے میاں خون والے پاؤں لئے کارپٹ پر چڑھ جاتے ہیں، اب یہ کارپٹ ناپاک ہوگیا (کہ بہتا خون ناپاک ہے)۔ اس کو پاک کرنا بہت آزمائش ہے۔ اس طرح گھروں میں کارپٹ پاک رہنا بہت مشکل ہے۔ اسی طرح مسجدوں کے کارپیٹ پر بچے پیشاب کردیتے ہیں حالانکہ ایسا بچہ جس سے نجاست کا غالب گمان ہے، اُسے مسجد میں لانا حرام۔[2] مگر لوگ لے آتے ہیں۔ اب کارپٹ ناپاک ہوگیا تو اسی حصہ کو پاک کرنا ہے، پورا کارپٹ پاک کرنا ضروری نہیں مگر اس حصہ کو پاک کرنا بہت مشکل ہے کہ کارپٹ نچوڑا نہیں جاسکتا۔ بہرحال اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسے کسی نہر یا دریا میں رکھ دیں یا باندھ دیں کہ یہ بہتے پانی کے حکم میں ہیں۔ پانی اس پر بہتا رہے یہاں تک کہ غالب گمان ہوجائے، دل مطمئن ہوجائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہوگا لیکن یہ بھی دشوار ہے کہ ہر جگہ نہر بھی نہیں، اب سمندر پر کون لے کر جائے اور کیسے دھوئے؟ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کارپٹ کا جو حصہ ناپاک ہوا، اس حصے پر پانی بہائیں، پانی بہا کر اسے چھوڑ دیں یہاں تک کہ آخری قطرہ تک ٹپک جائے اس کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ کارپٹ کو کسی دیوار کے ساتھ لٹکا کر اس پر پانی ڈالا جائے اور چھوڑ دیا جائے جب اس پانی کا آخری قطرہ ٹپک جائے گا تو یہ ایک بار دھونا کہلائے گا۔ اب دوسری بار لٹکا کر دھوئیں حتی کہ آخری قطرہ ٹپک تک جائے۔ اسی طرح اس کو تیسری بار دھوئیں۔ جب تیسری بار آخری قطرہ ٹپک جائے گا تب یہ کارپٹ

---

1 ......درمختار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ۱/ ۵۶۳۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، ۲/ ۵۱۸۔

پاک ہو جائے گا۔ کتنی آزمائش ہے!

سب کے گھروں میں نہیں تو اکثر گھروں میں ہو گا اور مالداروں کے گھروں میں موٹے کارپٹ ہیں اور ان کے نیچے بھی Foam بچھا دیتے ہیں یہ ایک اور آزمائش ہے کہ ان پر سجدہ بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ بات ذہن میں رہے کہ ایسی چیز پر سجدہ کرنا ضروری ہے کہ جس پر پیشانی اور ناک کی ہڈی اتنی دب جائے کہ مزید دبانے سے نہ دبے ورنہ سجدہ نہ ہو گا۔ [1] جس کارپٹ کے نیچے فوم نہیں ہوتا وہ کم نرم ہوتا ہے۔ بلاحائل زمین پر سجدہ مستحب ہے۔ [2] اس میں ثواب زیادہ ہے، کپڑا بھی نہ بچھا ہو یعنی زمین بالکل خالی ہو مگر سردیوں میں بچھانا پڑے گا کہ ٹھنڈا فرش ہو گا اور تکلیف ہو گی تو یہ بھی مانعِ خشوع ہو گا۔ اب کپڑا بچھالیں۔ ویسے بھی کپڑے کے مصلے پر سجدہ کریں تو گناہ نہیں، افضل یہ ہے کہ نہ بچھائیں۔

درود شریف کے فوراً بعد اذان یا اقامت کہنا کیسا؟

سُوال: درود شریف کے فوراً بعد اذان یا اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: درود شریف کے فوراً بعد اذان یا اقامت نہ کہی جائے بلکہ درود پاک اور اذان یا اقامت کے مابین فاصلہ ہونا چاہیے۔ میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف (تخریج شدہ) جلد پنجم کے صفحہ 386 پر مرقوم فتویٰ سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ درود شریف اور اقامت و اذان کے درمیان فاصلہ (Gap) رکھا جائے تاکہ عوام الناس درود شریف کو اذان و اقامت کا جزو یعنی حصہ نہ سمجھ بیٹھیں اس لیے درود شریف پڑھ کر کچھ لمحے کے لیے چپ ہو جائیں۔ ایک صورت تو یہ ہے جو بیان کر دی یا کوئی ایسی صورت ہو کہ دونوں میں امتیاز ہو جائے، اس طرح کہ ایک درود شریف پڑھے اور دوسرا اذان دے۔

اس کا ایک تیسرا طریقہ بھی ہے جو کہ عمدہ ہے کہ اذان و درود شریف کے درمیان نیکی کی دعوت دے دی جائے

---

1 ...فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلۃ، الفصل الاول، ۱/ ۷۰ ماخوذاً۔ بہار شریعت، ۱/ ۵۱۴، حصہ: ۳۔

2 ...نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فیما یکرہ للمصلی، ص ۱۹۰۔ بہار شریعت، ۱/ ۵۳۸، حصہ: ۳۔

تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ اذان کا حصہ نہیں ہے اس ضمن میں ایک کارڈ میں نے مرتب کیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ درود شریف پڑھ کر یہ نیکی کی دعوت دی جائے۔ "اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔" نیز درودو سلام اور اقامت کے درمیان یہ اعلان کر دیجئے۔ "اعتکاف کی نیت کر لیجئے موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔" آج کل مساجد میں موبائل فون کی گھنٹیاں بجتی رہتی ہیں جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے۔ چونکہ موبائل فون بالکل عام ہو گیا ہے، بچوں کا کھلونا بن گیا ہے، اس طرح اعلان کرنے سے فائدہ یہ ہو گا کہ نمازیوں کو یاد آجائے گا کہ موبائل فون آف (Off) کرنا ہے ورنہ گھنٹی بجنا شروع ہو گئی تو یہ لاؤڈ اسپیکر سے زیادہ ڈسٹرب (Disturb) کرے گی، خود اطمینان سے نماز پڑھ سکے گا نہ برابر والے کو چین آئے گا۔ مذکورہ اعلانات کے کارڈ مکتبۃ المدینہ نے شائع کئے ہیں، آپ زیادہ تعداد میں خرید کر مسجدوں میں پہنچادیں۔ موذن صاحب کا انفرادی کوشش کے ذریعے ذہن بنانا ہو گا۔ فقط دے دیں گے تو شاید وہ اعلان نہیں کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح آپ کے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ مسلمانوں میں جو بھی اچھا طریقہ جاری کیا جائے جسے شریعت نے منع نہ کیا ہو تو اچھا طریقہ جاری کرنے والے کو ثواب ملے گا بلکہ جاری کرنے والے کو اس پر تمام عمل کرنے والوں کے اجر کی مثل اجرو ثواب ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! جھوم جاؤ کہ اسلام میں اچھّی اچھّی باتیں جاری کرنے کی تو خود مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کے باب "کتابُ العلم" میں سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ، کُتِبَ لَہٗ، مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ۔ (1)

(ترجمہ: جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجر میں کمی نہیں ہو گی)۔ مطلب یہ ہے کہ

---

(1) ......مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة... الخ، ص ۱۴۳۷، حدیث: ۶۸۰۰۔

جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرنے والا بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے تو جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل دُرُود و سلام جاری کیا وہ بھی یقیناً ثوابِ جارِیہ کا حقدار ہے، قِیامت تک جو مسلمان اِس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ان سب کے اجر کی مثل اجر ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو کہ ان دو احادیث مبارکہ: (1) ''کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّار'' یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔[1] (2) ''شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَة'' یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے۔[2] میں ہر بدعت یعنی نئی بات کو گمراہی اور جہنم کی طرف لے جانے والی فرمایا گیا ہے پھر یہ نیا طریقہ کس طرح اجر و ثواب کا باعث ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ احادیثِ مبارکہ حق ہیں، لیکن یہاں بدعت سے مُراد بِدعَتِ سیئہ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو اور متذکرہ بالا دونوں احادیث میں یہی بدعت سیئہ مراد ہے۔ دیگر احادیث مبارکہ میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقا مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی بدعت جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی بدعت کو جاری کرنے والے پر اس بدعت پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرتا۔[3] ایک اور حدیث میں مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ'' یعنی جو ہمارے دین

---

1 ......نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب کیف الخطبة، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵۔

2 ......مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاۃ والخطبة، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۰۰۵۔

3 ......ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۳۰۹/۴، حدیث: ۲۶۸۶۔

میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔[1]

ان احادیث سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنت سے دور کرکے گمراہ کرنے والی ہو، جسکی اصل دین میں نہ ہو وہ بدعت سیئہ ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو سنت پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو، وہ بدعت حسنہ، مستحسن اور موجب اجر و ثواب ہے۔ چُنانچِہ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک ''کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَة'' کے تحت فرماتے ہیں: جو بِدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مطابِق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعتِ گمراہی کہلاتی ہے۔[2]

بَہَر حال اچّھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضَروری ہے ورنہ کئی اچھی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صِرف اس لئے تَرک کر دیا جائے کہ قُرُونِ ثَلاثہ یعنی شاہِ خیر الانام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابہ کرام و تابعینِ عظام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے ادوارِ پُر انوار میں نہیں تھیں تو دین کا موجودہ نظام ہی نہ چل سکے جیسا کہ دینی مدارِس، ان میں درسِ نظامی، قُرآن و احادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی، مساجد میں لاؤڈ اسپیکر، پنکھے، قالین وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام بدعتِ حَسَنہ میں شامل ہیں۔ بَہَر حال ربِّ ذُوالْجلال کی عطا سے، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے یقیناً یہ سارے اچھے کام اپنی حیاتِ ظاہِری میں بھی رائج فرما سکتے تھے مگر اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلاموں کے لئے ثواب جارِیہ کمانے کے بے شمار مَواقِع فراہم کر دیئے اور اللہ پاک کے نیک بندوں نے صَدَقہ جارِیہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں ایسے نئے طریقوں کی دھوم مچا دی، کسی نے اذان سے پہلے دُرُود و سلام پڑھنے کو جاری کیا، کسی نے عیدِ میلاد منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چَراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھومیں مچاتے مَدَنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارھویں شریف، تو کسی نے اعراسِ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے

---

1 ......بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علیٰ صلح جور فالصلح مردود، ۲/۲۱۱، حدیث: ۲۶۹۷۔

2 ......اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الاول، ۱/۱۳۵۔

جاری ہیں۔ مساجد کے ائمہ اور مؤذنین اگر اعلان کرنے والے "اچھے طریقہ" کو جاری کر دیں اور ہمارے ساتھ تعاون کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ بھی ثواب میں شریک ہو جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضان مدینہ میں تو یہ "اچھا طریقہ" جاری وساری ہے۔

ٹرین میں دورانِ سفر وقتِ نماز کا حکم

سُوال: ٹرین میں دورانِ سفر وقتِ نماز نکل جانے کا خدشہ ہو اور ٹرین میں پانی بھی میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز کس طرح ادا کریں؟

جواب: پانی نہیں یا پانی تو ہے مگر اس پر قادر نہیں اور اترنا بھی ممکن نہیں تو ایسی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تیمم کا طریقہ اور اس کے دیگر مسائل "نماز کے احکام" مطبوعہ مکتبۃ المدینہ صفحہ 126 سے 135 تک ملاحظہ فرمائیں۔[2]

اسکرین پر تصویر کے سامنے نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: اسکرین پر تصویر آ رہی ہو تو اس دوران اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اسکرین پر جو کچھ آ رہا ہو اس کو تصویر نہیں کہہ سکتے، بلکہ عکس کہیں گے اور آئینہ کے سامنے نماز پڑھنے پر قیاس کریں گے۔ پس اس صورت میں جب آئینے میں شبیہ نظر آ رہی ہو تو اس کے سامنے نماز پڑھنے میں کراہت تنزیہیہ ہے۔[3] یہی حکم اسکرین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے میں ہے کہ اس سے توجہ بٹتی ہے۔ اسی طرح نقش و نگار سامنے ہوں جیسے خوبصورت جھومر لگا ہوا ہو جس کی وجہ سے توجہ بٹ رہی ہو اور دماغ اس کے اندر ہی گھوم رہا ہو تو ایسی حالت

---

1 ......فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ۱/ ۲۶، ۲۷ ملتقطاً۔

2 ......اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ٹھہری ہُوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنّتِ صبح (یعنی فجر کی سنتوں) کے سِوا سب سنّت و نفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں۔ اِہتمام کرے کہ ٹھہری (ہوئی ریل) میں پڑھے اور (اگر) دیکھے کہ وقت جاتا ہے (تو) پڑھ لے اور جب (ریل) ٹھہرے پھر پھیرے (یعنی ان نمازوں کو دوہرا لے۔) (فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۱۳)

3 ......وقار الفتاویٰ، ۲/ ۳۷۔

میں نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن بچنا بہتر ہے۔

ہوائی جہاز بحری جہاز، چلتی ٹرین، اور بس میں نماز پڑھنا؟

سُوال: چلتی ٹرین میں فرض نماز پڑھتے ہوئے استقبالِ قبلہ (قبلہ کی طرف منہ کرنے) کا لحاظ ضروری ہے؟

جواب: نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری جو کہ فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی لکھی ہوئی ہے۔ اسی کتاب کی جلد ۲ صفحہ ۹۶ سے اس کا جواب ملاحظہ ہو: ریل گاڑی (Train) یا بس اگر پلیٹ فارم پر کہیں کھڑی ہے تو اس میں نماز صحیح ہے اور اگر چل رہی ہے تو اس میں نماز درست نہیں اس لیے کہ اِسْتِقْرَار عَلَی الْاَرْض یعنی زمین پر ٹھہراؤ نہیں پایا گیا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے گی تو چلتی ٹرین میں نماز پڑھ لے پھر بعد میں جب موقع ملے اور ٹرین رک جائے تو اعادہ کرلے یعنی لوٹالے اس لیے کہ ٹرین سے اترنا باآسانی ممکن ہے اور اترے گا تو نماز کے لائق زمین ملے گی لیکن چلتی ٹرین سے اترنا ناممکن ہے مگر یہ دشواری سماوی نہیں خود بندوں کی طرف سے ہے اس لیے چلتی ٹرین میں جو نمازیں پڑھیں ان کا اعادہ واجب ہے۔[1]

ہاں ہوائی جہاز اگر اڈے پر کھڑا ہے تو نماز صحیح ہے اور اگر فضا میں پرواز کر رہا ہے تب بھی نماز درست ہے اس لیے کہ مسافر اگر ہوائی جہاز سے باہر آئے گا تو زمین نہیں بلکہ ہوا ہے جہاں نماز پڑھنا ممکن نہیں جیسا کہ کشتی اور بحری جہاز کا حکم ہے کہ اگر بیچ دریا میں ہے اگرچہ چل رہا ہے تو اس میں نماز درست ہے اس لیے اگر کشتی اور بحری جہاز سے باہر پانی ہے جس پر نماز پڑھنا ناممکن ہے۔ کشتی ہوائی جہاز ریل، بس، ٹرین کسی بھی چلتی ہوئی سواری میں نماز پڑھے تو بھی استقبالِ قبلہ شرط ہے، افتتاح کے وقت بھی اور درمیان میں بھی جیسے قبلہ بدلتا جائے یہ اپنی نماز میں گھومتا جائے جب کہ کوئی عذر اور مجبوری نہ ہو اور اگر کوئی عذر ہو تو جدھر قدرت ہو اُدھر منہ کر کے نماز پڑھے، اس طرح قیام، رکوع، سجدہ بھی فرض ہے بشرطیکہ عاجز نہ ہو یعنی مجبور نہ ہو ورنہ جیسے قدرت ہو پڑھے۔[2] نماز کے احکام" میں ایک رسالہ "مسافر کی نماز" بھی

---

1 ...... نزہۃ القاری، ۲/۹۶۔

2 ...... نزہۃ القاری، ۲/۹۷۔

ہے، اس طرح کے مسائل کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ فرمائیں۔ فرض، وتر اور فجر کی سنتیں چلتی گاڑی میں نہیں ہوتیں باقی نفل اور دیگر سنتیں چلتی گاڑی میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے احکام 'مکتبۃ المدینہ" سے ضرور حاصل کریں، یہ بڑی بڑی کتابوں کا نچوڑ ہے اور دوسری کتابوں سے قدرے آسان بھی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ یہ کتاب نماز سیکھنے میں آپ کی بہت مدد کرے گی، اپنے یہاں کے آئمہ کرام کو بھی تحفہ میں دیں، ان کو بہت آسانی ہوگی، آپ کو بہت دعائیں دیں گے کیونکہ بیرون ممالک میں اسلامی لٹریچر باآسانی دستیاب نہیں ہوتا۔

"نَماز" کے چار حُروف کی نِسبت سے چلتی گاڑی میں نَفل پڑھنے کے 4 نکات

سُوال: آپ نے ارشاد فرمایا کہ چلتی گاڑی میں نوافل پڑھ سکتے ہیں، اس کے کچھ احکام بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: نماز کے احکام کا صفحہ نمبر 315 ملاحظہ فرمائیے:

مدینہ 1: بیرونِ شہر (بیرون شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافِر پر قَصر کرنا واجِب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن، وغیرہ میں بھی نَفْل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رُخ ہونا) شَرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نَماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجُود اِشارہ سے کرے اور (ضَروری ہے کہ) سجدہ کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے پَست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قَدَر جُھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ جُھکے)۔[1] چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اس میں قبلہ رخ ہو کر قاعدہ کے مطابق نوافل پڑھنے ہوں گے۔

مدینہ 2: گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفْل پڑھ سکتا ہے۔[2]

مدینہ 3: بیرونِ شہر سُواری پر نَماز شُروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر

---

1 ......دُرِّمختار مع رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابۃ، ۲/۵۸۸۔

2 ......رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابۃ، ۲/۵۸۸۔

پوری کر سکتا ہے۔[1]

مدینہ 4: چلتی گاڑی میں بِلا عُذرِ شَرعی فرض وسنّتِ فَجر و تمام واجِبات جیسے وِتر ونذر اور وہ نَفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تِلاوت جبکہ آیتِ سجدہ زمین پر تِلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عُذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکِن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (پھر ٹرین سے اُتر کر اعادہ بھی کرے)۔[2]

مسافر کے بارے میں اس کے علاوہ بھی کئی احکام ہیں اور یہاں ماشاء اللہ مسافر کافی تعداد میں موجود ہیں اس لیے سفر کے بارے میں ایک مفید رسالہ "مسافر کی نماز" خرید فرمالیں بلکہ میرا مشورہ ہے کہ آپ "نماز کے احکام" لیں کہ اس میں "مسافر کی نماز" کے علاوہ دیگر رسائل بھی ہیں، یہ کل بارہ رسائل ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "نماز کے احکام" میں شامل یہ تمام رسائل انگلش میں بھی مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہے اور دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی یہ رسائل اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب ورسائل بھی Visit کر سکتے ہیں۔

کسی کرِسچن کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا کیسا؟

سُوال: کسی کے کرِسچن دوست کے والِد کا انتِقال ہو جائے تو وہ اُس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اوّل تو کرسچن بلکہ ہر کافر سے دوستی رکھنا ممنوع وحرام ہے۔[3] اگر مرنے والا کافِر تھا تو کسی حال میں اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں کہ مُرتد یا کافِر کی نَمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کُفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اگر اس اعتِقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافِر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا: "اگر کافِر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہیے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۸۹۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القادر بقدرۃ غیرہ، ۲/ ۵۹۴۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۵۔

ہوئی۔"[1] دنیاوی طمع (لالچ) سے کسی مُرتد یا کافِر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرام قطعی اور شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرتد یا کافِر کو نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا، (بیوی والا ہے تو) اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔[2]

اللہ پاک سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ“[3] (ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے)۔ صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔"[4] حضرتِ سیّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشادِ فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔[5]

دورانِ درس امام صاحب سے مسئلہ دریافت کرنا

سُوال: مسجد میں درس ہو رہا ہوتا ہے، کچھ لوگ امام صاحب سے مصافحہ کر رہے ہوتے ہیں جبکہ بعض اپنا مسئلہ دریافت کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں امام صاحب کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جس دن امام صاحب کا دعوت اسلامی کے متعلق ذہن بن جائے گا وہ خود ہی اپنی سیٹنگ بنالیں گے جیسا کہ میں اپنا عمل عرض کرتا ہوں یہاں بارہا ایسا ہوتا ہے جب میں حاضر ہوتا ہوں تو درس بھی دیا جاتا ہے درس دینے والا ترغیب

1 ......ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۶۰۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۷۳ ملخصاً۔

3 ......پ ۱۰، التوبۃ: ۸۴۔

4 ......خزائن العرفان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۸۴، ص ۳۷۶۔

5 ......ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، ۱/ ۷۰، حدیث: ۹۲۔

دلاتا ہے، قریب قریب آجایئے! گنجائش ہو یا نہ ہو تھوڑا سا سرک جاتا ہوں تاکہ اس کی بات پر عمل ہو جائے اس طرح تھوڑا قریب ہو جاتا ہوں۔ پھر کہتا ہے، دوزانو بیٹھ جائیں تو دوزانو بیٹھ جاتا ہوں۔ اگر سارے آئمہ کرام اسی طرح کریں، ملاقات کرنے والوں سے بھی درخواست کریں کہ آپ بھی تشریف رکھیں، چند منٹ کا درس ہے پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم ملتے ہیں اس طرح اور لوگ بھی بیٹھ جائیں گے، امام صاحب بھی سنیں گے سب کا بھلا ہو جائے گا، سب کو ثواب ملے گا اور مبلغ یا معلم جو بھی ہے اس کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تمام آئمہ کرام اور مؤذنین کو چاہیئے کہ اس معاملے میں دعوتِ اسلامی کو اپنی سنتوں بھری تحریک سمجھتے ہوئے ان کاموں میں حصہ لیں۔ درس دیں، درس نہیں دیتے یا نہیں دے پاتے تو جو دے رہا ہے اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں تاکہ وہ علاقے میں کام کرے۔ اگر درس دینے والا غلطی کرے تو سب کے سامنے اس کی ڈانٹ ڈپٹ کرنا، اس کو گھر بھیجنے والی بات ہے، دل توڑ کر گھر بیٹھ جائے گا تو ظاہر ہے اس کا نقصان ہوگا، اگر وہ شرعی غلطی کرتا ہے جس کی فوری اصلاح واجب ہے جب تو اَحسن انداز میں آپ اُسی وقت اس کی اصلاح کر دیں، اگر کوئی ایسی غلطی نہیں ہے جس کی فوراً اصلاح کی حاجت ہو تو پھر اس کو اکیلے میں سمجھائیں۔

پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے

سُوال: سال میں کتنے اور کون کون سے دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنا حرام ہے؟ حرام ہونے کی وجہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: سال میں پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنا حرام ہے، وہ پانچ دن یہ ہیں: عید الفطر کا ایک دن۔ عید الاضحی سمیت چار دن یعنی دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجۃ الحرام یوں پانچ دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔[1] اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ دن اللہ پاک کی طرف سے بندوں کی ضیافت ہیں۔[2]

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۸۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۵۱۔

شرعی پردہ کی وضاحت

سُوال: شرعی پردہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرعی پردہ سے مُراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلًا سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جَھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضو کی ہَیْئَت (یعنی شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَرْدَگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جو وَضْعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقہ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قطعی ہے۔[1]

کس کا کس سے پردہ ہے؟

سُوال: عورت کس کس مرد سے پردہ کرے؟

جواب: ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اُس سے پردہ ضَروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نکاح حرام ہو اُن سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "(1) پردہ صِرف اُن سے نادُرست ہے جو بسبب نَسَب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں اُن سے نکاح ممکن نہ ہو جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، (2) ان کے سوا جن سے نِکاح کبھی دُرُست ہے اگرچِہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) (نیز) چاچا (زاد)، ماموں (زاد)، خالہ (زاد) پھوپھی کے بیٹے یا جَیٹھ، دَیْوَر ان (سب) سے پردہ واجِب ہے اور (3) جن سے نِکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہِ حُرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ) عِلاقہ نَسَب (خُونی رشتہ) نہیں بلکہ عِلاقہ رَضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا،

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۱۷۔

www.dawateislami.net

نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسہ، یاعِلاقہ صہر (سُسر الی رشتہ) ہو جیسے خُسَر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجِب ہے نہ نادُرُست ہے، (یعنی ان سے پردہ) کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالتِ جوانی یا اِحتمالِ فتنہ (یعنی فتنے کے اِمکان میں) پردہ کرنا ہی مناسِب، خُصُوصًا دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی ہَیبت بہُت کم ہوتی ہے۔[1]

آج کل حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں سسر اور بہو، بھائی اور بہن بلکہ باپ اور بیٹی کے ناجائز تعلقات کی خبریں سننے کو ملتی رہتی ہیں۔ میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں پہلے ہی خبر دار فرمادیا ہے میں مردوں کے لئے سب سے نقصان دہ فتنہ عورت کو ہی چھوڑ کر جارہاہوں۔[2]

کیا پردہ ترقّی میں رُکاوٹ ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں، کُفّار بہُت آگے نکل چکے ہیں، پردے پر سختی مسلمانوں کی ترقّی میں رُکاوٹ ہے!

جواب: مسلمانوں کی ترقّی میں پردہ نہیں در حقیقت بے پردَگی رُکاوٹ بنی ہوئی ہے! جی ہاں، جب تک مسلمانوں میں شرم وحیااور پردہ کادَور دَورہ رہاتب تک وہ فُتوحات پر فُتوحات کرتے چلے گئے یہاں تک کہ دنیاکے بے شُمار ممالک پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا۔ پردہ نشین ماؤں نے بڑے بڑے بہادُر جرنَیل وسِپہ سالار، عظیم حکمران، عُلَمائے رَبّانِیّین اور اَولیائے کاملین کو جَنَم دیا، تمام اُمَّہاتُ الْمُؤمنین وجملہ صحابِیّاتِ سیِّدُ المرسلین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ باپردہ تھیں، حسنَینِ کریمَین رَضِیَ اللہُ عَنْھُما کی والِدہ ماجِدہ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا باپردہ تھیں، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والِدہ محترمہ سیِّدَتُنا اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا باپردہ تھیں۔ اَلغَرَض جب تک پردہ قائم تھااور عِفّت مآب خواتین چادر اور چار دیواری کے اندر تھیں، مسلمان خوب ترقّی کی مَنازِل طے کرتا رہااور کافِروں پر غالِب رہا۔ جب سے کُفّارِ مکّار کے زیرِ اثر آکر مسلمانوں نے بے پردَگی کا سلسلہ شروع کیا ہے، مُسلسل تَنزُّل کے گہرے گڑھے میں گرتا چلا جارہاہے، کل تک جو کفّار مسلمان کے نام سے لرزہ بَراَندام تھے آج وہ مسلمانوں کی بے پردَگیوں اور بد اعمالیوں کے باعث غالِب آچکے ہیں،

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۳۵۔

2 ...... بخاری، کتاب النکاح، باب مایتقی من شؤم المراۃ، ۳/ ۴۳۱، حدیث: ۵۰۹۶۔

اسلامی ممالِک پر باقاعِدہ جارِحانہ حملے ہو رہے ہیں اور ظالمانہ قبضے کئے جا رہے ہیں مگر مسلمان ہے کہ ہوش کے ناخُن نہیں لیتا۔ آہ! آج کا نادان مسلمان TV اور VCR اور Internet پر فلمیں ڈرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رنگ کی محفلیں جما کر، کافروں کی نَقّالی میں داڑھی مُنڈا کر، کفّار جیسا بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، بے حیا بیوی کو میک اپ کروا کر تفریح گاہ میں جا کر، اپنی اولاد کو دُنیوی تعلیم کی خاطِر کفّار کے ممالک میں کافروں کے سِپرد کروا کر نہ جانے کس قسم کی ترقّی کا مُتلاشی ہے!

افسوس صد کروڑ افسوس! آج کا مسلمان جھوٹ، غیبت، تُہمت، خِیانت، زِنا، شراب جُوا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا وغیرہ وغیرہ گناہ بے باکانہ کئے جا رہا ہے، مسلمان عورَتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دیدہ زیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ خدا کی قسم! موجودہ رَوِش میں نہ ترقّی ہے نہ کامیابی۔ ترقّی اور کامیابی صِرف وصِرف اللہ و رسول کی فرماں برداری کرتے ہوئے اِس مختصر ترین زندگی کو سنّتوں کے مطابِق گزار کر ایمان سلامت لئے قَبْر میں جانے اور جہنَّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّتُ الفِردوس پانے میں ہے۔ چنانچِہ پارہ ۴ سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں ارشادِ خدائے رحمٰن ہے: ”فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ“[1] (ترجمہ کنزُالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہونچا)۔

آہ! آہ! عورَتوں میں بے پردَگی اور گناہوں کی کثرت ہونا کس قَدَر تشویشناک ہے۔ خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ کافِروں کی اُلٹی ترقّی کی رِیس کرتے ہوئے بے پردَگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ یورپ، امریکہ اور ان سے متاثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے! رقص گاہوں میں لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی بہو بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ وہ دَیُّوث فخر سے اِتراتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں! بے پردہ اور فیشن اَیبل عورَتوں کے "منہ کالے" ہونے کی حیا سوز خبریں آئے دن اخبارات میں

1 ......پ ۴، اٰل عمران: ۱۸۵۔

چُھپتی ہیں۔ وہ عورت جو مرد کی شَہوت رانی کا شکار ہوتی ہے اُسے اگر حَمْل ٹھہر گیا تو وہ کہاں سر چُھپائے گی؟ حَمْل گرانے کی صورت میں وہ اپنی جان بھی کھو سکتی ہے۔ چلئے مانا کہ یورپ کے ترقّی یافتہ ممالِک میں ایسے اَسپتال موجود ہیں جو اِسقاطِ حَمْل (یعنی حمل گرانے) کی "خدمت انجام" دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شُدہ ماؤں کو "پناہ" مل جاتی ہے لیکن کیا مُعاشَرہ میں انہیں کوئی قابلِ احتِرام مقام بھی نصیب ہو سکتا ہے! مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں (یعنی غیر شادی شدہ جوڑے) نے اپنے کیے کی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی لیکن وہ بچّہ جو اِس طرح پیدا ہوا ہے اگر زندہ بچ بھی گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ اس کے ہَوَس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اُسے کچرا کُنڈی یا کسی محتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی!

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لئے "تشریف" لائے تھے۔ وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے اور جب گئے تو سرکاری اَعداد و شُمار کے مطابِق 70 ہزار حرامی بچّے چھوڑ کر گئے! یورپ کے بعض ملکوں میں حرامی بچّوں کی شَرحِ پیدائش 60 فیصد سے بھی متجاوِز ہو گئی ہے اور کنواری ماؤں کی تعداد میں ہوشرُبا اضافہ ہو رہا ہے۔ طَلاقوں کی کثرت ہے، گھروں میں سُکون کی دولت نہیں ملتی، میاں بیوی میں اعتماد مفقُود (یعنی غائب) ہے زوجہ اور خاوَند میں سچّی مَحَبَّت کا فُقدان ہے۔ برداشت اور ایثار کا جذبہ خَتْم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خِلاف ہو گئی جھٹ طَلاق حاصِل کر لی۔ غور فرمایئے! میاں بیوی کی ذِہنی ہم آہنگی جو کہ مُعاشَرہ کی خِشْتِ اوّل (یعنی پہلی اینٹ) ہے اور مُحکَم اَساس (یعنی مضبوط بُنیاد) بھی یہی ہے کہ جس پر مُعاشَرہ کا محَل تعمیر کیا جاسکتا ہے، اگر یہ بنیاد ہی کمزور ہو گی تو صحّت مند مُعاشَرہ کیسے تعمیر ہو گا؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام نے جن چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان میں ہمارا بھلا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے انہیں کرنے میں ہمارا نقصان ہے۔ یہ دین اَبد تک کے لئے ہے اِس لئے کوئی ایسا وَقت نہیں آسکتا کہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو جائیں یا ان پر مُرتّب ہونے والے نُقصانات خَتم ہو جائیں۔

اٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے   نئ تہذیب کے انڈے ہیں گندے

عورت کا مُلازَمت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا عورت مُلازَمت کر سکتی ہے؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں پانچ شرطیں ہیں: (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سَتر کا کوئی حصّہ چمکے۔ (2) کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہَیْأت (یعنی سینے کا اُبھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہِر کریں۔ (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہِر نہ ہوتا ہو۔ (4) کبھی نامَحْرَم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (5) اُس کے وہاں رہنے یا باہَر آنے جانے میں کوئی مَظِنَّۂ فِتنہ (فتنہ کا گمان) نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جَمْع ہیں تو حَرَج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (مُلازَمت وغیرہ) حرام۔[1]

جہالت و بے باکی کا دَور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکِل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مردو عورت مَعَاذَ اللہ اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردَگی، بے تکلُّفی اور بد نگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے، لہٰذا عورت کو چاہیے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے۔

ائیر ہوسٹِس کی نوکری

سُوال: کیا ائیر ہوسٹِس کی نوکری جائز ہے؟

جواب: فی زمانہ ائیر ہوسٹِس کی نوکَری حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اِس میں بے پردَگی شَرط ہوتی ہے۔ نیز اُس کو بغیر شوہر یا محرم کے غیر مردوں کے ساتھ سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔[2]

مُسافِر کا ائیر ہوسٹس سے خدمت لینا

سُوال: ہوائی جہاز کا مرد مُسافِر ائیر ہوسٹس کی خدمات لے سکتا ہے؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢٢ / ٢٤٨۔

2 ...... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ١٦٢۔

جواب: ہر باحیا اور غیر تمند مسلمان اِس سوال کا جواب اپنے ضمیر سے لے سکتا ہے۔ ظاہر ہے ایک بے پردہ عورت جس کی تربیّت میں غیر مردوں کے ساتھ بھی لَوچدار اور مُلائم انداز میں گفتگو کرنا شامل ہو اُس سے بِلا حاجتِ شدیدہ پانی، کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی یا کھانا وغیرہ طلب کرنے کی کس طرح اجازت ہو سکتی ہے؟ ہاں خود آکر کھانا وغیرہ رکھ دے تو کھالے۔ یا خود آکر کچھ پوچھے تو نظریں ایک دم نیچی کئے یا آنکھیں بند کرکے ایک دو الفاظ میں جواب دیکر جان چُھڑا لے۔ ہرگز اُس سے سوال جواب نہ کرے نیز اُس سے کچھ منگوائے بھی نہیں ورنہ وہ دینے کیلئے آئے گی جس کے سبب مزید بات چیت کرنے یا نِگاہ پڑنے کے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب نَفس طرح طرح کے حیلے سکھا کر بے پردہ عورَت کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے کی ترغیب دے اِس روایت کو یاد کرلینا بہُت مفید ہے۔ چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔(1)

مخلوط تعلیم

سُوال: مخلوط تعلیم (Co-education) کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: بالِغان کی مخلوط تعلیم کا سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے کیوں کہ اس میں شَرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

کیا پردہ ضَروری نہیں؟

سُوال: ”آجکل پردہ ضَروری نہیں“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے کلمات کہنا انتہائی حماقت و جہالت اور نہایت ہی سخت بات ہے۔ اس طرح کے کلمات سے مُطلقاً پردہ کی فرضیّت کے انکار کا اظہار ہوتا ہے اور سِرے سے پردے کی فرضیَّت ہی کا انکار کُفر ہے، البتّہ پردہ کی فرضیت کا قائل ہے مگر پردے کی کسی خاص نَوعِیت (یعنی مخصوص طرز) کا اِنکار کرتا ہے جس کا تعلُّق ضَروریاتِ دین سے نہیں تو پھر

---

(1) ......ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، الجزء الرابع، ۳۶۸/۲۔

حکمِ کُفر نہیں لیکن یہ کسی مسلمان سے متصور نہیں کہ وہ مطلقاً پردے کی فرضیت کا انکار کرے۔[1]

”دَیوث“ کون؟

سُوال: "دَیوث" کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنْع نہ کریں وہ "دَیُّوث" ہیں۔[2] رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے دَیُّوث اور مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔[3] مَردوں کی طرح بال کٹوانے اور مَردانہ لباس پہننے والیاں اِس حدیثِ پاک سے عبرت حاصِل کریں، چھوٹی بچّیوں کے لڑکوں جیسے بال بنوانے اور انہیں لڑکوں جیسے کپڑے اور ہَیٹ وغیرہ پہنانے والے بھی احتیاط کریں۔ حدیثِ پاک میں یہ جو فرمایا گیا کہ " کبھی جنّت میں داخِل نہ ہوں گے۔" یہاں اِس سے طویل عرصے تک جنّت میں داخِلے سے محرومی مُراد ہے۔ کیوں کہ جو بھی مسلمان اپنے گناہوں کی پاداش میں مَعَاذَ اللہ دوزخ میں جائیں گے وہ بِالآخِر جنّت میں ضَرور داخِل ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنَّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا لہٰذا ہمیں ہر گناہ سے بچنے کی ہر دم کوشش اور جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلے کی دُعا کرتے رَہنا چاہیے۔ "دَیُّوث" کے بارے میں حضرتِ علّامہ علاؤالدّین حَصْکَفِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "دَیوث" وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔"[4]

معلوم ہوا کہ باوُجُودِ قدرت اپنی زَوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مَخْلُوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامَحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تَکَلُّفی اور بے پردَگی سے مَنْع نہ کرنے والے دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے

---

1 ......پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۸۵۔

2 ......دُرِّمختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ۶/۱۱۳۔

3 ......مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب فیمن یرضی لاهله بالخبث، ۴/۵۹۹، حدیث: ۷۷۲۲۔

4 ......دُرِّمختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ۶/۱۱۳۔

www.dawateislami.net

حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "دَیوث سخت اَخبَثِ فاسِق (ہے) اور فاسق مُعلِن کے پیچھے نَماز مکروہِ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اسکے پیچھے نَماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجِب۔"[1]

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبرؔ زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جواُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟ — کہنے لگیں، "وہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا!"

عورتوں کی بے پردَگی

سُوال: اگر مرد کی کوشِش کے باوُجود عورتیں بے پردَگی سے باز نہ آئیں کیا تب بھی وہ دَیُّوث ہے؟

جواب: اگر مرد اپنی حیثیت کے مطابِق مَنْع کرتا ہے اور بے پردَگی سے روکنے کے شَرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں مرد پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دیوث۔ پس حتَّی الْاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعامَلہ میں عورتوں کو روکا جائے مگر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زَوجہ یاماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ وبالا ہو کر رہ جائے۔

عورت کا بِغیر مَحرم کے کِشتی یاہوائی جہاز سے سفر کرنا

سُوال: اگر کسی دوسرے شہر یادوسرے ملک میں عورت کا مَحرَم یاشوہر ہے اور وہ اسے بُلا رہاہے تو کیا عورت، بس، کار، ریل گاڑی، کِشتی یاہوائی جہاز وغیرہ ذَرائع سے بھی تنہانہیں جاسکتی؟

جواب: نہیں جاسکتی۔ جو عورت بِغیر مَحرم یاشوہر کے 92 کلو میٹریا اس سے زیادہ کا سفر کرے گی وہ گنہگار ہو گی۔[2] اگرچہ دوسری جگہ اسکا مَحرم یاشوہَر اسٹیشن یا ایئرپورٹ پر اِسے لینے کے لئے موجود بھی ہو۔ حرام ہونے میں پیدل یا سُواری کی کوئی قید نہیں کسی طرح سے بھی سفر نہیں کر سکتی۔

---

1 ......فتاویٰ رضویہ، ٦/ ٥٨٣۔

2 ......فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ١/ ١٤٢۔

اسلامی بہنوں سے بیان یا مشورہ کرنا؟

سُوال: کیا کوئی اسلامی بھائی پردے میں رہ کر اسلامی بہنوں سے بیان یا مشورہ کر سکتے ہیں؟

جواب: بیان یا مشورہ کی عام اجازت نہیں البتہ مرکزی مجلس شوریٰ جس کو اجازت دے، وہی (شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے) مشورہ کرے۔

اسلامی بہن کے بد ظن ہونے کا خطرہ ہو تو کیا کریں؟

سُوال: بعض ملکوں میں اسلامی بہنیں براہِ راست اسلامی بھائیوں سے فون کر کے مشورہ مانگتی ہیں یا شرعی مسائل پوچھتی ہیں اگر جھٹک دیں یا صحیح جواب نہ دیں تو بد ظن ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس صورت میں کیا کریں؟

جواب: اس کا جواب اپنے آپ سے لیں۔ اور اسلامی بہن بد ظن ہوتی ہے تو آپ کو صدمہ کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب بھی اپنے آپ سے لیں۔ مہربانی کر کے اس طرح کے معاملات آپ ڈیل نہ کریں، شرعی مسئلہ پوچھیں تو آپ نے دارالافتاء کب سے سنبھالا ہے؟ مہربانی کر کے دارالافتاء اہلسنت کا حوالہ دے دیں کہ یہ اس کا فون نمبر ہے اور کہہ دیں، آئندہ مہربانی کر کے مسئلہ مت پوچھنا، میں مفتی نہیں، اسی طرح اگر وہ مشورہ بھی مانگیں تو اس سے کہیں کہ اپنے محرم کے ذریعے فلاں ذمہ دار سے مسئلہ حل کروالیں، براہ راست (Direct) نہیں۔

جھوٹ بول کر بے روزگاری فنڈ یا ویلفیئر فنڈ لینا

سُوال: جھوٹ بول کر بے روزگاری فنڈ یا ویلفیئر فنڈ لینا کیسا ہے؟

جواب: بعض ممالک میں بے روزگاری فنڈ ملتا ہے تو کچھ ایسے نالائق قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر بے روزگار بنتے ہیں حالانکہ کام دھندہ کر کے پیسے حاصل کرتے ہیں مگر بے روزگار بن کر درخواست (Application) دے دیتے ہیں۔ بہر حال جو بھی کام دھندہ کر رہا ہے اور بے روزگار نہیں اور بے روزگاری فنڈ سے جھوٹ بول کر مدد لے رہا ہے، وہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھر رہا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو حرام روزی سے بچائے۔ حدیث شریف

میں یہ وعید موجود ہے کہ جس جسم کی نشوونما حرام رزق سے ہوتی ہے وہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔[1] اللہ پاک حرام سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کسٹم والے بغیر رشوت کے کلیرنس نہیں دیتے

سُوال: کسی نے جائز طریقے پر دوسرے ملک سے مال منگوایا مگر کسٹم والے بغیر رشوت کے Clearance نہیں دے رہے، کیا کرے؟

جواب: اگر اپنا مال نکلوانے کے تمام جائز رستے بند ہو جائیں تو اب رشوت دے سکتے ہیں کہ اگر ظلماً کوئی حق دبالے تو ضرورتاً رشوت دینے کی اجازت ہوتی ہے مگر لینے والے ظالم کے حق میں یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[2]

رشوت دیکر بیرونِ ملک جانا

سُوال: رشوتیں دیکر بیرونِ ملک جانے والوں کی کمائی حلال ہے یا حرام؟

جواب: رشوت دے کر جو باہر جاتے ہیں وہ گناہ گار ہیں، باہر ملکوں میں جاکر اب جو حلال طریقے سے روزی کمائی، وہ حرام نہیں ہے۔ رشوت دے کر باہَر جانے کا جو گناہ کیا، وہ بے شک گناہ ہے مگر اس طرح جانا نہیں چاہیے اور بعض لوگ تو بیرون ممالک جاکر دولت کمانے کے لالچ میں کفریات بھی بک دیتے ہیں. یہ ایک لیٹر (Letter) غالباً بیرون ملک سے مجھ تک پہنچا ہے کہ میں اب جاپان جانا چاہتا ہوں اور مجھے کہا جارہا ہے کہ تم یوں لکھو کہ "میں مسلمان تھا لیکن مسلمانوں نے مجھے بہت بدظن کیا ہے اس لیے میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں مجھے پناہ دی جائے۔" وہ بتاتے ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں دعوتِ اسلامی کی برکتیں سے فیض یاب ہوچکا تھا لہٰذا فوراً میری یہ سمجھ میں آگیا تو میں نے جواب دیا: بھئی! کسی صورت میں یہ نہیں لکھوں گا۔ اُس بیچارے کے ڈیڑھ لاکھ ضائع ہوچکے تھے اور مزید لکھا تھا کہ میں اب واپس پاکستان آرہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! اب اس حقیر و ناپائیدار دولت کے بدلے ایمان خرید اجارہا ہے یعنی ایمان

---

1 ...... کنز العمال، کتاب البیوع، الباب الاول، الفصل الاول فی فضائل الکسب الحلال، الجزء الرابع، ۸/۲، حدیث: ۹۲۵۵ مفہوماً۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۰۰۔

پر سودے بازی ہو رہی ہے لیکن جس پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہو وہ دھوکے میں نہیں آتے بلکہ دولت دنیا کو پاؤں کی ٹھوکر مار کر اپنا سرمایہ ایمان بچالیتے ہیں۔

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے　　　　ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

ہو سکتا ہے کوئی نادان سوچے کہ جھوٹ موٹ لکھنے سے کیا ہوتا ہے یاد رکھئے! جھوٹ موٹ اپنے آپ کو غیر مسلم کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔[1] ایسی غلطی ہر گز نہ کرنا اور اگر کرلی تو فوراً توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کرلے اور بیوی والا ہے تو نکاح بھی دوبارہ کرلے۔ اس کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے "28 کلماتِ کفر" رسالہ کا مطالعہ کریں اُس میں کفر سے توبہ کرنے اور تجدید نکاح کا طریقہ بہت آسان الفاظ میں تحریر ہے۔

سَیر و تفریح کرنا کیسا؟

سُوال: کیا سَیر و تفریح کرنا شرعاً منع ہے؟ نیز کیا پُل وغیرہ تفریحاً نہیں دیکھ سکتے؟

جواب: اگر ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو اس طرح کے نظّارے اگرچہ شرعاً مُباح ہیں۔ مگر بُزرگانِ دین رَحمَۃُ اللهِ عَلَيْهِمْ فرماتے ہیں: آنکھوں کو مُباح خوشنما نظاروں کے دیکھنے سے بچاؤ اور ان کو قید میں رکھو اگر ان کو آزاد رکھوگے تو پھر یہ حرام کی طرف دیکھنے کا بھی مطالبہ کریں گی۔ امام اہلسنّت رَحمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں

دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں　(حدائقِ بخشش)

انوکھا حاجی

ایک صاحِب جو زبردست عاشقِ رسول تھے۔ حج سے جب واپس وطن لوٹے تو اُنہوں نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی، لوگ سمجھے ان کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو گی، اُنہوں نے وُضو کرتے ہوئے مُنہ دھوتے وقت پٹی کھول دی پھر فوراً باندھ لی۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے اِصرار کر کے اس کا سبب پوچھا، آبدیدہ ہو کر فرمایا: "میں مدینہ منوّرہ کی بہاریں دیکھ

---

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۵۳۔

کر آیا ہوں، اب یہاں کی کوئی شے دیکھنے کو میرا دِل نہیں چاہتا۔ لہٰذا آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے۔"

صحرائے مدینہ کے جب دیکھ لئے جلوے گلشن کے نظارے سب بیکار نظر آئے

اللہ پاک سے غافِل کرنے والے مَقامات

آج کل تفریح گاہوں پر عُموماً مَردوں اور عورتوں کا اِختِلاط ہوتا ہے۔ طرح طرح سے کھیل تماشے اور میلے ہوتے ہیں۔ عام طور پر وہاں فکرِ آخرت سے متعلِّق کوئی بات نہیں ہوتی لہٰذا اس طرح کی تفریح گاہوں سے اِجتناب ہی کرنا چاہئے۔ مسلمان کو ہر اُس کام اور مقام سے بچنا چاہئے جو اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام دُعا فرماتے: "یا اللہ! میرے قدم ایسی مجالِس کی طرف اُٹھیں جو تیری یاد سے غافِل کرنے والی ہوں تو میرے پاؤں توڑدے۔"[1] امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کرتے ہیں:

دل ہے وہ دل جو تِری یاد سے مَعمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا (حدائقِ بخشش)

نیکر پہن کر نَہانا اور سیر کرنا

سُوال: سَمُندر کے کنارے لوگ نیکر پہن کر نَہاتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: لوگوں کے سامنے سِتْر کھول کر نَہانا حرام ہے۔[2]

تیراکی والی جگہ پر سیر کے لئے جانا کیسا؟

سُوال: کیا ایسی جگہ سَیر کیلئے جاسکتے ہیں جہاں لوگ نیکر پہن کر تَیراکی یا ورزش کرتے ہوں؟

جواب: جہاں یقینی طور پر دوسروں کے کُھلے ستر پر نظر پڑے گی ایسی جگہ نہ جائیں۔ ایسے پارک یا کلب وغیرہ میں بھی نہ جائیں جہاں لوگ نیکر پہن کر دوڑ لگاتے یا ورزش کرتے ہیں۔ "جو بغیر اجازتِ شرعی کسی کو اپنا ستر دکھائے یا دیکھے اُس کا وہ

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الاول، ۱/ ۳۹۳۔

2 ......بہار شریعت، ۱/ ۳۲۰، حصہ: ۲۔

مقام قِیامت کے روز آگ سے کاٹا جائے گا۔" اس رِوایت سے چڈّی پہن کر فُٹ بال وغیرہ کھیلنے والے اور ان کا کھیل دیکھنے والے بھی عبرت حاصِل کریں۔

بد نگاہی سے کیسے بچیں؟

سُوال: بیرونی ممالک میں اکثر کام کاج مخلوط ہوتے ہیں تو وہاں اپنے آپ کو کیسے بچائیں؟ نیز بد نگاہی سے بچنے کا نسخہ بھی ارشاد فرمادیں؟(امریکہ سے سوال)

جواب: یہ بات تو اُس وقت سوچنا چاہیے تھی جب گھر سے ڈالر کمانے کے لئے نکلے تھے،اب تو آگ کے سمندر میں چھلانگ لگاہی دی ہے،اب دامن بچانا بڑا مشکل ہے، خدا عزوجل کی قسم! اگر مجھے کوئی کروڑوں روپیہ بھی یومیہ کی آفر (Offer) کرے کہ تم شکاگو آجاؤ، کسی کمپنی کا آپ کو منیجر بنا دیتے ہیں تو خدا کی قسم! مجھے پھر بھی قبول نہیں کہ میں کسی صورت بھی آگ کے سمندر میں جاؤں ہاں! کوئی باندھ کے لے جائے تو اور بات ہے۔ یہ میں نے اپنے ذہن کی بات کی، نہ کوئی اتنی رقم یومیہ مجھے دے، نہ میں جاؤں گا۔ میں نے اپنے جذبات سے آپ کو آگاہ کررہاہوں وہاں تو واقعی اتنی بے پردگی اور بے حیائی ہوگی کہ الامان والحفیظ، میں وہاں گیا تو نہیں، نہ جانے کا ارادہ۔ہاں جو لوگ وہاں ہیں، کوشش کرتے رہیں کہ نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت پڑ جائے۔ نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت پڑ جائے گی تو کسی حد تک بچاؤ کی صورت ہو سکتی ہے،بس آنکھوں کا قفلِ مدینہ مضبوط لگالیں اور اس طرح کے مضامین بھی نہ پڑھیں جس سے شہوت ابھرے مگر وہاں کا ماحول، جو میرا اندازہ ہے کہ واقعی ایسا ہوگا کہ اللہ جس کو بچائے وہی بچ سکتا ہے،اللہ پاک سب کی حفاظت کرے، بس ہم کوشش کرتے رہیں، کوشش کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کوشش کا بھی ثواب ملتا رہے گا، مدنی انعامات پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ اس سے بھی آپ میں عمل کا جذبہ بڑھے گا اور عمل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں میں کمی واقع ہو گی۔ مدنی قافلے میں سفر کرتے رہیں اس سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا جذبہ بیدار رہے گا۔

پانچوں انگلیوں سے کھانا کیسا؟

سُوال: ہند میں دیکھا گیا ہے کہ پانچوں انگلیوں سے لڈو بنا بنا کر کھانا کھایا جاتا ہے؟ اس طریقہ سے کھانا کیسا ہے؟(ہند

سے سوال)

جواب: میں نے ہند کے اسلامی بھائیوں کو ایسے کھاتے ہوئے تو نہیں دیکھا۔ ہاں عرب کے اسلامی بھائیوں کو دیکھا ہے، اب ہند والا کھائے یا پاکستان والا، عرب شریف والا کھائے یا مدینہ شریف میں رہنے والا، جو بھی کھائے، سنت یہی ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا کھایا جائے۔[1] ہاں اگر غذا ایسی ہے کہ تین انگلیوں سے اٹھانا ممکن نہیں، وہ چار سے اٹھالے پانچ سے اٹھالے جیسے چاول کہ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور تین انگلیوں سے اس کا نوالہ بن نہیں پاتا۔ ایسی صورت ہو تو چاول وغیرہ چار یا پانچ انگلیوں سے اٹھانے میں حرج نہیں۔ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ اس میں آلو مسل لیں یا ایسا گاڑھا مصالحہ یا سبزی مسل لیں تو پھر شاید تین انگلیوں سے اٹھ جائے ورنہ مشکل ہو گی اور تین انگلیوں سے کھانا سنّتِ مؤکّدہ نہیں لہٰذا بالفرض کسی نے پانچ انگلیوں سے کھالیا تو گناہ گار نہ ہو گا اور نہ ہی مَعَاذَ اللہ اسے ملامت کی جائے گی۔

بد گمانی کے اسباب اور اس کا علاج

سُوال: بدگمانی پیدا ہونے کے اسباب اور اس کا علاج ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: مسلمان کے بارے میں بدگمانی حرام ہے، مسلمان کے بارے میں اچھا گمان قائم کیا جائے۔ حدیث پاک میں ہے: "مومن کے بارے میں نیک گمان قائم کرو"۔[2] اس روایت سے آپ سمجھیں کہ ایک مسلمان کی عزت کتنی اہمیت رکھتی ہے! فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مؤمن شخص کو دیکھا کہ وہ چوری کر رہا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بعد میں اس سے فرمایا: اے شخص! تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: واللہ میں نے چوری نہیں کی حالانکہ آنکھوں سے دیکھا تھا پھر بھی جب اس نے جب انکار کر دیا کہ میں نے چوری نہیں کی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہے، تُو سچا ہے اور اسے کچھ نہ کہا۔[3]

---

1. ......نوادر الاصول، الاصل الرابع والعشرون، ۱/۱۱۴، حدیث: ۱۵۹ ملتقطاً۔
2. ......الزواجر، الکبیرۃ الثامنۃ والتاسعۃ والاربعون، ۲/۱۲۔
3. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۱۰۔ مسلم، ص ۹۹۰، حدیث: ۶۱۳۷ بتغیر۔

آپ نے اس کے بارے میں کتنا اچھا گمان قائم کیا! ہم تو اپنی ہوشیاری میں رہ جاتے ہیں۔ بات بات پر بدگمانی کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ کاش ہمارا ذہن بن جائے اور ہر ایک کے بارے میں حسنِ ظن قائم کرنا سیکھ جائیں اس کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح کے مختلف عنوانات پر بیانات سننے کو ملتے رہیں گے، ان کے بارے میں معلومات بھی ہو گی، ان کا علاج بھی ملے گا اور عمل کا جذبہ بھی بڑھے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

کسی گناہ کے علاج کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس گناہ کی ہلاکت خیزیاں معلوم ہوں تو ان ہلاکت خیزیوں کو تصور میں دہرائیں مثلاً میں فلاں کے بارے میں بدگمانی کر رہا ہوں تو یہ مجھ پر واجب تو نہیں ہے کہ میں اس کے بارے میں یہ ذہن بناؤں کہ یہ ایسا ہے، اگر وہ واقعی ایسا ہوا جیسا میں نے گمان کیا جب بھی مجھے تو بدگمانی کا گناہ ملے گا اگرچہ وہ صحیح ہے۔ مثال کے طور پر فلاں بے ریش لڑکے کے ساتھ ساتھ جا رہا ہو اور ہم نے بدگمانی کی کہ اس کی نیت اس لڑکے پر خراب ہے اور واقعی اس کی نیت خراب بھی ہو لیکن ہم نے اپنے ذہن سے سوچا کہ اس کی نیت اس لڑکے پر خراب ہے، اس طرح بدگمانی کا گناہ مفت میں ہمارے کھاتے میں آ گیا۔ بلاشبہ اگر کسی طرح اس بدگمانی کا دروازہ بند ہو جائے، ہمارے وارے نیارے ہو جائیں اور ہمارا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔ اس لیے جب بھی کسی کے بارے میں بدگمانی ہو، بدگمانی کے بارے میں وعیدوں کو اپنے ذہن میں دہرائیں اور یہ کہ قرآن پاک میں بھی بدگمانی سے منع کیا گیا ہے۔[1] پھر کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ جہنم کے عذاب کا تصور اپنے ذہن میں لائیں کہ کہیں ایک بار کی بدگمانی ہی سے مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ رب ناراض نہ ہو جائے اور ہمارے لیے دخولِ جہنم کا باعث نہ بن جائے، اس طرح علاج پر سعی کی جا سکتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بدگمانی اور ہر طرح کے گناہوں محفوظ و مامون فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه مکتبۃ المدینہ نے اس سلسلہ میں ایک نہایت مفید رسالہ "بدگمانی" شائع کیا ہے اِنْ شَآءَ اللہ اس کا مطالعہ کرنے سے بدگمانی کا عادت چھوٹ جائے گی۔ حجۃ الاِسلام امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف "احیاء العلوم" کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اس میں بہت سے عنوانات مل جاتے ہیں جن کا سیکھنا فرض ہے۔ جیسے بدگمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی

1 ......پ٢٦، الحجرات: ١٢۔

،وعدہ خلافی، تکبر ،ریا، حب جاہ وغیرہ اس کے لئے احیاء العلوم کا مطالعہ کریں۔

کیا علم سیکھنا فرضِ کفایہ ہے؟

سُوال: کیا بدگمانی، تکبر، حب جاہ، جھوٹ اور غیبت وغیرہ کا علم سیکھنا فرضِ کفایہ ہے؟

جواب: فرض عین ہے، فرض کفایہ تو وہ ہے جس پر چند افراد عمل کر لیا تو سب بری ہو گئے۔ فرض عین ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔[1] لیکن ان علوم کا ہمیں علم نہیں۔ احیاء العلوم کا تیسرا حصہ انہی عُلوم پر مشتمل ہے۔ اس کے بارے میں خود امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حصہ میں تقریباً فرض علوم جمع کر دیئے ہیں۔ ان فرض علوم سے کئی اہل علم بھی لاعلم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات علما سے بے تکلفی ہوتی ہے اور انہی بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا امتحان لیا جارہا ہے، پوچھا گیا چلو بھئی بتاؤ! جھوٹ کی تعریف کیا ہے؟ غیبت کی تعریف کیا ہے؟ چغلی کی تعریف کیا ہے؟ نہیں بتا پاتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے تو یہاں اپنے جامعات المدینہ کے نصاب میں احیاء العلوم شامل کر دی ہے۔ اسی طرح بہار شریعت کا پہلا حصہ بھی فرض علوم پر مشتمل ہے بلکہ بہار شریعت کے تو تقریباً حصص میں فرض علوم کا بیان ہے کیونکہ آپ اگر گاہک ہیں تو خریدنے کے بارے میں مسائل سیکھنا فرض، اگر تاجر ہیں تو بیچنے کے اصول سیکھنا فرض ہے۔ آپ بیوپاری ہیں تو اس بارے میں سیکھنا فرض ہو گا اس کے بغیر بات نہ بنے گی۔ عموماً لوگ اندازے کے ساتھ تول کر دے دیتے ہیں حالانکہ تول کی چیز اگر طے ہے تو تول کر ہی لین دین ہو گا ورنہ دونوں گناہ گار ہوں گے۔ مثال کے طور پر دودھ ہی لے لیجئے، آپ کو ایک لیٹر دودھ چاہیے لیکن شیر فروش کے پاس دودھ ماپنے کے پیمانے نہیں، ان کے تو ہاتھ پاؤں نیچے تلے ہوتے ہیں مگر آپ نے کہا: ایک لیٹر، آپ دیکھ بھی رہے ہیں کہ اندازے سے کوئی پیالہ ڈال رہا ہے اور اس کے پاس اصل پیمانے تو نہیں ہیں، آپ اسی طرح لے کر چلے جاتے ہیں تو دونوں گناہ گار ہوئے۔ ایسے مواقع پر طریقہ یہ ہے کہ جہاں ماپ کر نہیں دیتے یا کم چیز لو تو وزن کر کے نہیں دیتے بلکہ اندازے سے اٹھا کر دے دیتے ہیں تو ایسے مواقع پر ناپ تول کی بات ہی نہ کی جائے مثلاً تیس روپے میں ایک کلو دہی ملتا ہے لیکن آپکو آدھا کلو درکار ہے اور اس کے پاس

---

[1] ...... جنتی زیور، ص۲۰۹۔

آدھا کلو کا پیمانہ نہیں ہے تو وہ اندازے سے آدھا کلو دہی ڈال دے گا جو کہ پندرہ روپے کا آتا ہے تو ایسی صورت میں آپ اسے یوں نہ کہیں کہ آدھا کلو دہی چاہیے بلکہ اس طرح کہیں کہ مجھے پندرہ روپے کا دہی دو۔ وہ اگر کہتا ہے کہ آدھا کلو دوں گا۔ آپ بولیں کہ آپ کی مرضی ہے کہ آدھا کلو دو یا ایک کلو۔ بس پندرہ روپے کا دے دو۔ اس طرح دونوں کی جان چھوٹ گی اور گناہ سے بچ جائیں گے۔

ہمارے یہاں لاکھوں کروڑوں میں گنتی کے چند افراد کو شرعی اعتبار سے کاروبار، خرید و فروخت کرنا آتا ہو گا، حالانکہ ان کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ بس پیسہ ہاتھ آیا، جھٹ سے دھندہ شروع کر دیا۔ حلال کیا ہے؟ حرام کیا ہے؟ سب اکٹھا کر کے اپنے لئے وبال جان بنا لیا کچھ معلوم نہیں اس بارے میں شریعت کا حکم ہے۔ ان حالات میں بعض اوقات بیع فاسد بلکہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے، خریدنے والا بھی گناہ گار اور بیچنے والا بھی۔ یوں بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ سے کیا لینا جو مرضی ہو دے دینا، یہ بھی ناجائز ہے۔ مزدور اور گاڑیوں کے کرائے والے عام طور پر اس طرح کہہ کرتے ہیں کہ آپ اپنے انصاف سے یا جو مناسب ہو دے دینا۔ اب آپ کے نزدیک انصاف سے کرایہ 50 روپے بنتا ہے اور اس کے نزدیک اڑھائی 100 روپے بنتا ہے تو اس کا انصاف کس قاضی کے پاس جا کر کراؤ گے۔ اس لیے پہلے سے طے کرنا ضروری ہے۔ ہاں جس بارے میں پہلے سے طے (Understood) ہو جیسے ہوٹل میں لسٹ لگی ہوتی ہے کہ ایک پلیٹ قورمہ کی اتنے کی، روٹی اتنے کی، چاول اتنے کی۔ ڈبل پلیٹ اتنے کی تو اب یہاں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ طے ہے۔ اسی طرح بسوں کے کرائے طے ہوتے ہیں لیکن بہت سے کام ایسے ہیں کہ جن میں طے کرنا لازمی ہوتا ہے۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے! ہمیں ناجائز و حرام کے بارے کچھ پتا نہیں۔ ہر کام میں حرام ہماری نس نس میں اتر چکا ہے لیکن ہمیں اس کے بارے معلوم نہیں کہ یہ حرام ہے۔ یاد رکھئے! جہالت ہر جگہ عذر نہیں بن سکتی۔ ان چیزوں کے بارے میں سیکھ کر ہی گلو خلاصی ہو سکتی ہے ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اب آپ نے ون ٹو تھری تو سیکھ لیے، ٹینس بھی سیکھ لیے، حساب و ریاضی کارٹا بھی لگا رہے ہیں، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ بھی بن گئے کہ سود کا حساب کس طرح ہوتا ہے مگر دودھ، دہی کا حساب نہیں آیا۔ چاول، سبزی، گوشت کس طرح خریدا جاتا ہے؟ باسی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ تازہ ہو تو کس

طرح بیچا جائے؟ باسی بھوسی جو فوڈ پوائزن ہوتا ہے، جو کل مرتا ہو تو آج مر جائے، حرام کھلاتے ہیں حالانکہ گلی سڑی غذا جو باعثِ ضرر ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ [1] لیکن یہ کھلاتے ہیں۔ اس امت کی بہت افسوس ناک حالت ہے، پھر ان حالات میں کیا جائے؟ کاروبار کیا ہی نہ جائے جب تک اس کے بارے میں ضروری مسائل نہ سیکھ لیں۔

مجھے تو سب کاموں میں اچھا کام امامت لگتا ہے۔ امامت میں وقت (Time) بھی تھوڑا دینا پڑتا ہے لیکن اس کے لئے امامت کا اہل بھی ہو اور جن شرائط پر اجارہ ہوا ان کی پابندی بھی کرے تو میرے خیال میں اس میں کوئی چکر بازی نہیں کرنی پڑتی اور طے شدہ تنخواہ مل جاتی ہے۔ اس میں بھی مزید آسانی اس طرح ہو سکتی ہے کہ فی نماز اجارہ کرلے کیونکہ بالعموم انتظامیہ والے اتنے ذہن والے نہیں ہوتے۔ فی نماز اگر اجارہ ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ مثلاً فی نماز 10 روپیہ اب جتنی نمازیں پڑھائیں تو ہر نماز کے بدلے 10 روپے اور جس نماز میں غیر حاضری ہوئی 10 روپے کٹ گئے، جھگڑا ہی ختم۔ اسی طرح موذن فی اذان کے حساب سے اجارہ کرلے، اس میں آسانی ہے لیکن لیکن یہ کام بھی اس قدر آسان نہیں، اس میں بھی نماز و طہارت کے علاوہ اجارہ کے مسائل معلوم ہونا ضروری ہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے بنسبت دوسرے کاموں کے آسان ہے۔ اس سے علاوہ جو بھی دھندہ کریں، مسائل ہی مسائل ہیں یہاں تک کہ ملازم ڈیوٹی کے اوقات میں نفل بھی نہیں پڑھ سکتا۔ [2] سیٹھ کی اجازت کے بغیر نفل پڑھے گا تو گناہ گار ہو گا۔ وظائف پڑھنے مسجد میں بیٹھ گیا تو گناہ گار، درس سننے دینے بیٹھ گیا تو گناہ گار۔ اگر اس کے ٹائم پیریڈ فکس ہوں اس میں وہ کام نہیں کر سکتا جب تک اس کا سیٹھ اجازت نہ دے۔ لیکن لاعلمی لوگ میں سب کچھ کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح نفلی روزہ نہیں رکھ سکتا اگر اس کی وجہ سے ڈیوٹی میں فرق آتا ہے اور کام میں سست پڑ جاتا ہے تو اس کے لیے نفلی روزہ رکھنا بھی ناجائز ہو جائے گا جب تک سیٹھ اجازت نہ دے۔ [3]

---

1 ......بحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱/۲۰۱۔

2 ......بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۶۱۔ ردُّ المحتار، کتاب الاجارۃ، مطلب لیس للاجیر الخاص، ۹/۱۱۸۔

3 ......ردُّ المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۳/۴۷۸۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اتنے سارے احکام ہیں کہ ایک نشست میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے علم میں نہ ہو کہ یہ فرض ہیں۔ اب تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ سی ڈی آگئی جس میں بیانات کی 100 کیسٹیں سمو دی گئی ہیں۔ فوراً ذہن بنالیجئے کہ اِنۡ شَآءَ اللہ ایک دن بیان، ایک دن مدنی مذاکرہ یا جس طرح آپ کا ذوق بنے، ضرور سنیں گے یہ آپ اسلامی بھائیوں کے لیے انمول تحفہ ہے اگر اس کی قدر جانیں اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے رہیں بلکہ جو صاحبِ استطاعت ہیں وہ تو یہ کوشش کریں کہ 50 روپے کی دو سی ڈیز خرید کر اسلامی بھائی کا ذہن بنا کر دیں کہ آپ بھی سنیں، میں بھی سنتا ہوں، آپ سنو تو میں دوں پھر بے تکلفی میں یوں کہے کہ سنو تو میں تحفہ دوں۔ پھر اس کا ذہن اس طرح بنائیں کہ روز کی ایک سنو تو کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے ڈبل بارہ گھنٹوں میں ایک بیان بآسانی سنا جاسکتا ہے یوں خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی سنائیں۔ بیرون ممالک کے اسلامی بھائی جن تک بیان یا مدنی مذاکرہ کی کیسٹ نہ پہنچے وہ دعوت اسلامی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے سننے کی سیٹنگ بنائیں اور نیٹ استعمال کرنے والوں کو بھی دعوت اسلامی کی ویب سائٹ Visit کرنے کی دعوت دیں۔ اِنۡ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

سلام کرنے میں احتیاط

سُوال: ایسے داڑھی منڈے کو سلام کرنا کیسا جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا کافر؟

جواب: واقعی فی زمانہ لباس اور تراش خراش کا انداز ایسا ہے کہ سب داڑھی منڈے، پینٹ شرٹ والے، پتا نہیں چلتا یہ کافر ہے یا مسلمان۔ محلہ میں تو پھر ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں عام طور پر سمجھ نہیں آتی، کفار خشخشی داڑھی بھی رکھ لیتے ہیں، سلام بھی کرتے ہیں بلکہ میں نے انہیں بڑے تپاک سے السلام علیکم کہتے ہوئے دیکھا ہے پھر پتا چلا کہ یہ کافر ہے تو جس کے بارے میں شناخت نہ ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر اس کو سلام کرنے کے بارے میں مسئلہ غور سے سن لیجئے۔ ابتداءِ سلام مسلمان کے ساتھ سنت ہے۔[1] اور کافر کے ساتھ حرام۔[2]

---

1 ……رَدُّ الْمُحتار، کتاب الطہارۃ، الفرض افضل من النفل الافی مسائل، ۱/۲۷۰۔

2 ……فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۳۷۸۔

بعض جانوروں کے حلال اور بعض کے حرام ہونے میں حکمت

سُوال: بعض جانور حلال ہیں اور بعض حرام ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: جو کچھ غِذا یا گوشت کھایا جاتا ہے وہ جُزوِ بدن ہو جاتا ہے اور اس کے اَثرات ظاہِر ہوتے ہیں اور چُونکہ حرام جانوروں میں مَذموم صِفات پائی جاتی ہیں اور حرام جانوروں کے کھانے میں اندیشہ ہے کہ انسان بھی ان بُری صفات سے مُتَّصِف ہو جائے لہٰذا انسان کو کھانے سے مَنْع کر دیا گیا۔ گوشت تو گوشت ان کے چمڑوں پر بیٹھنے کی بھی تاثیریں ہوتی ہیں۔ لہٰذا چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور بکرے کی کھال پر بیٹھنے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔[1]

امپورٹڈ گوشت کا حکم

سُوال: امپورٹڈ (Imported) گوشت جس پر حلال لکھا ہوا ہو۔ وہ گوشت ہم کھا سکتے ہیں؟

جواب: آج کل یہ سلسلہ بہت ہی عام ہو گیا ہے۔ بہر حال اس ضمن میں کافی پیچیدگیاں ہیں لیکن آپ ایک اصول ذہن میں رکھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو سمجھنے میں کافی مدد ملے گی وہ یہ ہے کہ حلال گوشت کے حلال ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جانور کے (شرعی طریقہ کار کے مطابق) ذبح ہونے سے لے کر کھانے تک مسلمان کی نظر سے غائب ہو کر ایک لمحہ کے لیے بھی کافر کے قبضے میں نہ چلا جائے۔[2] اگر یہ اصول آپ نے ذہن نشین کر لیا تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو اس سلسلے میں کافی مدد ملے گی۔ آج کل ہر جگہ یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اب پاکستان حالانکہ بہت غریب ملک ہے لیکن یہاں بھی باہر سے گوشت آنا شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح بیرون ممالک میں کفار کے ہوٹل ہیں پھر کفار بھی دو طرح کے ہیں: (1) کتابی اور (2) غیر کتابی۔ کتابی کافروں کی حالت بھی بہت ابتر ہے۔ یہودی اپنے مذہب پر قائم ہوتے ہیں لیکن نصاریٰ کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہو گیا ہے یہ اب دہریت کی سمت جا رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا واقعہ نقل کیا ہے۔ جب آپ سفینہ میں تھے غالباً سفر مدینہ کا واقعہ

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۵۰۰۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۲۸۲۔

ہے کہ آپ کے جہاز کا کپتان ایک عیسائی (Cristian) تھا۔ کرسچن ویسے تو اہلِ کتاب ہیں، ان کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ اس نے شرعی طریقہ پر ذبح کیا ہو۔ ذبح شرعی کے ذریعے اگر اہلِ کتاب واقعی اہلِ کتاب ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کپتان سے بات کی، اس کے پاس دنبہ تھا چنانچہ کپتان سے کہا: تم اس دنبہ کو ذبح کرو، ہم کچھ گوشت تم سے لے لیں گے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس ظالم نے نوک دار چھری لے کر اس کی گردن کی ایک طرف (Side) میں کھونپ دی اور اس طرح اس کو قتل کر کے مار دیا یعنی باقاعدہ جس طرح ہم اسلامی طریقہ سے ذبح کرتے ہیں، ذبح نہیں کیا تو اعلیٰ حضرت نے منع فرمایا کہ ہم اس کا گوشت نہیں لیں گے یہ تو ہمارے لیے مثل خنزیر ہو گیا یعنی سؤر کے گوشت کی طرح حرام ہو گیا، یہ تو مردار ہے، ذبح کیا ہی نہیں۔[1] اب نصاریٰ بھی جھٹکے سے جانور کو ہلاک کرتے ہیں۔ اب حالات کافی تبدیل ہو چکے ہیں حتّٰی کہ اب تو اسلامی ممالک میں بھی معاملات مشکوک ہوتے جا رہے ہیں، مشینوں کے ذریعے جانوروں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ اب کیا مشین کے ذریعے ذبح کیا ہوا ذبح شرعی ہے؟ اس کے بارے میں تحقیق پڑھنا چاہیں تو مفتی نظام الدین صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب: "مشینی ذبیحہ" میں اس پر لاجواب بحث فرمائی ہے۔ بہت تفصیل کے ساتھ اور تجربات کی روشنی میں انہوں نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ جتنے بھی بیرون ممالک کے اسلامی بھائی یہاں موجود ہیں اس کتاب کا نام لکھ لیں ان کے لئے مفید کتاب ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے آپ کو مل جائے گی۔ اس کتاب کے ذریعے آپ کی معلومات میں اضافہ بھی ہو گا کہ کون سا گوشت کھانا ہے اور کس سے لیکر کھانا ہے۔ پوری کتاب نہ بھی پڑھ سکیں تو کم از کم آخری بارہ صفحات تو ضرور پڑھ لیں۔ آخر کتاب میں اس کا نچوڑ ہے مگر تفصیلی معلومات کے لیے پوری ہی پڑھیں تا کہ آپ کو بھی پتا چل جائے کہ ذبح کی کیا صورتیں کی ہیں اور دنیا میں کیا کیا صورتیں رائج ہیں۔ اس لئے آپ کسی کافر کے ہوٹل سے گوشت نہ کھائیں بلکہ مسلمانوں میں بھی ان سے نہ لیا جائے جن کے پاس کفار ممالک سے آتا ہے اور شرعی تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

بیرون ممالک کہ جن میں اکثریت کفار کی ہے بلکہ مسلمان اکثریت والے ممالک بلکہ خود حرمین شریفین میں

---

[1] ......فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۴۹، ۲۴۸۔

حالات بہت عجیب ہیں، وہاں بھی یہ غیر ملکی گوشت بہت زیادہ ملتا ہے اور اس پر وہی حلال لکھا ہوتا ہے کسی نے مجھے بتایا تھا کہ مچھلی کے پیکٹ پر بھی حلال لکھا ہوتا ہے حالانکہ مچھلی کو ذبح نہیں کیا جاتا وہ شاید مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کے لیے اور لاعلمی سے فائدہ اٹھانے کے لیے لفظ "حلال "لکھ دیتے ہیں حالانکہ مچھلی کا گوشت کافر نے بنایا تب بھی کھانا حلال ہے۔اسی مختلف چیزوں پر لکھتے رہتے ہیں جن پر مسلمان شبہ کرتے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ آپ اپنے ملکوں میں مرغی خود خریدیں اور ذبح کرلیں یا جس سے لی ہے وہ مسلمان ہے تو اس ذبح کروالیں۔یا بکرے کا ارادہ ہے تو مل جل کرلے لیں ،ذبح کریں اور فریج میں بھرلیں۔

پیارے اسلامی بھائیو!ہوٹل کے کھانوں سے پرہیز مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خود ذبح کرکے کھائیں اوراگر ہوٹل میں ہی کھانا ہے تو دال سبزی کھائیں وہاں کے کباب سموسے وغیرہ اس طرح کی گوشت والی کوئی چیز نہ کھائیں۔ آپ کہیں گے چلو!سالن نہیں کھاتے، پیٹس کھانے میں کیا ہے؟ پیٹس اگر قیمے والا کھائیں گے تو بات تو ایک ہی ہوگئی۔ لہٰذا گوشت اور اس کی مصنوعات نہ کھائی جائیں۔ اسی طرح ہوائی جہاز میں جو کھانا دیا جاتا ہے اس پر بھی غالباً پوچھتے ہیں کہ نان مسلم فوڈ چاہیے یا مسلم فوڈ۔ آپ سے کافر پوچھ رہاہے، اس کو مسلم فوڈ سے کیا دلچسپی ہے؟ اگر ہے بھی تو ہمیں اس سے کیا فائدہ؟ یادرکھئے! مسلم فوڈ کے نام پر بھی کفار کی ایئرلائن سے کھانا نہیں کھاسکتے۔ آپ کو اگر ایئرلائن سے کھانا ہے تو اس میں آپ کو ویجیٹیرین لینا پڑے گا یعنی سبزی کا کھانا یا فش فوڈ(Fish Food) بھی دیتے ہیں، فش فوڈ بھی کھانے میں حرج نہیں جب کہ اس میں کیکڑا وغیرہ نہ ہو۔ اس میں اگر مچھلی ہو تو مچھلی کافر کے ہاتھ سے کھاسکتے ہیں کیونکہ اس کا شرعی ذبح والا مسئلہ ہی نہیں۔

عرب ایئرلائن میں بھی اغلب امکان یہی ہے کہ یہ باہر کے ملکوں کا گوشت دیں گے کیونکہ یہ لوگ پروفیشنل ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ باہر ممالک کا گوشت سستا پڑتا ہے۔ اس لیے اس مواقع پر مسلمانوں کے ہاتھ سے بھی گوشت کا کھانا کھانے سے بچنا ضروری ہے۔ اس لیے عین ٹائم پر بولیں گے کہ ہم کو ویجیٹیبل کھانا چاہیے تو وہ ملنا ضروری نہیں کہ ان کے اصول کے مطابق پچیس گھنٹے پہلے اس آرڈر بک کروانا پڑتا ہے۔ اس لئے جب آپ اپنی سیٹ اوکے(OK) کروائیں تو ان

کو کہہ دیں کہ ہمیں ویجیٹیبل کھانا چاہیے تو یہ بغیر مرچ مصالحہ کے بالکل کھانا سادہ سا کھانا دیں گے، اس لیے ایشین ویجیٹیبل جو تھوڑے مسالے کا ہوتا ہے لکھوادیں، اس میں وہ آپ کو سبزی وغیرہ دیں گے، گوشت نہیں ہو گا۔ یہ تو خیر مسلمان کی ایئر لائن بات ہے، اگر کافر کی ایئر لائن سے بھی ویجیٹیبل کھانا لے لیا تو حرج نہیں۔ اب تو محاورہ بن گیا ہے کہ گوشت کھانے والے مسلمان ہیں یعنی گوشت مسلمانوں کو اتنا پسند ہے، خیر گوشت کھانے میں حرج بھی نہیں کہ گوشت جنت کے کھانوں کا سردار ہے لیکن یہ اس صورت میں کھایئے بڑے شوق و رغبت سے کھائے جبکہ شرعی ذبح شدہ حلال جانور کا گوشت ہو ورنہ گوشت کھانے کی خاطر نفس کی رہنمائی قبول نہ فرمائیں میں نے آپ کو کتاب کا نام بتایا ہے "مشینی ذبیحہ" اس کتاب کی رہنمائی سے آپ گوشت کھائیں گے تو ٹھوکر نہیں کھائیں گے۔

حلال فوڈ یا مسلم فوڈ

سُوال: غیر مسلم ممالک کی ایئر لائنز کے طیّارے میں دَورانِ سفر غیر مسلم ایئر ہوسٹز سے بنام 'حلال فوڈ' یا 'مسلم فوڈ' منگوا کر کھایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اُس میں مرغی یا کسی ذَبیحہ کا گوشت ہو تو نہ کھائیں۔ مسلم ممالک کی ایئر لائنز کے عملے میں بھی بعض اَوقات کُفّار شامِل ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر کھانا ہی ضَروری ہے تو نشست کنفرم کرواتے وقت 'اَیشِیَن ویجٹیرین' (Asian Vegetarian) کھانے کا آرڈر بُک کروائیں مگر کم از کم پچیس گھنٹے قبل اپنے کھانے کا آرڈر کمپیوٹر میں ڈلوادیں۔ آپ کو ہوائی جہاز میں سبزی والا کھانا فراہم کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ الله

کھڑے ہو کر کھانا کیسا؟

سُوال: کھڑے کھڑے چپس، بسکٹ، ڈرائی فروٹ کھانا کیسا ہے؟ نیز کون سی ایسی چیزیں ہیں جن کو کھڑے ہو کر کھانے میں حرج نہیں؟

جواب: کھانا عرف میں جس کو طعام کھانا کہتے ہیں وہ تو کھڑے کھڑے کھانا معیوب ہے۔[1] سنت یہ ہے کہ اس طرح

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۲۔

بیٹھ کر کھایا جائے جس ہیئت پر بیٹھ کر کھانا کھانا سنت ہے۔ اب جیسے بسکٹ یا پھل کھالیا یا چنے کے دانے پھانک لئے تو اس کا دارومدار عرف پر ہے جہاں کھڑے کھڑے کھانے کو معیوب نہیں سمجھتے تو کھڑے کھڑے کھالیا جائے اور جہاں معیوب ہے جیسے اپنے ماحول میں پھل کھڑے کھڑے کھانا معیوب ہے، کوئی کھائے گا تو اچھا نہیں سمجھا جائے گا۔ ناجائز نہیں ہے کہ اگر طعام بھی کوئی کھڑے کھڑے کھالے تو اس کے بارے میں ناجائز کا قول نہیں پڑھا۔

پیٹ کا قفلِ مدینہ

سُوال: پیٹ کا قفلِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنے پیٹ کو حرام سے بچائے، زہے نصیب مشتبہات سے بھی بچائے، اس وقت تک نہ کھائے جب تک بھوک اچھی طرح نہ لگ جائے، اس سے پہلے ہاتھ کھینچ لے کہ ابھی بھوک باقی ہو۔ یہ ہے "پیٹ کا قفلِ مدینہ"۔ کاش! نصیب ہو جائے تو بیڑا پار ہو جائے مگر اس میں نیت ثواب کی کرے، صحت کو بہت فائدہ ملے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا گمان غالب ہے کہ "بھوک کے فضائل" کے عنوان پر، اور کسی زبان میں ہو تو ہو، اردو میں اتنی ضخیم یہ پہلی کتاب ہے اور یہ اعزاز دعوتِ اسلامی کو حاصل ہے۔ اس کے آخر میں 52 حکایات ہیں۔ اس کا نام تو پیٹ کا قفلِ مدینہ ہے مگر اس میں وہ معلومات ہیں آپ پڑھیں گے تو خود ہی سمجھ جائیں گے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو مدینہ، مدینہ۔

نوٹ بطورِ عقیدت چومنا

سُوال: ابھی آپ نے بعض اسلامی بھائیوں کو بطورِ تحفہ نوٹ عطا فرمائے تھے۔ اسلامی بھائیوں نے ان کو بطورِ عقیدت چوم لیا ان کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: سکہ جب ایجاد ہوا تو سب سے پہلے اس کو شیطان نے چوما تھا اور چوم کر اس کو آنکھوں، سر سے وغیرہ لگا کر کہا تھا کہ جو تجھ سے محبت کرے وہ میرا غلام ہے۔[1] اس لیے دنیا کی دولت کو نہیں چومنا چاہیے لیکن ایک بات یاد رکھئے کہ نیت بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں انہوں نے غالباً ان نوٹوں کو دنیا کی دولت سمجھ کر نہیں چوما ہو گا کیونکہ ظاہر ہے ان

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، بیان ذم المال، ٣/٢٨٨۔

کے پاس ہزاروں ڈالر ہوں، سیکڑوں پاؤنڈ ہوں تب بھی نہیں چومتے ہوں گے اس لئے انہوں نے اس نوٹ کو نہیں غالباً نسبت کو چوما ہو گا۔

لانڈری کے کپڑے

سُوال: لانڈری میں کپڑے بدل کر آجائیں تو استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے۔ اگر دھوبی کے یہاں سے یا لانڈری میں سے کپڑا تبدیل ہو کر آگیا تو اس کا استعمال ناجائز ہے، واپس دینا ہو گا۔

ویزہ لینے کے لیے جھوٹے کاغذات بنوانا

سُوال: کسی ملک میں مدنی کام کرنے کے لیے ویزہ لینے کے لیے کچھ جھوٹے کاغذات بنوانے یا انٹرویو میں جھوٹ بولنے کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: جب تک شریعت اجازت نہ دے، جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اب کسی کو انفرادی طور پر دشواری درپیش ہو تو دارالافتاء اہلسنّت سے رابطہ کرے۔

بیوی بچوں سے کتنا عرصہ دور رہ سکتے ہیں؟

سُوال: اپنی بیوی بچوں سے دور رہ کر کتنے عرصے تک راہ خدا میں سفر کر سکتے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ نے مجاہدین کے لیے حکم فرمایا تھا کہ چار مہینے تک گھر سے دور رہیں' پھر گھر پر چکر لگالیں۔[1] اب جیسے حصول معاش ک تو چار ماہ میں گھر آنے کی کوشش کی جائے حتی الامکان اپنے وطن میں ہی معاش کا سلسلہ کریں۔ اگر جائے اور شادی شدہ ہے تو اپنے بچوں کی امی کو بھی ساتھ لے جائے تا کہ شیطان نہ بہکائے۔[2]

---

1 ......مصنف عبد الرزاق، باب حق المراۃ علی زوجھا، ۷/ ۱۱۹، حدیث: ۱۲۶۴۵۔

2 ...... شوہر کیلئے دیانۃ یہ حکم ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی بیوی کے پاس جاتا رہے (حقِ جماع ادا کرتا رہے) اور اسکے لئے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ عورت کی نگاہ دوسروں کی طرف نہ اٹھے اور کم از کم چار ماہ میں ایک بار اپنی بیوی کے پاس ضرور جائے کہ یہ واجب ہے۔ اس حکم کے مطابق شوہر اپنی بیوی سے زیادہ سے زیادہ 4ماہ سے کم عرصہ تک دور رہ سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں کیونکہ چار ماہ میں کم از کم ایک بار بیوی کے پاس جانا واجب ہے البتہ بیوی کی اجازت سے زیادہ عرصہ بھی دور رہ سکتا ہے۔ (فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ ملخصًا)

میوزک سے بچنے کا طریقہ

سُوال: فی زمانہ میوزک سے ہم اپنے آپ کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟

جواب: اس کی طرف توجہ ہی نہ دی جائے، بلکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ادا کرتے ہوئے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال دیں اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ پڑھتے ہوئے اس مقام سے جلدی جلدی گزر جائیں۔ حضرت سیدنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ تھا کہ ایک جگہ ایک چرواہا بانسری بجا رہا تھا تو عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی مبارک انگلیاں کانوں میں داخل فرمالیں اور وہاں سے ہٹ گئے اور چلتے رہے پھر پوچھا اے نافع! آواز آرہی ہے جب حضرت نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ اب آواز نہیں آرہی تو آپ نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں پھر فرمایا میں اسی طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں ہمراہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔[1] ویسے تو سبھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اپنے اپنے انداز میں اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اداؤں کو اپنانے میں کوشاں رہا کرتے تھے لیکن حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان سب سے زیادہ متبع سنت تھے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ردالمحتار (یہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "در مختار" پر حاشیہ ہے۔) میں ان چیزوں کا ذکر کیا جو آلاتِ موسیقی ہیں، پھر یہ بھی فرمایا کہ جہاں یہ چیز بج رہی ہے جیسے ڈھولک ہے یا کوئی ایسی چیز جو میوزک کے زمرے میں آتی ہو اس کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجب ہے۔[2] یعنی بھرپور کوشش اس طرح کرے کہ وہاں سے ہٹ جائے، انگلیاں کانوں میں ڈال لے یا جس طرح بھی بن پڑے ہر ممکن کوشش کرے، کانوں میں روئی وغیرہ ڈال لے تو جس سے کسی حد تک آواز رکتی ہے تاکہ آواز نہ آئے۔ مگر اب اتنا ذہن، اتنا جذبہ اتباع سنت کہاں کہ وہاں سے ہٹ جائے، کانوں میں انگلیاں ڈالے بلکہ یہاں کئی اسلامی بھائی ایسے ہوں گے جن کے موبائلز میں میوزیکل

---

1 ......ابن حبان، کتاب الرقاق، باب الفقر والزہد والقناعۃ، ۲/۴۰، حدیث: ۶۹۲۔

2 ......ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۵۱۔

ٹونز ہوں گی بلکہ کئی ٹھیک ٹھاک مذہبی وضع قطع رکھنے والے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں کہ سمجھانے کے باوجود بھی اس کو ترک نہیں کرتے، شاید سستی کی وجہ سے یا کوئی اور جذبہ کارفرما ہو، اس سے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے فعل پر نادم و شرمندہ ہو کر توبہ بھی کرنی ہوگی اور اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ اس میوزکل ٹون کو فی الفور نکال دے یا تبدیل کر کے ساتھ سادہ سی ٹون استعمال کرے۔

میں بھی تو کتنی موج میں ہوں! اپنے پاس موبائل ہی نہیں کہ ٹونز کا مسئلہ پیدا ہو اور نہ مجھے موبائل چلانا آتا ہے، اس کے فنکشنز (Functions) بھی مجھے معلوم نہیں حتی کہ ٹیپ ریکارڈ چلانا بھی مجھے نہیں۔ میری زندگی کا بھی کیا عجیب و غریب رنگ ہے، سادگی میں زندگی بسر کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ موبائل نہ رکھیں تو کیا حرج ہے؟ موبائل رکھنا کوئی فرض یا واجب تو نہیں، کل موبائل نہیں تھا تو آپ کیا کرتے تھے؟ آج کل موبائل عام ہو گیا ہے اور سستا بھی ہے، اس لیے تقریباً ہر ایک کے پاس نظر آتا ہے ورنہ پہلے مہنگا تھا تو بہت کم لوگوں کے پاس تھا اور جب بالکل نہیں تھا تب بھی گزارا ہوتا تھا، ٹیلی فون ایجاد نہیں ہوا تھا تب بھی وقت گزر گیا، یہ پنکھے، بتیاں بلب نہیں تھے جب بھی گزارا ہوتا تھا، ہمارے گھر میں پنکھا نہیں تھا، لالٹین تھی ٹیوب لائٹ نہ تھی، کھٹمل بہت ہوتے تھے جو کاٹتے تھے، کچا مکان، کچی دیواریں، سخت گرمی ہوتی، ہم چھوٹے چھوٹے بھائی بہن ہوتے تھے، گتا لے کر ہوا جھلتے تھے، نیند آ ہی جاتی تھی پھر تھوڑا ہوش سنبھالا ، گھر میں پنکھے آ گئے، ٹیوب لائٹیں لگ گئیں، فریزر بھی آ گیا، پہلے فریزر بھی نہیں تھا۔ چھینکے میں کھانے کی چیزیں لٹکا دیتے تھے تاکہ چوہا وغیرہ نہ پہنچ سکے پھر فریج آ گیا، اس طرح ترقی ہوتی گئی۔ ایسی ایسی چیزیں ایجاد ہوئیں جن کے بارے کبھی سنا نہ تھا، وہ چیزیں اب دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ بہر حال اگر موبائل فون کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے تو پھر تو اسے رکھنا ہی نہ چاہیے۔ میں تو اس کو اینٹی (Anti) قفلِ مدینہ کہتا ہوں کہ جس کے پاس موبائل فون ہو وہ خاموش رہنے کی عادت نہیں بنا سکتا، اسے بولنا ہی پڑے گا۔ اب کسے واقعی ضرورت ہے؟ اسے غور کرنا چاہیے کہ ضرورت کے تحت لیا ہے، محض فضول باتوں یا صرف لطف اندوز (Enjoy) کے لیے تو نہیں لیا؟ کوشش کر کے اس کے استعمال کو کم سے کم کرے اور اس میں ٹیونز (Tunes) ایسی استعمال کرے جو میوزیکل نہ ہوں۔ اس کے لئے Beep یا Vibration بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

بھدی بھدی آوازوں والی ٹونز بھی آتی ہیں جو میوزیکل نہیں ہوتی وہ استعمال کرے۔اِنْ شَآءَ اللہ جب مدنی سوچ بن جائے گی تو صحیح ٹیونز بھی آپ کو مل جائیں گی اور اگر مدنی سوچ نہ ہوئی تو شیطان آپ کو بولے گا، یار! یہ میوزک تھوڑا ہی ہے۔ایسوں کو سمجھانا پڑے گا کہ بھائی! تمہیں کیسے پتا چلے گا فلمیں دیکھ دیکھ کر، گانے سن سن کر مَعَاذَ اللہ اتنے عادی ہوگئے کہ اب تم کو شعور ہی نہیں کہ میوزک کس کو بولتے ہیں؟ اللہ پاک عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا

سُوال: اگر کسی نے اپنا موبائل مسجد میں چارج کیا لیکن اس نے کسی سے اجازت نہیں لی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور اجازت کس سے لینی ہو گی؟

جواب: اس کا عرف نہیں بنا، مسجد کی بجلی کو اپنے ذاتی استعمال میں نہیں لایا جاسکتا اس لیے موبائل مسجد کی بجلی سے چارج نہیں کرنا چاہیے کہ موبائل اپنے ذاتی استعمال کے لئے ہوتا ہے۔ پھر کل جاکر استری لے آؤ گے اور لگا کر کپڑے پریس کرنا شروع کردو گے، معلوم نہیں مسجد کی بجلی سے کیا کیا دھندے شروع کردو گے۔ ظاہر ہے اس میں قوم کا چندہ صرف ہوتا ہے، مسجد کا متولی یا انتظامیہ اس کی بھی اجازت نہیں دے سکتی اور نہ اپنی مرضی سے چندے کا استعمال کرسکتی ہے اور اگر غلط استعمال کرے گی تو جواب دِہ ہو گی۔

مسجد میں موبائل چارج کرنا؟

سُوال: اگر کسی نے موبائل فون چارج کرکے مسجد کی بجلی استعمال کرلی ہے، اب وہ کیا کرے؟

جواب: توبہ کرے اور تلافی بھی کرے تلافی یعنی اس کا تاوان دینا ہو گا۔ جتنی بجلی خرچ ہوئی ہے اتنی رقم مسجد کی انتظامیہ کو پیش کردے اور ویسے موبائل چارج کرتے ہوئے بجلی بہت کم صرف ہوتی ہے پھر کسی تجربہ کار آدمی سے پوچھ لیں اور کچھ زائد رقم دیدیں کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے مثلاً آپ نے دس بار اگر چارج کیا ہے اور پانچ روپیہ کا خرچ ہوا تو آپ بارہ روپے دے دیں اگرچہ اتنا زیادہ کرنٹ خرچ نہیں ہوتا۔

ایئر فریشنز کا استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: آجکل ایئر فریشنز (Air Freshener) کے ذریعے خوشبو کا چھِڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جارہا ہے، اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟

جواب: عموماً بند کمروں کو مُعطّر کرنے کے لئے ایئر فریشنز کا اِستعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے وقتی طور پر خوشبو آتی ہے پھر ناک اَٹ جاتی ہے اور خوشبو ہونے کے باوجود کمرہ میں موجود اَفراد کو خوشبو نہیں آتی، جب کمرے میں ایئر فریشنز سے چھِڑکاؤ کیا جاتا ہے تو اُس کے کیمیاوی اجزاء فَضا میں پھیل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں پہنچتے اور صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق ایئر فریشنز کے استعمال سے جِلد کا سرطان (Skin Cancer) ہو جاتا ہے۔

کمرہ خوشبودار کرنے کا طریقہ

سُوال: کمرے کو خوشبودار کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: لُوبان کی دُھونی دیں۔ لوبان جہاں فَضا کو معطر کرتا ہے وہاں جراثیم کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔ آج کل پروں والے کیڑے مارنے کیلئے جن اَدوِیہ (Flying Insect Killer) کا چھِڑکاؤ (Spray) کیا جاتا ہے اس کی جگہ لوبان بے ضرر ہے بلکہ اس کی دھونی سانس میں بھی جائے تو نقصان کے بجائے فائدہ ہی پہنچاتی اور گلے کی سوزِش کو دُور کرتی ہے۔ بشرطیکہ خالص لوبان ہو (لوبان ایک مخصوص دَرَخْت کے تنے سے نکلنے والی گوند ہے۔ غالباً پاکستان میں اس کی پیداوار نہیں ہوتی لہٰذا یہاں عموماً نقلی لوبان فروخت کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں لوبان کے درخت پائے جاتے ہیں۔) اگر خالص لوبان کے ساتھ صعتر (اسکی خشک شاخیں اورپتّیاں صعتر فارسی کے نام سے پنساریوں کے یہاں مل سکتی ہیں) مِلا کر دھونی دی جائے تو نہ صرف آپ کا کمرہ مہک اُٹھے گا بلکہ اس کی دُھونی مکھی، مچھر، لال بیگ اور چھپکلیوں کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔

مدنی کاموں کے بارے میں سوال جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسلمانوں کو بے عملی سے بچانے کا طریقہ

سُوال: عالَمِ اسلام میں مسلمانوں کی ایک تعداد بے عمل ہیں، اب ان کی اِصلاح کے لئے آپ کے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟

جواب: آپ لائحہ عمل کی بات کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی آپ کے سامنے ہے، اس کے معرضِ وجود میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ دُنیا بھر کے مسلمانوں کو جو اپنے ربّ کی بارگاہ سے دُور اور حُبِّ دُنیا کے نشے میں چُور ہیں ان کو اللہ پاک سے قریب کیا جائے۔ حُبِّ دُنیا کا نشہ اُتار کر ان کو عشقِ رسول کا جام پلایا جائے۔ بے نمازیوں کو نمازی اور فیشن پرستوں کو سنّتوں کا عادی بنایا جائے۔ اگر دنیا بھر کے مسلمان اللہ و رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑیں تو اِنْ شَآءَ اللہ اَمن و آشتی کی منزِل خود آگے بڑھ کو ان کو گلے لگالے۔

قُوتِ عشق سے ہر پَست کو بالا کر دے   دَہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کر دے

ائمہ و مؤذنین اور دعوت اسلامی کا مدنی کام

سُوال: مساجد کے ائمہ اور مؤذنین دعوت اسلامی کا کام کس طرح کر سکتے ہیں؟

جواب: جس طرح بالخصوص ائمہ کرام دعوت اسلامی کا کام کر سکتے ہیں اتنا عام آدمی نہیں کر سکتا، اس لئے کہ امام کا معاشرے میں ایک مقام ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ امام کی Respect نہ کرتے ہوں بلکہ وہ امام کی Respect کرتے ہیں، امام کو دیکھ کر سگریٹ چھپا دیتے ہیں سر پر رومال اوڑھ لیتے ہیں ان کے اعضاء میں خشوع آجاتا ہے، بعض تو ایسے باادب ہوتے ہیں اگرچہ مسجد میں نہیں آتے مگر پتا چلتا ہے کہ ان سے ملاقات کرنے والے امام صاحب ہیں تو ہاتھ باندھ لیتے ہیں ان کے اعضاء میں خشوع آجاتا ہے عاجزی ان کے اعضاء سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے

حالات میں ایک عام اسلامی بھائی کے مقابلے میں امام کی بات کو وہ غور سے سنتے ہیں اور اس کا اثر جلد قبول کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے کام کا آغاز بھی ایک مسجد کے پیش امام نے کیا۔ کاغذی بازار کی نور مسجد (کراچی) کے پیش امام نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کام کا آغاز کیا۔ اس لیے امام کا ایک مقام ہوتا ہے۔ تو ائمہ کرام اگر کوشش کر کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت دینے کسی دکان پر جائیں گے تو دکان دار لاکھ مصروف ہو اِنْ شَآءَ اللہ وہ بات کو نہیں ٹالے گا بلکہ غور سے سنے گا، اس لیے امام کو چاہیئے کہ روزانہ اپنے نمازیوں کو ترغیب دلا کر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا سلسلہ کرے۔ اگر روزانہ نہیں جاتے تو کم از کم ہفتہ میں ایک دن وہاں کے ذیلی نگران کے ماتحت رہ کر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا سلسلہ کرے، ظاہر ہے کہ تنظیمی ترکیب کو برقرار رکھنا ہو گا۔ اور جو دعوتِ اسلامی سے محبت کرتا ہو گا وہی تو اس طریقہ کار پر نیکی کی دعوت کا سلسلہ کرے گا۔ جب وہ دعوتِ اسلامی کا محب ہو گا۔ تو وہ ذیلی مشاورت نگران کی ماتحتی بھی مان لے گا۔ اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھے گا۔ بڑا سمجھنا بھی نہیں چاہیئے بلکہ عاجزی ہی کرنی چاہیے۔ کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اسے بلند فرماتا ہے۔"[1]

اگر امام صاحب ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ پورے محلہ میں بہاریں آجائیں گی۔ یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر کسی محلہ میں کوئی بد عقیدہ امام آجائے تو پورے محلے میں عقیدے کی خرابیوں کی جڑیں استوار ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور ایک امام کئی لوگوں کے ایمان خراب کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یا رسولَ اللہ کہنے والا امام کوئی مدینے کا دیوانہ اور مرشدی غوث اعظم کا مستانہ اور سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شمع محبت کا پروانہ امام کسی مسجد میں آجائے اور وہ Active بھی ہو تنظیمی کاموں میں یا کسی بھی طرح کی تبلیغی مساعی میں وہ حصہ لے تو اس محلہ کا بچہ بچہ سنّی بن جائے، میں آپ کے سامنے ہوں۔ ہمارے محلہ میں مسجد خوش قسمتی سے سنّیوں کی تھی 'بادامی مسجد گوگلی اولڈ سٹی ایریا جو کراچی کا علاقہ ہے جب سے آنکھ کھولی اس مسجد سے میں نے الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کی آواز سنی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اذان سے پہلے درود پاک

---

[1] ......مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، ص١٠٧١، حدیث: ٦٥٩٢۔

سنا۔ وہاں موئے مبارک کی زیارتیں 12 ربیع النور کو ہوتی تھیں۔ میں چھوٹا تھا وہاں پہنچ جاتا تھا۔ ظہر کی نماز کے بعد وہاں صلوۃ وسلام ہوتا تھا ایک دفعہ میں بالکل آگے اسپیکر کے پاس تھا صلوۃ وسلام ہو گیا اور ظہر کی اذان بھی ہو گئی اور میں پہلی صف میں کھڑا ہو گیا تو ایک بڑے میاں نے جھاڑ کر مجھے باہر نکال دیا۔ میری بہت دل شکنی ہوئی کہ انہوں نے جھاڑ کر ہٹایا، کاش! وہ شفقت کے ساتھ مجھے پیچھے ہٹا دیتے۔ لیکن اللہ پاک نے مجھے بچا لیا کہ میں مسجد سے دور نہ ہوا۔ وہ سنیوں کی مسجد تھی میرا آنا جانا تھا' میلاد ہوتا تھا۔ وہاں گیارہویں شریف کے گیارہ، محرم شریف کے دس وعظ ہوتے تھے اس میں کچھ سمجھ تو پڑتی نہیں تھی لیکن پھر بھی میں لازمی جاتا۔ اس طرح شروع سے بچپن میں ہی اس مسجد سے یا رسول اللہ کی صدائیں رس گھولتی رہیں اور دل میں جگہ پکڑتی رہیں اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے آپ کے سامنے ہوں۔

اگر کوئی سنی امام Active ہو اور وہ شفقتوں کے ساتھ اپنے محلے میں سنیت والے کام کرتا رہے اور اب دعوت اسلامی کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اتنا بڑا مدنی ماحول میسر ہے پہلے تو یہ تصور نہیں تھا۔اِنْ شَآءَ اللہ اس کے ساتھ مربوط رہ کر اگر کوئی امام کام کرے تو محلہ کے بچے بچے کا ایمان محفوظ ہو جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کا آخرت میں بیڑا پار ہو جائے گا،اس کے صدقے میں نہ جانے کتنوں کی بگڑی بن جائے گی،اس لئے ہر امام کو چاہیئے کہ وہ دعوت اسلامی کے مدنی انداز پر سرگرم عمل رہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ انداز بہت کامیاب ہے اور اس انداز کی برکت سے عوام بہت جلد ہی مائل ہو جاتی ہے تو سارے اسلامی بھائی بالخصوص امام صاحبان نیت کیجئے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار اِنْ شَآءَ اللہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں ضرور حصہ لیں گے۔ خود چل کر جائیں گے، اگرچہ آپ کو نیکی کی دعوت یاد نہیں، نہ دیں۔ آپ ان کے ساتھ چلیں۔ خیر خواہ بن جائیں کہ آپ خیر خواہی کرتے ہوئے دکان دار کو یا گھر کے افراد کو بلا کر کھڑے رہ کر سننے کی درخواست کریں۔ کبھی داعی بن جائیں کبھی نگران بن جائیں ذمہ دار اسلامی بھائی جو بنائیں بن جائیں کچھ نہ بنائیں تو ویسے ہی ساتھ چلتے رہیں۔ تو دیکھئے آپ کے لیے ثواب جاریہ کا کتنا ذخیرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر امام صاحبان قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیں تو وارے نیارے ہو جائیں کہ ان کی وجہ سے کتنے ہی نمازی ان کے ساتھ چل پڑیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ کتنے معززین پکے سنی بن جائیں گے امام صاحب کے ساتھ قافلے میں سفر کریں۔ ہمت تو کریں، آپ سفر کر کے دیکھئے تو سہی کہ قافلے میں کیا

ہوتا ہے دعوت اسلامی آپ کی اپنی ہے۔ آپ ہی کو لے کر چلنا ہے فرد واحد کی نہیں ہے۔ فرد واحد کیا اگر ایک لاکھ اسلامی بھائی مل کر بھی کام کریں تو یہ تھوڑا ہے کیونکہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ تو ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے قافلہ اہم ترین ذریعہ ہے۔ تو آپ یہ بھی نیت کیجئے کہ زیادہ نہیں تو ہر مہینے کم از کم تین دن کے لیے قافلے میں ضرور سفر کریں گے۔ ائمہ کرام بھی نیت فرمالیں۔ علما بھی خطبائے کرام بھی' مؤذنین بھی' خادمین بھی' انتظامیہ والے اسلامی بھائی سب کے سب نیت کرلیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر ماہ کم از کم تین دن قافلے میں سفر کریں گے۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ نے کچھ ہی دیر پہلے سنا کہ یہ دعوتِ اسلامی کا گلشن بھی جس نے آباد کیا جس نے اس مدنی کام کی بنیاد ڈالی وہ بھی ایک مسجد کے امام تھے یعنی میرے امیر اہل سنت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ آپ کا امامت کا دور تھا اور آج بھی ہمارے امیر اہل سنت ہمارے امام ہی ہیں مگر یہاں جو نماز کے لیے امامت کی بات آرہی ہے تو امیر اہل سنت نے جس طرح اپنے امامت کے دور کے واقعات بیان کئے تو یہ واقعات واقعی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ کہ ہم بھی اسی انداز سے کام کرسکتے ہیں۔ ہمارے امیر اہل سنّت نے اپنے ہی امامت کے دور میں باقاعدہ بیانات کئے، قافلوں میں آپ نے سفر اختیار فرمایا، آپ اسلامی بھائیوں کو لے کر قافلوں میں سفر اختیار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ اسلامی بھائیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع ہوا تو شہید مسجد کھارادر (کراچی) میں آپ عصر کی نماز کے بعد از خود نیکی کی دعوت کا سلسلہ کیا کرتے تھے اور داعی (یعنی نیکی کی دعوت دینے والے) مقرر کرتے تھے۔ اس طرح آپ اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی بھی فرمایا کرتے تھے اور یہ سلسلہ چلتا رہا اور آج آپ کے سامنے ہے کہ امیر اہل سنت کی ان قربانیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج چند نہیں 100 نہیں بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لاکھوں دلوں پر امیر اہل سنّت کی حکومت ہے۔ اللہ پاک ہمارے امیر اہل سنت کو سلامت رکھے جس طرح انہوں نے بحیثیتِ امام دعوتِ اسلامی کا کام کیا اسی طرح اگر "امام اسلامی بھائی" کوشش کریں تو وہ اپنی مساجد کے نمازیوں کو لے کر دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرسکتے ہیں۔ اگر یہی امام اسلامی

بھائی کوشش کریں اوراپنی مسجد میں عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ بالغان کے لئے خود اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر اس کا سلسلہ کریں تو کتنے مقتدی امام صاحب کو دیکھ کر قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کرلیں اور ہمارے امیر اہل سنت نے اس فیلڈ میں بھی بطور امام دعوت اسلامی کا جس انداز سے کام کیا یہ ہمارے لیے روشن دلیل ہے کہ امام کس انداز سے دعوت اسلامی کا کام کر سکتا ہے اس کے لیے ہمیں کوئی اور مثال ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں امیر اہل سنت کی مثال اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے لیے کافی ہے۔ آج بھی امیر اہل سنّت کو عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آپ فیضان سنت جس کا ہمارے یہاں مسجد میں درس دیا جاتا ہے اس کا درس دیتے ہیں تو ہم بھی اسی انداز کو اختیار کرتے ہوئے امیر اہل سنت کی اس ادا کو ادا کرنے کی نیت سے آج تمام اسلامی بھائی نیت کریں کہ اِنْ شَآءَ اللہ ہم بھی اپنی اپنی مساجد میں درس ضرور دیا کریں گے۔ تمام اسلامی بھائی نیت کرلیں، اِنْ شَآءَ اللہ اسی طرح قافلے میں ضرور سفر کریں گے، اور اسی طرح اِنْ شَآءَ اللہ مدرسۃ المدینہ بالغان اگر فجر کے بعد ہوتا ہے تو اس وقت اور اگر عشا کے بعد ہوتا ہے تو اس وقت ضرور شرکت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ ہفتہ وار اجتماع میں بھی اول تا آخر ضرور شرکت کریں گے، اس انداز سے آپ خود محسوس کریں گے کہ اِنْ شَآءَ اللہ مسجدوں میں نمازیوں کی تعداد ابڑھتی چلی جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں امیر اہل سنت کی ادا کو ادا کرتے ہوئے اسی منصبِ امامت پر دعوت اسلامی کے مدنی کام کو مزید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح اگر امام اسلامی بھائی چاہیں تو اپنی مسجد کے نمازیوں میں مدنی انعامات کے رسائل عام کرسکتے ہیں۔ یعنی جمعہ کی نماز میں بھی عموماً جو دعوت اسلامی کے کاموں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں یا جو بھی مستند حوالے سے امیر اہل سنت کے متعلق باتیں بیان کرتے ہیں تو جب یہ باتیں عوام تک پہنچیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ ان کے حوصلہ بلند ہوں گے اور ان کو کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا، اسی طرح مدنی انعامات کی برکتیں بیان کریں گے اور اپنا مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے اپنے مقتدیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ مدنی انعامات کی بھی خوب برکتیں ظاہر ہوں گی۔

نیکی کی دعوت میں تاثیر پانے کا مدنی نسخہ

سُوال: نیکی کی دعوت میں تاثیر پانے کا نسخہ ارشاد فرمادیجئے۔

www.dawateislami.net

جواب: جو باعمل ہو گیا وہ با اثر بھی ہو گا۔ زہے نصیب کہ جو نیکی کی دعوت ہم دے رہے ہیں اس پر ہم خود بھی عمل کرنے والے ہوں۔ ہم دنیا کی مذمت تو خوب بیان کریں اور خود سر تا پا دنیا کی محبت میں غرق ہوں تو اس کا اثر اتنا نہیں پڑے گا۔ سب سے پہلے اپنی ذات کو نیکی کی دعوت دیں۔ کاش نیکی کی دعوت دیتے ہوئے یہ تصور بھی بن جائے کہ میں اپنے آپ کو بھی نیکی کی دعوت دے رہا ہوں۔ یا اپنے آپ کو نیکی کی دعوت دے رہا ہوں اور صدائے باز گشت لوگ سن رہے ہیں۔ بہر حال اپنے آپ کو نیکی کی دعوت میں ضرور شامل کیا کریں۔ ہم عمل کی بھی کوشش کریں گے تو ہماری نیکی کی دعوت میں اِنْ شَآءَ اللہ اثر بھی بڑھتا رہے گا اور چونکہ ہر طرح کے آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لیے کچھ نہ کچھ کدورتیں ہمارے باطن پر اثر انداز ہو جاتی ہیں ان کدورتوں کو دھونے کے لیے اور اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے کچھ اذکار ضرور پڑھیں مثلاً جو آپ کے سلسلہ طریقت کا شجرہ شریف ہے اس کے اوراد پڑھنے کا معمول بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ کدورتیں دور ہوں گی۔ اسی طرح تنہائی میں بھی کچھ نہ کچھ تلاوت اور عبادت کی عادت ڈالیں۔ درود شریف پڑھنے کی عادت بنائیں اور گڑ گڑا کر دعا مانگنے کی بھی عادت بنائیں۔ عام طور پر ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ مبلغ سب کے سامنے تو خوب رو رو دعا مانگتا ہے مگر افسوس اکیلے میں اس کا دعا کرنے کا ذہن نہیں ہوتا۔ اکیلے میں وہ دعا نہیں مانگتا یا مانگتا ہے تو انتہائی بے دلی کے ساتھ، ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ اگر ہزار آدمیوں کے سامنے بھی رو رو کر دعا مانگتا ہے تو کاش ایسا ہو کہ تنہائی میں، اکیلے بھی وہ رو رو کر ہی دعا مانگے۔ بلکہ اکیلے میں مانگنے میں زیادہ اخلاص ہے۔ سب کے سامنے رو رو کر دعا مانگنے میں جو امتحان ہے وہ دعا مانگنے والا سمجھ سکتا ہے کہ اس کو ریاکاری کا کس قدر خدشہ ہے اللہ پاک اخلاص نصیب فرمائے۔ اخلاص ہمارے عمل میں پیدا ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارے نیکی کی دعوت میں بھی تاثیر آ جائے گی۔

درس دینے میں خاص احتیاط

سُوال: بعض اسلامی بھائی درس کے بعد اپنی طرف سے تشریح کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: دعوتِ اسلامی کے مبلغین جو کہ فیضان سنت یا ان رسائل سے درس دیتے ہیں جو مکتبۃ المدینہ شائع کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ بِعَیْنِہٖ (یعنی بالکل اسی طرح) پڑھ کر سنا دیا جائے اپنی طرف سے کسی قسم کا

خلاصہ نہ کیا جائے بالخصوص قرآنی آیتیں اور احادیث مبارکہ اس میں زیادہ سخت حکم ہے اپنی طرف سے تشریح کا جیسا کہ تفسیر بالرائے یعنی اپنی رائے سے، اپنے آئیڈیا سے تفسیر قرآن یہ حرام ہے۔[1] بلکہ بعض علما کے نزدیک کفر ہے۔[2] اسی طرح حدیث پاک کی تشریح اپنے آئیڈیا سے نہیں کرسکتے، اسی طرح قرآن اور حدیث پاک سے اپنے آئیڈیا سے استدلال کرنا اپنے آئیڈیا یعنی خیال سے اس کی دلیل نکالنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ لیں۔ عربی آیتیں اور عربی متن حدیث شریف وغیرہ کو نہ پڑھا جائے، کیونکہ عوام الناس کو اس کے پڑھنے کی روانی ہوتی نہیں ہے، وہ غلطیاں کرتے ہیں تو اس لیے صرف ترجمہ پر اکتفا کریں اور ترجمہ پڑھ کر سنائیں۔

بغیر دیکھے بیان کرنا کیسا؟

سُوال: کیا بغیر دیکھے بیان بھی نہیں کرسکتے؟

جواب: جی ہاں مبلغین کو اور مبلغات کو بغیر دیکھے بیان کرنے کی مرکز کی طرف سے اجازت نہیں ہے۔ اس لیے کہ جو عام مبلغین ہوتے ہیں یعنی غیرِ عالم ان کو ویسے بیان کرنے کی شرعاً اجازت بھی نہیں ہے، اسی لیے صرف ان کو اجازت وہی ہے کہ علماء نے جو لکھا ہے وہ پڑھ کر سنا دیں۔ اور پڑھ کر بھی وہ سنائیں جن کو صحیح پڑھنا بھی آتا ہے اسی لیے مبلغین کو اپنی طرف سے بیان کرنے کی قطعاً اجازت نہیں، وہ صرف اور صرف دیکھ کر بیان کریں، سنّی عالموں کی کتابوں سے حسب ضرورت فوٹو کاپیاں کروا کر اس کی کٹنگ ڈائریوں میں چسپاں کرلیں۔ اور پھر اس کو پڑھ کر سنا دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضان سنت میں اور مکتبۃ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ رسائل میں اتنے بیانات ہیں کہ اگر کرنے والا اور تھوڑا سا سمجھ دار ہو تو اس میں سے بیان تیار کرنا کوئی مشکل نہیں۔

ایک رسالے میں سے کئی کئی بیان ہوسکتے ہیں۔ مثلاً مکتبۃ المدینہ کی 192 صفحات کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال وجواب" میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی صحیح بیان کرنے والا بیان کرے تو اس سے الگ الگ تیار کرکے مختلف عنوانات

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۳۷۳۔

2 ......تاویلات اهل السنة، مقدمة التحقيق، ۱/ ۲۶۷۔

پر شاید ۲۵ بیان کر سکتا ہے اس میں تو پردے کا بیان ہے، کس کس سے پردہ کیا جائے اس کا بیان ہے۔ عشق مجازی کا بیان ہے۔ مرد اور عورت کی تدفین اور غسل کفن ان کے بیانات ہیں۔ بہت سارے بیانات اس میں سے کر سکتے ہیں۔ حکایتیں اس میں ہیں۔ نظر کی حفاظت سے متعلق آنکھوں کا قفل مدینہ کے بارے میں کئی بیان ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ مکتبۃ المدینہ ایسی ایسی کتابیں شائع کر رہا ہے کہ اس کے ذریعہ مبلغین کو بیان کرنے کے لیے خاص کوئی تکلیف نہیں ہے۔ وہ اگر اپنی عقل کا گھوڑا دوڑائے گا اور زبانی بولنے لگ گیا اور خلاصہ کرنے لگے گا تو شاید وہ بہت بری طرح مار کھا جائے گا۔ اس لیے اپنی طرف سے کچھ نہ بولے، بلکہ جو لکھا ہوا ہے وہ پڑھ کر سنا دے۔ لوگ بڑے مطمئن ہوں گے اور ایک اچھا مواد لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔(1)

مسجد میں درس کی اجازت نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

سُوال: مسجد کمیٹی یا انتظامیہ مسجد میں درس کی اجازت نہ دے تو کیا کریں؟

جواب: اس میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ انتظامیہ میں اس بات پر غور کریں کہ کوئی ایک آدھ بھی ایسا ہے کہ جس کے اندر نرم گوشہ ہے اور وہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرتا ہے تو اس پر انفرادی کوشش کرے اس کا ذہن بنائے اگر وہ ہم ذہن بن جاتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر مزید آگے بڑھے، اس طرح ایک ایک پر انفرادی کوشش کے ذریعہ ہو سکتا ہے کہ انتظامیہ کا ذہن بن جائے اور اجازت مل جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ موقع کی مناسبت سے مسجد کے باہر دروازے پر درس دیا جائے مگر دروازے پر درس دینے میں بہت صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ اگر آپ نے غصہ کیا اور کسی نے بولا کہ آپ اندر کیوں درس نہیں دیتے اور اگر آپ نے اپنا ساری بھڑاس نکال دی کہ انتظامیہ والے مسجد کو اپنا گھر سمجھتے ہیں ہم کو اجازت نہیں دیتے، ان پر قہر نازل ہو اور بددعائیں دینی شروع کر دیں، برا بھلا کہنا شروع کر دیا تو پھر فساد ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی بولے کہ مسجد میں کیوں درس

---

(1)...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی کی مجلس تراجم کے ذریعے دنیا بھر کی 37 زبانوں میں امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کا ترجمہ کیا جارہا ہے۔ تادم تحریر 3715 کتب و رسائل کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

نہیں دیتے تو آپ رونی صورت بنا کر صرف اتنا کہیں کہ ہم کو مسجد میں درس دینے کی اجازت نہیں اس لیے ہم باہر درس دیتے ہیں۔ بس اتنا کافی ہے۔ زیادہ بولیں گے تو پھر پھنسیں گے۔ اور انتظامیہ کی 'مسجد کے امام کی، ہر گز مخالفت نہیں کریں، جب تک آپ کو شریعت ان کی مخالفت کرنا واجب نہ کر دے اس وقت تک مخالفت نہ کریں ورنہ باہر بھی آپ کا درس بند ہو جائے گا۔ "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے" حکمت سے بڑے بڑے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور جذبات میں آکر بارہا بنی بنائی بات بگڑ جاتی ہے۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی و آسانی میں   ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

دیگر ممالک میں چوک درس اور میدان اجتماع کا طریقہ

سُوال: پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں چوک درس اور میدان اجتماع کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دنیا بھر میں کام کا طریقہ ایک ہی ہو۔ البتہ وہاں کے تہذیب و تمدن یا وہاں کے قوانین کی وجہ سے کوئی فرق پڑتا ہے تو مجبوری ہے جیسا کہ پاکستان میں جس طرح اجتماع ہوتے ہیں ہند میں بھی وہاں رکاوٹیں نہیں ہیں۔ اسی طرح جن جن ممالک میں ایسا ہے وہاں یہاں کا طریقہ کار بہتر ہے ورنہ مسجدوں میں اجتماعات کیے جائیں۔ کسی کے مکان میں بڑا امکان ہوتا ہے اس میں اجتماع کیا جائے، اسی طرح مساجد میں درس دیا جائے بازار میں درس دیا جائے دکان میں درس دیا جائے دکان میں اجتماع کیا جائے جہاں جہاں جیسے موقع بن پڑے کوئی بھی محاذ خالی نہیں چھوڑنا چاہیے کچھ نہ کچھ نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہونا چاہیے۔

امام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

سُوال: مسجد میں مدنی کام کرنے کے لیے امام صاحب اور کمیٹی کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: جو حسن اخلاق کے ساتھ کام کرتا ہے چاہے وہ دنیا کا کام کرے یا دین کا کام کرے وہ ضرور کامیاب ہو گا جس طرح ایک تاجر کس طرح گاہک کی خوشامد کرتا ہے اس کے ساتھ بہت ہی بچھ بچھ جاتا ہے اس طرح وہ گاہک کو پھنسا لیتا ہے۔ تو اسی طرح یہ نہیں کہوں گا کیونکہ آپ کا مقصد تو اللہ کی رضا ہونی چاہیے مقصد یہ کہ جب بھی کسی سے کام لینا ہوتا

ہے تو اس سے نرمی کرنی ہوتی ہے۔ اگر امام کے ساتھ، کمیٹی کے ساتھ الجھیں گے آپ ان سے بحث کریں گے اور ان کو دلائل دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ معاملہ خراب ہو جائے آپ عاجزی کا بازو بچھائیں اور نرمی سے پیش آئیں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے کام میں برکت ہو گی اور اگر بالفرض امام صاحب کی کوئی غلطی بھی ہے تو اگر آپ ان کو ٹوکیں گے تو اس سے ہو سکتا ہے کہ کام خراب ہو جائے۔ امام صاحب کی اصلاح ضروری ہے اس کا بھی طریقہ ہوتا ہے جیسا کہ بالفرض وہ کوئی شرعی مسئلہ ہے اور امام صاحب اس پر چوک رہے ہیں تو آپ اگر اتنا علم رکھتے ہیں تو آپ وہ مسئلہ کسی کتاب جیسے بہار شریعت سے نکالا اور امام صاحب کے پاس لے گئے کہ حضرت ذرا مجھے یہ سمجھائیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ جیسے کہ آپ ان سے سیکھنا چاہتے ہیں۔ اس طرح آپ ان سے اس طرح پوچھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو سمجھاتے سمجھاتے ان کی بھی توجہ چلی جائے۔ حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے، کیونکہ اگر آپ امام صاحب کو ڈائریکٹ کہیں گے تو ہو سکتا ہے کہ وہ ناراض ہو جائیں یا ان کو غصہ آجائے اور شیطان کام خراب کر دے۔

12 مدنی کاموں پر استقامت کا طریقہ

سُوال: دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں بارہ مدنی کاموں پر استقامت کا طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: کام کرتے کرتے بندہ جب عادی ہو جاتا ہے تب ہی استقامت کی صورت بنتی ہے۔ مدنی کاموں کے فضائل پر نظر رکھے اس کے ثواب پر توجہ ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح بھی استقامت کا سامان ہو گا۔ بہر حال آپ مدنی کام کرتے رہیے۔ اگر بالفرض دل نہیں بھی لگتا تب بھی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔ بلکہ جو عمل دشوار ہوتا ہے اس کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

سُوال: آپ انفرادی کوشش پر بہت زور دیتے ہیں۔ یہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: انفرادی کوشش تو مدنی کاموں کی جان ہے، خود میرا اپنا تجربہ ہے کہ بیان کے ذریعے بارہا ایک بات عرض کی ہے اور وہ سن کر سر بھی ہلا رہا ہے لیکن جب کسی کو انفرادی طور پر وہی بات کہی ہے تو وہ فوراً مان گیا، مثلاً آپ داڑھی کی

مثال ہی لے لیں کہ وہ کوئی داڑھی کا بیان سن سن کے کچھ بھی اثر قبول نہیں کرتا مگر جب اُس کو محبت سے انفرادی طور پر سمجھایا تو اُس نے داڑھی رکھ لی، عمامہ نہیں پہنتا۔ پرانا ہے بہت پرانا برسوں سے مدنی ماحول میں ہے لیکن کبھی محبت سے اُسے انفرادی طور پر سمجھانے کی ترکیب کی تو اُس نے عمامہ باندھ لیا۔ ایسا ہوا ہے اسی طرح قافلے اور مدنی انعامات کا بھی تجربہ آپ لوگ کر سکتے ہیں، انفرادی کوشش میں بہت برکت ہے اور میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی انفرادی کوشش فرمائی، شروع میں تو اپنوں میں آپ نے کام کیا جو قریب کے تھے یعنی گھر سے کام شروع ہوا، قبیلے میں کام شروع ہوا پھر مکہ مکرمہ اور پھر اس طرح حجاج جو دوسرے شہروں سے آتے تھے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منیٰ شریف میں خیموں میں جا جا کر اُن پر انفرادی کوشش فرماتے، نیکی کی دعوت ارشاد فرماتے اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کام بڑھ گیا آپ کے سامنے ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور اسی طرح ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی انفرادی کوشش کی، یہ فقط کہنے کی بات نہیں ہے سمجھ میں آنے والی بات ہے پہلے نہ ایکو ساؤنڈ ہوتے تھے اور نہ یہ اجتماعات کا انداز ہوتا تھا، لیکن بہر حال لوگوں کو جمع کر کر کے بھی بیانات کرنا ثابت ہے، حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے تو بہت بڑے بڑے اجتماع ہوتے تھے اور اُس میں سے جنازے اُٹھتے تھے، بہت سارے لوگوں کے کلیجے پھٹ جاتے تھے دم ٹوٹ جاتے تھے۔[1] یقیناً جو اُن کے اثرات تھے وہ روحانی قوتیں تھیں وہ اُن کا ہی مقام تھا، غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تو جو ولیوں کے سردار ہیں ان کے اجتماع بھی ستر ستر ہزار تک پہنچتے تھے۔[2] ان کو لاؤڈ اسپیکر کی بھی محتاجی نہیں تھی بغیر لاؤڈ اسپیکر کے ہر ایک کو آواز پہنچتی تھی اور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ریلے بھی ہوتا تھا، مختلف شہروں اور مختلف ملکوں میں موجود اولیائے کرام روحانی رابطہ کے ذریعے غوث پاک کا بیان سن لیتے تھے وہ روحانی نظام تھا۔

دارالعلوم اور مدارس میں مدنی کام کا طریقہ

سُوال: دارالعلوم اور مدارس میں مدنی کام کیسے کیا جائے؟ (ہند سے سوال)

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الانبیاء... الخ، ۴/۲۲۵۔

2 ......بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رضی اللّٰہ، ص۱۷۷۔

جواب: دار العلوم اور جو مدارس اہل سنت ہیں۔ ان میں کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ اس طرح ہمیں تیار علما مل سکتے ہیں ان پر انفرادی کوشش کی جائے اور وہاں کی انتظامیہ یا وہاں کہ مہتمم وغیرہ شفقت فرمائیں تو وہاں درس کی ترکیب بن جائے اور ہفتہ وار اجتماع کے لئے وہاں سے قافلے لائے جائیں، اس میں یہ ترکیب آپ کو خود کرنی پڑے گی کہ آپ کوئی سوزوکی یا گاڑی وہاں پر بھیجیں وہ طلبا کو اُس میں لے آئے اور پھر اگر ضرورت ہے کہ وہ آپ کے پاس آئیں گے تو ایک ٹائم کا کھانا اُن کا رہ جائے گا تو یہ ضروری ہے کہ آپ اُن کی خیر خواہی کریں اُن کو کھانا کھلائیں اور پھر اُن کو خیر عافیت کے ساتھ اُن کے دار العلوم میں پہنچادیں، اس لئے آپ اِنۡ شَآءَ الله کھانا پیش کریں گے انفرادی کوشش کریں گے جو نہیں آتا اُن پر بھی انفرادی کوشش کریں گے علما کی خدمت میں بھی معروضات پیش کرتے رہیں گے اور ان کو بھی درخواست پیش کریں گے کہ کرم فرمادیں اجتماع والوں کی حوصلہ افزائی کر دیں تو اس طرح اِنۡ شَآءَ الله ہمارے دار العلوموں میں ایک سے ایک ہیرے ہوتے ہیں وہ اُبھر کے سامنے آجائیں گے اور اِنۡ شَآءَ الله دعوت اسلامی کے مدنی کام کو مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں مدنی انعامات کا ذہن دیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہند کے صوبہ مہاراشٹر کے اہل سنت کے سب سے بڑے دار العلوم میں دعوت اسلامی کے مدنی کام کی بہت ہی اچھی ترکیب بن گئی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه وہاں سے اچھی خاصی تعداد میں مدنی انعامات کے رسالے جمع ہوتے ہیں آپ بھی کوشش کریں گے تو اِنۡ شَآءَ الله مزید کام بڑھے گا۔ سنیوں کا کوئی بھی دار العلوم ہو آپ اس سے فیض لینے سے اپنے آپ کو محروم نہ کریں ضرور وہاں حاضریاں دیا کریں اور طلبا پر انفرادی کوشش فرمایا کریں۔

دورانِ سفر انفرادی کوشش کا طریقہ

سُوال: ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر کرتے وقت برابر والوں پر انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟

جواب: اس سے کسی طرح بھی تعلقات بنانے کی صورت ہوسکتی ہے۔ مثلاً اس سے گھڑی کا ٹائم پوچھ لیا۔ اس کو مانوس کرنے کی نیت سے یہی پوچھ لیا کہ کتنی دیر میں پہنچے گا۔ جیسے قرآن پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسیٰ! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟'' وہاں بھی مقصود مانوس کرنا تھا۔ مانوس کرنے کے بعد نیکی کی دعوت دیں، دعوت اسلامی

کا تعارف کروائیں، تھوڑے بہت رسالے ہونے چاہیے، پاکٹ سائز رسائل کی سیٹنگ ہم نے اسی لیے بنائی ہے، پاکٹ سائز رسالوں کی سنبھالنا بھی آسان ہو جائے، سستا ہونے کی وجہ سے بانٹنا بھی آسان ہو جائے ،لوگ ٹافیاں تقسیم کرتے ہیں مجھے پسند نہیں ہے، میں دعوت اسلامی والا ہوں، مجھے دعوت اسلامی کا زیادہ سے زیادہ چرچا ہو یہ پسند ہے۔ رسالے تقسیم کیے جائیں کیسٹیں تقسیم کی جائیں جب بھی کوئی نئی کتاب آئے تو میرا مشورہ ہے کہ جتنے بھی آپ کے یہاں ائمہ کرام ہیں خطیب ہیں۔ چندہ کر کے نہیں بلکہ اپنے پلے سے اس کو دیں اپنے اسلامی بھائیوں کو دیں پھر اس کو پڑھنے کا کہیں۔ یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ یوں پڑھنے کے لیے دیں کہ سات دن کے بعد واپس حاصل کرلوں گا۔ اس طرح وہ پڑھ لے گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ رکھ لے پڑھے نہ یہی صورت کیسٹ کی بھی ہو سکتی ہے کہ اس کو دے کر ٹائم پریڈ لیں کہ کب تک آپ سن لیں گے دس دن میں پندرہ دن میں دو دن میں پھر اس سے واپس لیں۔

زیادہ گفتگو کرنے والے پر انفرادی کوشش کا طریقہ

سُوال: زیادہ گفتگو کرنے والے پر انفرادی کوشش کیسے کی جائے؟

جواب: یہ کمال ہے کہ سامنے والے کو نہ بولنے دیا جائے بس اپنی بات بولتا چلا جائے۔ ہے یہ بہت مشکل کام ہے یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو باتیں کرتے ہیں تو نان اسٹاپ جارہے ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ یہ زبان کا معاملہ بہت مشکل ہے۔ جب آدمی بوڑھا ہوتا ہے تو اس کے سارے اعضا کمزور پڑ جاتے ہیں۔ آنکھ کان وغیرہ اس طرح کہ دِکھائی کم دے گا، سنائی کم دے گا۔ عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے تو تمام اعضا کمزور ہو جاتے ہیں مگر زبان طاقتور ہو جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ عموماً بوڑھے زیادہ بولتے ہیں لیکن ان کو بھی تو چھوڑنا نہیں ہے انفرادی کوشش ان پر بھی کرنی ہے، موقع کی مناسبت سے انفرادی کوشش کے ذریعے ایسے شخص کا بھی ذہن بن جاتا ہے۔ لہٰذا کسی حال میں انفرادی کوشش میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔

ہر ایک پر انفرادی کوشش کیجئے

سُوال: جو اسلامی بھائی مدنی کاموں میں وقت نہیں دیتے انہیں کیسے تیار کیا جائے؟

جواب: دعوت اسلامی کے مدنی کاموں کا غالب حصہ انفرادی کوشش پر منحصر ہے، تو اس پر بھی انفرادی کوشش کریں۔ اب جیسا کہ دعوت اسلامی کا سلسلہ ہوا تو ابتدا میں انفرادی کوشش کافی کی گئی ایک ایک پر کوششیں کرکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلہ بنا، یوں سمجھ لیں تو انفرادی کوشش بہت مفید ہوتی ہے جو اسلامی بھائی کام میں وقت نہیں دے پاتے ان کو انفرادی کوشش کے ذریعے کام پر آمادہ کیا جائے تو وہ اپنی مجبوریاں بتائے گا کہ میں اس لیے ٹائم نہیں دے پاتا تو اس کو اس کا حل پیش کیا جائے کہ کس طرح وہ ٹائم دے سکے۔ نوکری میں اجازت نہیں ملتی یا گھر سے اجازت نہیں ملتی یا مجھے سستی ہوتی ہے کام میں دل نہیں لگتا تو اس طرح اس کو نفسیاتی طور پر اس کا ذہن بنائیں، ماں باپ سے اجازت لینے کا اس کو طریقہ سمجھائیں تو اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ انفرادی کوشش کریں گے اس کو اس کے فضائل اور فوائد بیان کریں گے تو امید ہے کہ وہ کام کرنے پر راضی ہو جائے گا۔ بار بار سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مان جائے گا۔ اور اگر نرمی سے سمجھائیں گے تب ہی کامیاب ہوں گے، اگر آپ کوسیں گے اس کو ڈانٹیں گے تو اس کا امکان ہے کہ مزید خلاف ہو جائے۔ انفرادی کوشش میں بڑی برکت ہے۔ ایک اسلامی بھائی فیضان مدینہ سے مدنی قافلہ کورس کرکے گئے۔ اپنے والد صاحب کے پاس غالباً کھڑے ہوئے تھے اپنے شہر میں جا کر بات بات پر چلی ہوگی تو والد صاحب نے ان سے پوچھا کہ بیٹا تم نے مدنی قافلہ کورس میں کیا سیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ ابا جان میں آپ کو کہوں کہ میں نے کیا سیکھا؟ یا میں پریکٹیکل کرکے دکھاؤں کہ کیا سیکھا۔ اس نے کہا نماز کا وقت ہوا ہے یہ دو ماڈرن آدمی کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو میں ابھی مسجد میں لے آتا ہوں۔ والد نے کہا بڑی بات ہے تو وہ ان کے پاس چلا گیا اور بڑے پرتپاک طریقے سے ان سے ملاقات کی۔ اور چند لمحے ان پر انفرادی کوشش کی تو وہ دونوں مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ مسجد میں آگئے۔ یہ ہے انفرادی کوشش۔ اور مدنی قافلہ کی اہمیت۔ مدنی کورسز کی اہمیت اس سے پتا چلی کہ مدنی کورسز کرنے میں ماشاء اللہ آدمی کو کتنا Talented ہو جاتا ہے اور اس کو مدنی کام کرنا آجاتا ہے۔ بات کرنے کا انداز آجاتا ہے۔ ورنہ ہمارے یہاں بات کرنے کا صحیح انداز بھی ہم کو پتا نہیں ہوتا۔ ہم عام طور پر اگر گفتگو کرتے ہیں کسی سے تو کبھی Politics یعنی سیاست میں اتر جاتے ہیں۔ کبھی گورنمنٹ پر گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ کبھی بارشوں کا موسم ہے تو بارشوں پر خوامخواہ کا لیکچر شروع کر دیتے ہیں۔ سردی آگئی تو

سردی بہت ہے یار سردی بہت ہے۔ آپ کے یہاں موسم کیسا ہے؟ اگر گرمی ہے تو گرمی کا راگ لاپتے رہتے ہیں۔ بہرحال دعوتِ اسلامی والا ہر حال میں دعوت اسلامی والا ہو۔ ادھر کی ادھر کی کہنے کے بجائے اس کو بات کرنے کا انداز آنا چاہیئے۔ جیسے مدنی کورسز میں یہ سب سکھایا جاتا ہے۔

ہمارے یہاں کس طرح انفرادی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے کسی سے ملاقات کی، ہمارا انداز کیا ہوتا ہے۔ آپ کا تجربہ زیادہ ہوگا مگر توجہ نہیں ہوگی، میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں، ہم کیا کرتے ہیں السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ کیا حال ہیں؟ تو وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے۔ پھر بولتے ہیں اور کیا حال ہیں؟ اب وہ کہہ چکا کہ ٹھیک ہے تو پھر ہم اور کے ساتھ اور شامل کر دیتے ہیں۔ اور کیا حال؟ تو وہ کہتا ہے ٹھیک ہوں۔ پھر کچھ سوچتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں: "سب خیریت ہے نا" پھر سوچتے ہیں اور کہتے ہیں "مزے میں تو ہیں" گھر میں تو خیریت ہے' آپ کا سفر خیریت سے گزرا۔" یہ تو عام جملہ ہے وہ کہے گا بہت اچھا گزرا۔ سفر میں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ آپ نے بھی ہاں خیریت ہے' کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ ائیر پورٹ پر آپ کو بہت تکلیف ہوئی تھی راستہ میں ٹریفک ایسی جام تھی کہ آپ کی جان نکل رہی تھی کہ کہیں فلائٹ مجھے لیے بغیر چلی نہ جائے۔ یہ ایسے سوالات ہیں کہ دوسرے بندے کو جھوٹ بولنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ یہ عام ہیں اس لیے کہ کچھ آتا نہیں ہے' سیکھا نہیں ہے۔ بولیں گے " آپ کو سفر میں تکلیف نہیں' جہاں رہتے ہیں وہاں تکلیف نہیں ہوئی' تین روزہ اجتماع خیریت سے گزرا' آپ بھی ہاں ہاں کرتے ہیں' پریشانی تو نہیں ہوئی تھی۔ کیوں آپ کو نیند نہیں آرہی تھی' شور ہو رہا تھا' سردی میں ٹھٹھر رہے تھے اور شال لینا بھول گئے تھے' لحاف نہ تھا۔ پیشاب بہت زور کا آیا لائن بہت لمبی تھی آپ کی باری بہت دیر میں آئی تھی۔ وضو خانے پر بہت رش تھا۔ اور پھر وضو خانے پر پانی ختم ہو گیا اور پریشانی ہوگئی۔ اور آپ کا بیگ بھی گم ہو گیا تھا جو دو گھنٹے تلاش کرنے کے بعد ملا تھا۔ اتنی ساری تکلیف اٹھانے کے بعد آپ کہتے ہیں کہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اصل میں یہ سوال وہی کرتے ہیں جن کو بات کرنے کی سوجھ بوجھ نہیں ہوتی۔

اسی طرح بار بار طبیعت پوچھیں گے پھر پوچھیں گے تکلیف تو نہیں ہوئی۔ یہ اتنا عام ہے کہ کسی کے گھر بھی جاؤ تو یہ سوالات ہوتے ہیں مجھے بہت تجربہ ہے۔ کہتے ہیں گھر آنے میں آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی۔ حالانکہ گھر تلاش کرنے میں

تکلیف ہوتی ہے۔ اور سفر کو کہا گیا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے" اس میں کہتے ہیں تکلیف نہیں ہوئی۔ سفر ہی کیا ہوا۔ تکلیف تو ہوتی ہے۔ ٹھیک ٹھاک تکلیف ہوتی ہے اور اپنے صحرائے مدینہ ملتان میں ٹھیک ٹھاک تکلیف ہوتی ہے۔ تھوڑی تکلیف نہیں ہوتی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ گرمی ہے تو دھوپ کی تکلیف۔ اور ٹھنڈے ممالک کے اسلامی بھائی ہیں۔ برطانیہ وغیرہ کے وہ تو گرمی میں بڑا گھبراتے ہیں۔ اسی لیے یہ سوالات ہی نہ کیے جائیں۔ تکلیف تو ہوتی ہے خوامخواہ جھوٹ میں پڑے گا۔ نہ بول دے گا حالانکہ تکلیف تو بہت ہوئی ہے۔ بے چارہ گھبرا کر بول دیتا ہے کہ تکلیف نہیں کیونکہ بولے گا کہ تکلیف ہوئی تو اگلا پوچھے گا کیا کیا تکلیف ہوئی؟ اب پوچھے گا کیا تکلیف ہوئی تو اب اس کو لسٹ بھی دو کہ کیا کیا تکلیف ہوئی۔ اس لیے بات ٹو دا پوائنٹ کرے اور اپنے مقصد کی کرے۔ بخاری شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔[1] لیکن ہم لوگ ضرورت کی بات تو کرتے ہی نہیں' فالتو باتوں میں سارا ٹائم ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک ایک لفظ کا قیامت کے دن حساب دینا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں زبان کا قفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ سنت کے علاوہ کسی اور کتاب کا مطالعہ

سُوال: کیا فیضانِ سنت کے علاوہ کسی اور کتاب کا مطالعہ نہ کریں؟

جواب: یہ کس نے کہا! آپ کے مدنی انعامات ہیں، اس میں یہ ہے کہ کنزالایمان سے کم از کم تین آیات ترجمہ تفسیر کے ساتھ روز پڑھیں۔ بہارِ شریعت کے کچھ ابواب باقاعدہ مدنی انعامات میں شامل ہیں، اور روزانہ 12 منٹ کسی سنی عالم کی کتاب پڑھنے کا بھی مدنی انعام ہے۔ البتہ مسجد یا چوک درس میں پڑھ کر سنانے کے لیے اپنا مخصوص لٹریچر ہے۔ اس کے علاوہ اپنے مطالعہ کے لیے علمائے اہل سنت کی کتابیں پڑھی جائیں اب اس میں مبلغین کے لیے جو مفید کتابیں ہیں اس میں حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتابیں بھی ہیں۔ ہند کے بہت بڑے استاذ العلما تھے۔ انہوں نے مجھے ایک بار جب فیضانِ سنت معرضِ وجود میں نہیں آئی تھی مکتوب بھیجا تھا۔ جس میں دعوتِ اسلامی کی تعریف کی تھی انہوں نے

---

1 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۰۔

لکھا تھا کہ درس دینے کے لیے کوئی کتاب تصنیف کر کے دیں۔ اعظمی صاحب نے شفقت فرمائی تھی اور آفر کی تھی۔ میں نے بہر حال ذہن بنایا کہ مجھے خود ہی کوئی کتاب لکھنی چاہیے کہ اسلامی بھائیوں کے یا اسلامی بہنوں کے ذہن میں جو میں بٹھانا چاہتا ہوں اس کے لیے مجھے ہی قلم اٹھانا پڑے گا۔ میرے خیالات ایک بہت بڑا رائیٹر سہی، بہت بڑا عالم ہی سہی، میرے خیالات آپ میں کس طرح منتقل ہوں۔ یہ ایک تحریک ایک آدمی لے کر چلتا ہے اس کے پیش نظر کچھ مقاصد ہوتے ہیں اس کے کچھ خطوط ہوتے ہیں، زاویہ ہوتے ہیں کہ کس طرح اس کو کرنا ہے دوسرا کیسے اس کو کرے گا۔ اس میں ہمیں مسائل بھی بہت کھڑے ہوئے۔ اس کو کہنے کی ضرورت نہیں۔ بہت کوششیں کی لوگوں نے کہا یوں چلو یوں کرو مگر میں اپنے انداز سے چلتا رہا اور آج باغ و بہار ہے۔

حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتابیں بہت اچھی ہیں۔ مبلغین کے لیے اس میں کافی مواد ہے۔ اس کے علاوہ احیاء العلوم جو اردو جانتے ہیں ان کے لئے اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ احیاء العلوم تو سب کو پڑھنی چاہیے۔ اگر آپ کو واقعی ہی انسان بننا ہے اور با عمل بننا ہے اپنے باطن کی اصلاح کا جذبہ ہے تو احیاء العلوم کا مطالعہ کریں۔ احیاء العلوم چار حصوں پر ہے اس کا مطالعہ کریں۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کو بیان کے لیے مواد بھی بہت ملے گا۔ مگر بیان ہی کی حد تک نہ پڑھا جائے بیان کے لیے کوئی اچھا نقطہ ملے بھی تو اس کو یہ سوچنا کہ اس کو میں بیان کروں گا تو واہ واہ ملے گی داد ملے گی بلکہ اس کو اپنی اصلاح کے لیے لیں۔ اسی طرح بیان میں بھی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اپنے عقائد کی اصلاح کے لیے سیدی اعلیٰ حضرت کی کتابوں سے بہتر کوئی کتاب نہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک مدنی انعام یہ بھی ہے کہ حسام الحرمین کا مطالعہ کریں۔ اعلیٰ حضرت کی کتابیں ان میں فتاوی رضویہ ہے جو اچھی اردو جانتے ہیں ان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے فقہی مسائل پر میرے اعلیٰ حضرت سے بہتر کسی نے لکھا ہی نہیں ہے۔ بہار شریعت مسائل شرعیہ کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ "ہمارا اسلام" مفتی خلیل احمد برکاتی کی عقائد ورسائل اہل سنت پر زبردست کتاب ہے اور فقہی مسائل اور عقائد جس میں لوگ ہم سے اختلاف کرتے ہیں، جاء الحق اس کے بارے میں بہترین کتاب ہے۔

مدنی مذاکرے کی اجازت

سُوال: کیا دیگر اسلامی بھائی اپنے اپنے ممالک میں اس طرح کے مدنی مذاکرے کر سکتے ہیں؟

جواب: (نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جی نہیں! مرکزی مجلس شوری کی طرف سے امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علاوہ کسی کو بھی مدنی مذاکرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور جس طرح آپ تنظیمی طور پر جوابات سن رہے ہیں، علمی حوالے سے جوابات سن رہے ہیں۔ یہ ہر ایک کو اس کی قدرت حاصل ہو ضروری نہیں۔ اللہ پاک کا ہمارے امیر اہل سنت پر کرم ہے کہ وہ اس طرح مدنی مذاکروں میں سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ آج سے نہیں یہ برسہا برس سے ہمارے امیر اہل سنت کا معمول ہے۔ انتہائی احتیاط کے ساتھ جوابات دیتے ہیں۔ اب کسی اور شہر میں شروع ہو جائے گا وہاں احتیاطاً جواب دینے والا آ بھی گیا تو دوسرے شہر میں کہاں سے احتیاط والا ڈھونڈیں گے کیونکہ دعوت اسلامی ایک آدھ شہر یا ایک آدھ ملک میں تو ہے نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دنیا بھر میں اس کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ اب ہم کہاں کہاں سنبھالیں گے جس طرح فیضان سنت کے بارے میں آپ کو ذہن دیا کہ درس کے لیے فیضان سنت، امیر اہل سنت کا لٹریچر، اسی لیے مدنی مذاکرے کے لیے صرف امیر اہل سنت اور امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علاوہ ہماری شوریٰ کی طرف سے کسی کو بھی مدنی مذاکرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

گھر میں مدنی ماحول بنانے کا طریقہ

سُوال: گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لیے طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: مدنی ماحول بنانے کے لیے گھر میں اپنا کردار ستھرا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ باہر تو بڑی عاجزی کرتے ہیں جی جناب سے بات کرتے ہیں لیکن گھر میں ابے تبے کرتے ہیں۔ کھانا ذرا پسند نہیں آیا تو جھگڑا کرتے ہوں، برتن زمین پر مارتے ہوں، لڑائی کرتے ہیں، باجی سے لڑتے ہوں گے۔ بھیا سے الجھ جاتے ہوں گے امی سے بد تمیزی کرتے ہیں تو پھر ماحول کیسے بنے گا۔ گھر میں پیار و محبت سے اپنے اخلاق اچھا کریں گے تو مدنی ماحول بنے گا۔ دیکھئے مفتی دعوت اسلامی مفتی فاروق صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر والوں کا بیان ہے کہ ان کو کبھی سر میں درد ہوتا یا پیٹ میں درد ہوتا تو یہ کبھی بولتے نہیں تھے

ان کے چہرے کے تاثرات اور پریشانی دیکھ کر گھر والے اندازہ لگاتے کہ طبیعت صحیح نہیں۔ کبھی فرمائش نہیں کرتے تھے کہ مجھے یہ پکادو وہ پکادو جو گھر والے دیتے تھے وہ کھالیتے تھے یہاں تک کہ گھر والے کہتے ہیں کہ کبھی نمک ڈالنا بھول جائیں تو چپ چاپ کھالیتے تھے۔ جو ملا کھالیا جو نہیں ملا نہیں کھایا ان کے گھر والے ان کا جھوٹا تبرکاً کھاتے تھے۔ جس برتن میں کھاتے تھے اس برتن میں کھانے کے لیے بچے لڑتے تھے کہ ہم کھائیں گے ہم کھائیں گے یہ گھر والوں کا بیان ہے جس کے گھر والے اُس سے متاثر ہوں وہ آدمی کیسا ہو۔ اپنی ماں کے پیچھے لگے رہتے تھے انہیں قرآن پاک پڑھا دیا۔ اپنی بیٹی کے لیے کہتے تھے کہ گیارہ ماہ کی بیٹی ہے کہ اس کو کہیں نہیں بھیجیں گے میں پڑھاؤں گا۔ ان کے گھر والے ان سے بے حد متاثر تھے۔

ہر ایک اپنے گھر پر غور کرے کہ اپنی کیا پوزیشن ہے اپنے گھر میں سب کو پتا ہو گا۔ گھر والوں پر اپنی بات کا وزن کتنا ہے 'اس میں وزن ہے ہی نہیں گھر میں مار دھاڑ، جھاڑ یہ نہیں کھاؤں گا، یہ کھاؤں گا، یہ کیوں نہیں پکایا میں نے چاول کا بولا تھا، آپ نے روٹی سالن پکایا آپ نے بھی نہیں تم نے میں جاتا ہوں ہوٹل پر کھالوں گا۔ اس طرح گھر میں ماحول کبھی بھی نہیں بنے گا۔ گھر میں آپ کو عاجزی انکساری دکھانا ہو گی۔ آپ جناب سے بات کرنا ہو گی۔ ایک دن کے بچے سے بھی آپ کو جی جناب سے بات کرنا ہو گی۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ بہتر ماحول بنے گا۔ گھر میں مدنی ماحول بنانے والے مدنی پھول پر عمل کریں۔ مفتی فاروق عمل کرتے ہوں گے جب ہی تو گھر والے اتنے متاثر ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ گھر میں مدنی ماحول بنے گا۔ ایک تو گھر میں کردار سے ماحول بنے گا دوسرے درس دینے کی عادت بنائیں گھر میں درس دینے سے بھی ماحول بنتا ہے۔

ایک مدنی بہار آداب طعام میں موجود ہے، چنانچہ آکولہ (مہاراشٹر، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کا بیان دیا کہ بدمذہبوں کے ساتھ تعلُّقات کے باعث ہمارا گھرانا بدعملی کے ساتھ ساتھ بدعقیدَگی کی طرف بھی گامزن تھا ، ایک دن ہم سب گھر والے ملکر TV دیکھنے میں مشغول تھے کہ میرا سترہ سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا وہ TV کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ میں داخِل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حرَکت دیکھ کر میں غصّے میں چیخا، کیا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو

آج یہ عجیب بچکانہ حرکت کر رہا ہے ! وہ جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا، کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئِندہ TV کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں ! میں نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چِیت بند کر دی۔ اُس نے گھر میں سب کو اِکٹھا کر کے فیضانِ سنّت کا درس جاری کر دیا۔ میں اِس میں نہیں بیٹھتا تھا، ایک دن میں قریب ہو کر بیٹھ گیا کہ سُنوں تو سہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، سنا تو بَہُت اچھّا لگا، لہٰذا میں روزانہ گھر درس میں شریک ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ میرے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عقل ٹھکانے آئی، بدمذہبوں کی صُحبت سے جان چُھڑائی اور چہرے پر داڑھی سجائی نیز بدعقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسٹیں جو کہ شوق سے سنا کرتا تھا اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننے لگا۔ ہمارے چاروں کمروں میں رکھے ہوئے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ باہمی مشورہ سے چاروں گھر سے نکال دیئے ہیں۔ مدینہ ہی مدینہ ہو گیا بدمذہبوں کی صحبت بھی دور ہو گئی مدنی ماحول بن گیا۔ لہٰذا گھر کا بے شک ایک ہی فرد سنے آپ درس دیجئے۔ آہستہ آہستہ اِنْ شَآءَ اللہ مدنی ماحول بن جائے گا۔

تزکیہ نفس

سُوال: تزکیہ نفس کے لیے کون سا عمل زیادہ بہتر ہے ؟

جواب: تزکیہ نفس کے لیے سب سے بہترین عمل یوں دیکھا جائے تو اچھی صحبت ہے کہ

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی، برے کی صحبت تجھے برا بنادے گی۔ اچھی صحبت تو فی زمانہ نہایت ہی کمیاب ہوگئی ہے۔ اگر مدنی قافلوں میں سفر کیا جائے تو عاشقان رسول کی صحبت سے تزکیہ نفس کی ترغیب مل سکتی ہے یعنی اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کرنا' تزکیہ نفس کے معنی۔ بزرگوں کی کتابیں پڑھیں خصوصاً "احیاء العلوم "یہ تزکیہ نفس کے لیے زبردست کتابیں ہیں۔ چار جلدیں ہیں اس کی، بالخصوص تیسری جلد یہ مہلکات پر ہے۔ یعنی گناہوں کی تعریفات ہیں۔ گناہوں کا علاج۔ ایک ایک کر کے کئی گناہوں کا علاج بھی اس میں دیا گیا ہے۔ اس طرح اس کا مطالعہ کریں جب مطالعہ

کریں گا تو تزکیہ نفس کا ذہن بنے گا۔ بہر حال اس کے لیے صحبت بہت ضروری ہے اچھی صحبت جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ گناہوں بھرا اسلسلہ ہے بس نیک لوگ بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ ہیں تو ان کی ہمیں پہچان نہیں ہے۔ نیک لوگ یوں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عام طور پر بے شمار ہیں، لیکن ان کی پہچان نہیں۔ ہم لوگ نیک اس کو بولتے ہیں جس کے نام کے ساتھ القاب لگائے جاتے ہیں جس کی بہت زیادہ لوگ تعظیم کرتے ہوں۔ جس کے نام کے نعرہ لگتے ہوں، تیز بولتا ہو الفاظ اچھے بولنا جانتا ہو' تو ایسے کو ہم سمجھتے کہ یہ بہت پہنچا ہوا ہے۔ حالانکہ ایسوں کو پہنچا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ کئی ایسے گدڑی کے لال ہوتے ہیں ہم لوگ بالکل لفٹ ہی نہیں کراتے۔ جب کہ وہ واقعی پہنچا ہوا ہوتا ہے اس کی ہم کو پہچان نہیں' ہم اس کو حقارت سے ٹھکرا دیتے ہیں لیکن وہ چار آنکھوں والا ہو۔ اللہ کرے کہ ہمیں پہچان پیدا ہو جائے۔ یہ مرتبہ بھی نصیب والوں کو ملتا ہے۔

اچھی صحبت خوش قسمتی سے مل جائے اور صحبت کا اثر قبول کرنے والا دل بھی مل جائے کہ بعض اوقات صحبت ملتی ہے مگر قبول کرنے والا دل نہیں ہوتا تو بھی اصلاح نہیں ہوتی۔ تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے دونوں طرف سے کام ہو گا تو پھر اچھی صحبت فائدہ کرے گی۔ ورنہ وہ فائدہ نہیں کرے گی جیسے کہ احیاء العلوم میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے بڑی پیاری روایت نقل کی جس میں بعض علم دین جاننے والے ایسے گناہ کر بیٹھتے ہیں ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے عام جہلا بھی شرما جاتے ہیں۔ اس کی وجہ امام وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمائی کہ بارش کا کام سیر اب کرنا ہے مگر جیسا وہ ہے ویسا ہی پھل آئے گا۔ جیسے کسی کڑوے پھل کا بیج زمین میں بویا بارش اس کو بھی سیر اب کرے کی اس کی بھی کونپل پھوٹے گی درخت بھی بنے گا بارش کا اس کو فیض ملے گا مگر چونکہ اس کا بیج کڑوا ہے اس لیے وہ درخت کڑوا ہی پھل دے گا میٹھا پھل نہیں دے گا۔ بارش کا کوئی قصور نہیں ہے بارش کا کام تو سیر اب کرنا ہے۔ اگر کہیں میٹھے پھل کے بیج کی کاشت ہوئی وہاں بارش ہوتی ہے تو اسی بارش کی سیر ابی سے جو بیج کی کونپل نکلے گی تناور درخت بنے گا پھل دے گا اب وہ میٹھا پھل دے گا۔ اسی طرح علم دین تو بارش کی طرح ہے۔ کسی کی فطرت ہی تکبر ہے وہ بد بخت ہے، غصیلا ہے اس کی فطرت ہی غصے والی دوسروں کو حقیر جاننے والی، اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی، ٹھگ لینے والی، چیٹنگ کرنے والی، لوگوں

کے دل دکھانے والی تو علم دین کا کوئی قصور نہیں جیسا کہ بارش کا کوئی قصور نہیں ہے، جیسا بیج ہو گا ویسا پھل ملے گا۔ تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ یار اس نے علم دین اتنا پڑھا ہے اور وہ یوں کر رہا ہے۔ کسی کے بارے میں تعین کر کے یہ مت کہنا کہ یہ ایسا تھا ، ہم کو اس کا اختیار بھی نہیں ہے کہ یہ تو امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس طرح سمجھایا ہے وہ پہلے اس کی مثال پیش کروں کہ یہ یوں ہے اگر کوئی اچھی صحبت میں آ بھی گیا صحبت میں واقعی کوئی خرابی بھی نہیں ہے اس کی عادت ہی غفلت کی ہے۔ اس میں عبادت و ریاضت سے جی چرانے کی عادت ہے تو ہو سکتا ہے وہ اپنی ڈھٹائی میں ہی بڑھتا چلا جائے کوئی اگر بولے کہ یار اس نے تو اتنے مدنی قافلوں میں سفر کیا ہے اس کو بات کرنے کا ڈھنگ نہیں ہے اور میرے پیسے کھا کر بیٹھا ہے تو اس میں مدنی قافلے کا قصور نہیں ہے اس کا قصور ہے کہ مدنی قافلے میں بھی اس کی اصلاح نہیں ہوئی۔ ایسے بہت سارے ملیں گے جو چوریاں کرتے تھے لوٹ مار کرتے تھے قتل و غارت گری کرتے تھے مدنی قافلے میں سفر کر کے ان کی اصلاح ہوئی۔

شاہ جہاں پور ہند (انڈیا) کے ایک اسلامی بھائی شاہ جہاں پور سے بمبئی فلم اسٹار بننے کے لیے گیا اور اس کی ترکیب بھی بن گئی تھی کہ وہ ہیرو بن جاتا یعنی فلم اسٹار بن جاتا، لیکن اتفاق سے کسی نے ان پر انفرادی کوشش کی انفرادی کی کوشش کی برکت سے وہ بمبئی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں آ گیا اتفاق سے مبلغ نے ترغیب دلاتے ہوئے کہا کہ افسوس لوگ ہیرو بننے کے لیے تو اپنے شہر سے دور آجاتے ہیں مگر مدنی قافلے میں سفر کے لیے وقت نہیں دیتے۔ یہ بات اس کے دل پر چوٹ کر گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس نے فلم اسٹار بننے سے توبہ کی یہاں تک کہ اس نے داڑھی بڑھانے کی نیت کی۔ عمامہ سر پر سجایا مبلغ بن گیا۔ دیکھا آپ نے اس کا بیج اچھا تھا۔ بارش کی تھوڑی پھوار اس پر برسی اور اس نے میٹھا پھل دے دیا۔

ایک دوسرا واقعہ اس نے لکھا ہے کہ اتر پردیش کے صوبہ کے شہر جہاں پور کا دوسرے نمبر کا ڈانسر تھا اس کو دوسرا صوبائی اعزاز بھی ملا ہے کوئی اس کو تمغہ وغیرہ ملا ہو گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس نے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے ڈانس سے توبہ کی اور صلاۃ و سنت کے پابند ہو گئے داڑھی اور عمامہ شریف سجا کر بہترین نعت خواں بن گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سب کرم کی بات ہے اچھا بیج ہوتا ہے تو اچھا پھل آتا ہے برا بیج ہوتا ہے تو برا۔ اجتماع میں آتے بہت سارے ہیں، اجتماع میں آکر برائیاں کرتے ہیں محروم رہتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی اجتماع میں برے ارادے سے آتے ہیں

اچھا بیج ہوتا ہے تو اچھا پھل لے آتا ہے۔ ایک مرتبہ گلبہار کے قبرستان میں کے قریب اجتماعِ ذکر ونعت میں بیان ہوا "قبر کی پہلی رات" اس کی کیسٹ اب بھی آپ کو مکتبۃ المدینہ سے مل جائے گی، ایک اسلامی بھائی نے داڑھی اور عمامہ والے ایک شعبہ کی مجلس کے ذمہ دار نے مجھے بتایا کہ ہم تین دوست ہمارا ایک سیاسی تنظیم سے تعلق تھا، کسی اور ارادے سے ہم اجتماع میں گھس گئے، دیکھیں یہ کیا کرتے ہیں، ہم آئے تو کسی اور ارادے سے تھے لیکن جب ہم نے بیان سنا تو میرا دل ایک دم چوٹ کھا گیا میرا تو ارادہ ہی بدل گیا انقلاب آگیا اور دو ساتھی برائی پر آمادہ رہے تو میں نے ان سے تعلق ختم کر لیا میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی میں آگیا داڑھی بھی ہے، عمامہ بھی ہے ایک مجلس کے نگران بھی ہیں، اچھا بیج اچھا پھل لاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جس پر کرم ہو جائے۔

مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے کی حکمت

سُوال: ہم مدنی انعامات پر عمل کرتے ہیں۔ کیا مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنا اور اسے جمع کروانا ہی ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ آپ جب ایک تنظیم سے مربوط ہیں۔ تنظیم کے قوانین کا احترام کرنا ہو گا۔ اور اس میں آپ کا اپنا بھلا ہے آپ رسالہ پر کریں گے روز غور و فکر کریں گے تو یہ کام سہل ہو جائے گا۔ رسالہ نہیں دیں گے تو سست پڑ جائیں گے۔ بہت سو کو تجربہ ہو گا کہ جو رسالہ پر کرتے ہیں ان کا عمل کیا ہے جو رسالہ پر نہیں کرتے ان کا عمل کیا ہے تو رسالہ پر کیا کریں اور اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ تک اپنے اپنے ذمہ دار کو پہنچا بھی دیا کریں۔

آپ کہہ کر بات کرنے والا مدنی انعام

سُوال: ہر ایک کو "آپ" کہہ کر مخاطب کرنے والا ایک مدنی انعام ہے تو کچھ زبانوں میں ایک ہی لفظ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ انگلش میں You اور ایسٹ افریقہ کی زبان میں "وے وے" اس کے لیے کیا حکم ہو گا کہ اس مدنی انعام پر بھی عمل ہو جائے؟

جواب: بعض اوقات آگے پیچھے ایسے الفاظ ہوتے ہیں جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ تہذیبی الفاظ ہے یا بد تہذیبی تو ہم نے دراصل تہذیب سیکھنے سکھانے کے لیے مدنی انعامات میں یہ ترکیبیں کی ہیں "آپ بدتمیزی سے باز نہیں آئیں گے"

یہ جملہ کیا ہے، میں نے "آپ" تو کہا لیکن اگر میں نے کسی کو بلا اجازت شرعی کہا تو کسی کا دل دکھایا نہیں دکھا میری طرف سے بد اخلاقی کا جملہ ہے یا نہیں ہے۔ اس کا حل کیا نکالیں۔ مدنی انعام بہر حال درست مانا جائے لیکن اصل مقصد اور اصل روح آپ جناب کہلوانا نہیں ہے۔ اصل مقصد اخلاق بہتر بنانا ہے۔ "اچھا جناب آپ نے چوری کی ہے" یہاں جناب کہہ کر بھی بے چارے کے اوپر مزید چانٹا ہی ہے۔ لہٰذا اصل مقصود پر عمل کی کوشش کی جائے۔

مسجد میں مدنی قافلہ ٹھہرانے کی اجازت نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر کسی مقام پر مسجد میں مدنی قافلہ ٹھہرانے کی اجازت نہ ہو تو کیا کسی کے گھر وغیرہ پر مدنی قافلہ ٹھہرا سکتے ہیں؟ نیز اس میں کیا کیا احتیاطیں پیش نظر رکھی جائیں؟

جواب: اگر مسجد اپنی اہل سنت کی ہے اس کے باوجود اجازت نہیں ہے تو اس مسجد کے قریب ترین کسی مکان کی ترکیب بنالیجئے۔ اور ساری نمازیں اسی مسجد میں ادا کی جائیں۔ اگر اعلانات کی اجازت ہو تو زہے نصیب اعلان بھی کر دیا کریں اس مکان میں بیان ہو گا۔ اگر اعلانات کی بھی اجازت نہیں ہے تو انفرادی کوشش کے ذریعے لوگوں کو اکٹھا کریں۔ مگر نمازیں پانچوں باجماعت اسی مسجد میں ادا کریں۔ مگر اپنی جماعت نہ کیجئے گا ورنہ فساد شروع ہو سکتا ہے۔ اور اس مکان میں لا لا کر آپ اپنے جدول پر عمل کریں جب موقع ہو تو مکان کے باہر بھی بیان ہو سکتا ہے۔ مسجد کے باہر بھی بیان ہو سکتا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق آپ عمل کریں، مکان کرائے پر بھی لیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے مکان کرائے پر تو اسی صورت میں لیں گے جب آپ کے پاس قافلے کی ریل پیل ہو۔ اب سال چھ مہینے میں ایک آدھ قافلہ ہو اس کے لیے مکان کرائے پر تو مہنگا پڑ جائے گا۔ اس طرح میں نے آپ کو ایک فارمولا دے دیا آپ اس کے مطابق خود ہی ترکیب بنالیں۔ اگر کسی کے گھر میں ٹھہرے ہیں تو اس کی احتیاطیں ہیں آپ خود سمجھ دار ہیں کہ کسی طرح بے پردگی نہیں ہونی چاہیے دوسرا اس گھر کو کسی طرح کا کوئی نقصان نہ ہو۔ گھر والوں سے بے جا سوال وجواب نہ کریں۔ کہ یہ کتنے کا لیا اور کیوں لیا اور یہاں یہ کیوں رکھا ہے کہ صفائی نہیں ہے فلاں ہے، اس طرح وہ بد ظن ہو گا اور ہمیں اندر آنے نہیں دے گا۔ کھانے پینے کا اس پر بوجھ نہ ڈالے بلکہ اپنے اخراجات خود ہی جمع کر کے کھانے پینے کی کریں۔ اگر وہ دے بھی تو اس کو سمجھائیں کہ ہم اپنا پکائیں گے

اور اپنا کھائیں گے۔ اس طرح اگر اس مکان والے پر بوجھ کم پڑے گا تو آئندہ بھی آپ کو وہ ویلکم کرے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح آپ گھروں میں بھی کریں گے کہ بعض اوقات مدنی قافلوں کے لیے اسلامی بھائی بولتے ہیں کہ مسجدیں نہیں ملتیں، اس کے لئے مسجد کا آلٹرنیٹ گھر ہے۔ اس طرح مدنی قافلوں کی ترکیب بن جائے گی۔

مسجد میں قافلہ ٹھہرانے کی اجازت نہ ہو تو

سُوال: اگر مسجد میں قافلہ ٹھہرنے کی اجازت نہ ہو یا مسجد ہی قریب میں نہ ہو جہاں قافلہ سفر کروانا ہے تو وہاں کیا کیا جائے؟(جدہ شریف اور آسٹریلیا کے اسلامی بھائیوں کا مشترکہ سوال)

جواب: وہاں اگر کسی اسلامی بھائی کا گھر ہے یا گیرج بڑے بڑے ہوتے ہیں وہاں اس کے گیرج میں گھر میں مخزن میں وغیرہ میں بھی قافلے ٹھہرائے جاسکتے ہیں۔

مدنی قافلے کا جدول کیوں ضروری ہے؟

سُوال: مدنی قافلہ کیا شیڈول کے مطابق سفر کروانا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں اگر شیڈول کے مطابق ضروری نہ ہو تو پھر جس کی سمجھ میں جو آئے گا وہ کرے گا اور نظام درہم برہم ہو جائے گا، کیونکہ بغیر اصول کے تو کوئی بھی کام نہیں ہوتا اس لئے شیڈول کی پابندی سب پر ضروری ہے۔

مدنی قافلے میں اپنے پلے سے خرچ کریں

سُوال: جب ہم مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں تو اس میں ہمارے کھانے وغیرہ کے اخراجات کا کیا طریقہ کار ہونا چاہیے اپنے پلے سے ہم خرچ کریں یا بعض اسلامی بھائی چندے کی ترکیب بنائیں؟

جواب: اپنے پلے سے کرے بلکہ اگر کوئی غریب مسکین نظر آئے تو اس کی بھی اس طرح خدمت کر دے کہ کسی کو پتا نہ چلے۔ مگر رقم اس کے ہاتھ میں نہ دے بلکہ جو بھی امیر قافلہ ہو اس کے ہاتھ میں دے، یا مدنی مرکز کو جمع کرادے۔ مدنی تربیت گاہ میں جمع کروادے کہ اس کے ذریعے آپ کسی کو سفر کروادیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کا ذہن دینا بہت ضروری ہے۔ دنیا کے کام کے لیے نہیں ہوتا جب دین کا کام ہے تو چندہ کرتے ہیں۔ بیٹے کی شادی ہے تو اچھے سے اچھا کھانا

پکائیں گے اور پلے سے پکائیں گے۔ مگر جشن ولادت کا میلاد ہے تو اس میں چندہ ہو گا۔ اس انداز سے مجھے بہت اختلاف ہے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی سمجھ میں آجائے گی۔ آپ کی اپنی شادی میں کیا کیا آئٹم پکے تھے جو شادی شدہ ہیں اس کو یاد کریں۔ میٹھی ڈش تو کمپلسری تھی بریانی، پھر وہ کچھ تلی ہوئی چیزیں۔ ڈیپ فرائڈ طرح طرح کی ڈشیں تھیں۔ اچھا یہ تو آپ کی اپنی شادی میں اہتمام تھا۔ آپ نے جوان بیٹے کی شادی کی تھی یا بیٹی کی شادی کی تھی۔ ذرا یاد کیجئے! اس میں بھی مختلف ڈشیں تھیں یا نہیں، اب آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میلاد کا موقع آیا اور آپ نے لنگر کیا۔ اس میں کتنی ڈشیں کرتے ہیں غور کر لیجئے، ہمارے یہاں تو میں نے دیکھا ہے وہ بوڑھے بیل کا گوشت اور وہ بھی ایک طرح کے پلاؤ ہوتا ہے یعنی کہ مجھے اتنی شناخت ہو گئی ہے اگر کھانا سامنے آئے تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کھانا شادی کا ہے اور یہ کھانا نیاز کا ہے۔ میرا تو ذہن یہ ہے کہ اچھی سے اچھی چیز بارگاہِ رسالت میں نظر کی جائے۔ عمدہ سے عمدہ کھانا بارگاہِ غوثیت میں پیش کیا جائے عمدہ سے عمدہ کھانا کربلا والوں کی نذر کیا جائے عمدہ سے عمدہ کھانا پکایا جائے۔ میری یہ اپنی خواہش ہے۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔ خیر غیر عمدہ کھانا آپ نے نیاز میں پکایا وہ بھی جائز ہے لیکن ظاہر ہے جتنا عمدہ اور خوش دلی کے ساتھ کریں گے اس کا ثواب زیادہ ملے گا۔

مدنی مرکز کا طریقہ کار

سُوال: بعض ذمہ دار کہلانے والے اسلامی بھائی جب ان تک مدنی مرکز کا طریقہ کار پالیسی پہنچتی ہے تو وہ اپنے ماتحت ذمہ داران کا اس طرح کا ذہن بناتے ہیں کہ ٹھیک ہے مدنی مرکز نے صحیح کہا ہو گا مگر ہمیں ہمارے حالات کا پتا ہے ہم تو یہاں وہی کریں گے کہ جس کا ہمیں تجربہ ہے تو ایسا کہنے والے اسلامی بھائی جو کہ وہاں ذمہ دار کہلاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: غیر ذمہ داری کی بات ہے، جو بھی کرنا ہے آپ کی نظر میں کوئی ایسی مصلحت ہے تو "مجلس بیرون ممالک" کو اعتماد میں لے لیں اگر پھر وہ اجازت دے تو پھر کریں جو سسٹم ہے آپ اسی کے مطابق چلیں، سسٹم کو مضبوط رکھیں گے تو آپ کا کام مضبوط ہو گا۔ ورنہ یہ اندھیر نگری میں چوپٹ راج والی بات ہو گی۔ لہٰذا اپنی مرضی سے کوئی مدنی کام نہ کریں۔

دعوتِ اسلامی کا ذمہ دار

سُوال: دعوت اسلامی کے ایک ذمہ دار کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: ظاہر ہے کہ مدنی مرکز کا اطاعت گزار ہو، مدنی مرکز کی محبت رکھتا ہو، اپنے سے بڑے ذمہ دار کا فرمانبر دار ہو۔ اور جیسا مدنی مرکز کہے ویسا کرے اور زبان سے کم کردار سے زیادہ نیکی کی دعوت کی دھوم مچائے جبکہ ہمارے یہاں تو یہ ہے کہ ہم الفاظ کے کھیل لفاظی میں بندے کو کھا جاتے ہیں۔ کردار کا بڑا اثر پڑتا ہے اور قدرتی طور پر روحانیت بھی اس میں پیدا ہوتی ہے جیسے مثال دیتا ہوں کہ کھانا کھاتے وقت کہتے ہیں کہ ہر ایک دو لقمے پر یا واجد پڑھنے سے کھانا پیٹ میں نور ہوتا ہے۔ تو آپ غور کریں کہ آپ بھی اعلان کرتے ہوں گے تو کیا جب آپ اعلان کرتے ہیں تو یا واجد آپ بھی پڑھتے ہیں اعلان کرنے والا بمشکل پڑھتا ہے چلو سب کے سامنے پڑھتے بھی ہیں تو تنہائی میں بھی پڑھتے ہیں۔ سب کے سامنے سنت کے مطابق بیٹھتے ہیں پردے میں پردہ کرتے ہیں اور بڑے اہتمام کے ساتھ تین انگلیوں سے نوالہ احتیاط کے ساتھ، جیسے بعض میرے ساتھ کھاتے ہیں تو بڑا سنبھل کر کھاتے ہیں تھوڑا کم بھی کھاتے ہیں۔ تو کیا اکیلے میں بھی ایسا کرتے ہیں اکیلے میں تو میں نہیں سمجھتا کہ کچھ بچ کر جاتا ہو۔ جو سنتیں عوام کے سامنے اپنا رہے ہیں وہی سنتیں پیچھے سے بھی ہونی چاہیے یہ ہماری حالت ہے دعا کریں کہ عملی نفاق ختم ہو جائے۔ یہ عملی نفاق ہے، اعتقادی نفاق نہیں ہے۔ کہ ہم دوسروں کے سامنے تو کچھ ہوتے ہیں اپنوں کے سامنے کچھ، باہر ہمارے اخلاق کچھ، گھر میں اخلاق کچھ دوستوں کے ساتھ رویہ کچھ، بھائی بہنوں کے ساتھ ماں باپ کے ساتھ رویہ کچھ، یہ ایک ناسور ٹائپ کا ہے لیکن شاید ہم 99.9٪ اس میں مبتلا ہیں ہمارے گھروں میں انداز مختلف ہے، مبلغ ہر جگہ مبلغ ہے، چاہے اپنی دکان پر ہے، چاہے گھر میں ہے، چاہے دوستوں میں ہے، چاہے مسجد میں ہے کہیں بھی گیا اس کا ہر جگہ ایک ہی انداز یعنی شریعت کی پابندی، اگر ذمہ دار شریعت کا پابند نہیں ہو گا خالی باتونی ہو گا تو وہ اتنا کام کر بھی نہیں پائے گا۔ کر بھی گیا تو اس کی برکت کا چانس کم نظر آ رہا ہے، روحانیت اس میں نہیں ہے، اس کے اپنے وجود میں روحانیت نہیں ہے وہ سوکھا سوکھا ہوتا ہے، جیسے بعض اوقات دعاؤں میں ہم پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں تو کیا جو ہمارے دل پر کیفیت ہے وہی کیفیت تنہائی میں بھی ہے جس خوف خدا کا اظہار ہم سب کے

سامنے کرتے ہیں کیا وہی خوف خدا ہمارا اکیلے میں بھی ہوتا ہے اس پر غور کر لیں، کیا ایسا ہے، لیکن یہ کہ سب کے سامنے تو ہم بہت خشوع و خضوع اور پیچھے سے اپنے دوستوں میں شیر ببر 'اسلامی بھائیوں کو کہتے ہیں کہ کم کھانا چاہیے۔ یوں بیٹھنا چاہیے اور خود بیٹھتے ہیں تو نہ سنت کے مطابق بیٹھتے اور چبائے بغیر ہی کھا جاتے ہیں کہ چبانے لگے تو ہم کم کھا پائیں گے۔ کون سا مرض ایسا ہے جو ہم میں نہیں ہے اس لیے مہربانی کر کے ذمہ دار ہوں یا غیر ذمہ دار، ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اخلاق اور کردار کو درست رکھیں اور اپنے کردار سے جو کام ہو گا وہ گفتار سے شاید نہ ہو۔ کردار ہو گا تو تھوڑی سی گفتار بھی بہت کام کر کے دکھائے گی، کردار نہیں ہو گا تو آپ کے لمبے چوڑے لیکچر ہیں تو وہ بھی شاید نتیجہ خیز نہ ہو۔ ذمہ دار کو چاہیے کہ سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہو۔ اللہ کرے زبان کا قفل مدینہ بھی نصیب ہو جائے۔ کاش ہم یہ گُر سیکھ لیں کہ کہاں کیا بولنا چاہیے۔

یہ گرہ سے باندھنا چاہیے کہ بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا ہے۔ کہ بول کر جب پچھتاتے ہیں تو اس کی پشیمانی بہت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم نے کسی کے سامنے کسی کی کوئی پول کھول دی۔ وہ ناراض ہوا، بدظن ہوا تو پھر جو ٹینشن ہمیں ہو گی وہ آپ بھی بہتر جانتے ہیں، ایسے ہی بات چلی تھی اور ہم بولے نہیں تو شیطان وسوسے ڈالتا ہے کہ یار اگر ایسا بولتے تو کیسا ہوتا؟ سب پر اپنی دھاک بیٹھ جاتی۔ اس طرح کھا کر پچھتانے سے بہتر ہے کہ نا کھا کر پچھتایا جائے کہ فلاں مٹھائی میرے ہاتھ نہیں آئی، رائتہ تو دور رکھا تھا، سموسے تو ٹیبل پر رکھے نہیں اب سب کے سامنے کیسے بولوں کے سموسے اٹھا کر دو، پچھتاوا ہو رہا ہے، یہ پچھتاوا اچھا ہے کہ کھا کر جو پچھتاوا ہو رہا ہے پیٹ میں گڑ گڑ ہو رہی ہے، استنجا خانے کی لائن میں لگے ہیں طرح طرح کے مسائل، بیماریاں، اس سے تو بہتر تھا کہ زیادہ نہ کھایا ہوتا، اس لئے زیادہ کھا کر پچھتانے سے بہتر یہ ہے کہ کم کھا کر پچھتائیں۔ یہ دونوں ایسے مدنی پھول دیئے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی خوشبوؤں سے اپنی زندگی کو مہکا سکتے ہیں۔ اگر اس کو لے کر چلیں اور قبول کریں تو برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے، اللہ مجھے بھی نصیب کر دے، کاش میرے بھی دل کے جذبات ہوتے اور میرا بھی اس پر عمل ہوتا۔ اللہ آپ کے صدقے مجھے بھی باعمل بنائے۔

بد اخلاق ذمہ دار

سُوال: جو ذمہ دار بد اخلاق ہو غصہ میں آکر اپنے ماتحتوں کو جھاڑ دیتا ہو، اس کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: اول تو اس کا جھاڑنا صحیح نہیں اب اگر وہ بلا اجازت شرعی کسی کو جھاڑے گا تو اس کی دل آزاری ہو گی اب دل آزاری گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی جھاڑ دینے سے یقیناً اس کی دل آزاری ہو گی تذلیل ہو گی بعض اس طرح ماحول سے بھی ٹوٹ جاتے ہیں، ذمہ دار اول تو اپنی خیر منائے وہ کہ اللہ سے توبہ بھی کرے اور جس جس کا بھی دل دکھایا ہے اس سے معافی مانگ کر اس کو راضی کرے۔ خالی Sorry کہنے سے اس طرح کام نہیں چلے گا، اس سے اس طرح معافی مانگے کہ جس طرح معافی مانگنے کا حق ہے۔ اور اپنے غصہ کی عادت نکالے ورنہ کوئی بہتر اسلامی بھائی ہو تو اس کو آگے بڑھا دے۔ ایسا ذمہ دار غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا تو اس سے دعوت اسلامی کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہو گا۔ بعض اسلامی بھائی عجیب قسم کے ہوتے ہیں، حکمت عملی بھی نہیں جانتے کہاں کیا بولنا چاہیے۔ بے چاروں کو اس کی سمجھ نہیں ہوتی۔ جیسا آیا ویسے ہی فائر کر دیتے ہیں کہیں چوکا کہیں چھکا۔ بہت سارا کام کر بھی ڈالتے ہیں تو کبھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں کہ سب پر پانی پھیر ڈالتے ہیں۔ سپنی (یعنی سانپ کی مادہ) بہت بچے جنتی ہے، مگر اپنے بچوں کو کھانا بھی شروع کر دیتی ہے، جو بچ کر نکل گیا وہ بچ گیا، یہ بھی نظام قدرت ہے کہ وہ انڈے بہت دیتی ہے، بچے بہت دیتی ہے اور کھا بھی خود ڈالتی ہے ورنہ تو ادھر سانپ ہی گھوم رہے ہوتے اللہ پاک کا نظام برحق ہے۔ اسی لیے غیر ذمہ داری سے ہر دم بچتے رہنا چاہیے، جتنا بڑا ذمہ دار ہو اتنا اس کو زیادہ نرمی کرنی چاہیے۔ جیسے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا جلال تو مشہور ہے مگر مسلمان ہونے کے بعد آپ کی شان یہ ہے کہ شیطان اور سرکش جن آپ کے پاس سے دور بھاگتے تھے۔ جب آپ مسلمان ہو گئے تو جلال، نرمی میں تبدیل ہو گیا اور جب آپ امیر المومنین بن گئے وہ نرمی حلیمی میں تبدیل ہو گئی یعنی نرم ترین ہو گئی۔ یہاں تک کہ کوئی نابینا راستے میں بیٹھا تھا بے خیالی میں پاؤں آ گیا۔ وہ چلایا اندھا ہے دیکھتا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اندھا تو نہیں ہوں بلکہ میری بھول ہو گئی مجھے معاف کر دو۔[1] فاروق اعظم

---

1 ......بوستان سعدی، باب چہارم، ص ۱۴۹۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینے کے بچوں سے کہتے تھے کہ دعا کرو کہ عمر بخشا جائے، دیکھا آپ نے کہ کس قدر نرمی اور حلیمی ہے۔[1] لہٰذا جتنا بڑا ذمہ دار ہو اس کو اتنا ہی زیادہ محتاط ہونا چاہیے کیونکہ یہ منصب ہے آج ہے کل نہیں ہے، یہ تو میں نے مثالیں دیں، بڑے بڑے منصب والے ہم نے دیکھے ہیں، ایسے ایسے پھنے خانوں کا انجام میں نے دیکھا اور سنا ہے، ہمارے محلہ میں ایک دادا گیر ہوتا تھا ہم چھوٹے چھوٹے تھے بالغ بھی شاید نہیں ہوئے تھے۔ وہ بہت بڑا پہلوان تھا بدمعاش نہیں، بچپن میں ہم دیکھتے تھے جب کوئی ان سے بھڑ جاتا تھا لڑائی ہوتی تھی۔ پہلے تو فائرنگ تو نہیں ہوتی تھی پہلے مکہ بازی وغیرہ کی لڑائی ہوتی تھی۔ تو وہ پکڑ کر یوں ٹکر مارتا تھا کہ نکسیر پھوڑ دیتا، کوئی اس سے لڑ نہیں سکتا تھا، ایک بار ہم کھیل رہے تھے کہ خبر آئی کہ اس کو کسی نے قتل کر دیا میں حیران ہو گیا اور یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کو کون قتل کر سکتا ہے، اکھاڑے کا پہلوان تھا، ان کے بھائی میرے دوست تھے ہمارے ساتھ کھیلتے تھے فخریہ کہتے تھے کہ ہمارے بھائی سینما سے فلم دیکھ کر آرہے تھے کسی نے حملہ کیا اور چاقو مار کر اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ آنتیں نکل پڑی تھیں آنتیں سمیٹ کر ہمارے بھائی صاحب اس کے پیچھے بھاگتے رہے، پھر گر پڑے اور انتقال ہو گیا، دیکھا آپ نے یہ انجام ہوا پہلوان کا۔ اتنا بڑا پہلوان اور مشہور آدمی تھا۔ آج نہیں غالباً یہ برسوں دعوتِ اسلامی سے بھی پہلے کی بات ہے کہ آپ نے نام سنا ہو گا بھولو برادران میں ایک پہلوان "گوگا پہلوان" ہوتا تھا۔ وہ غالباً تانگے میں بیٹھ کر ان کے تعزیت کے لیے آیا تھا میں نے دیکھا تو میں دیکھتا رہ گیا، اتنا قد آور اور ایسا جاندار تھا کہ آدمی دیکھے کہ واقعی کوئی چیز ہے، کسی نے بتایا کہ یہ "گوگا پہلوان" آیا ہے لیکن ملک الموت نے اس کو بھی ایک دن پٹخ دیا۔ رستمِ زماں کو بھی موت کے گھاٹ اُترنا پڑا، موت سے کس نے بچنا ہے۔

ایک اور ہمارے علاقے میں نامور بدمعاش تھا میں نام نہیں لیتا ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی عزیز ہو، اُسے پتہ چلے تو وہ ناراض ہو۔ وہ اتنا خطرناک بدمعاش تھا کہ کسی کی بہو بیٹی کی عزت سلامت نہیں ہوتی تھی، جس کی بیٹی پر نظر پڑی اس نے اٹھایا کوئی روک نہیں سکتا تھا، لالچی اور بدمعاش تھا اس کو آخر کار ایک لڑکے نے قتل کر دیا۔ وہ بدمعاش ایسا خطرناک تھا اس کو جب قتل کیا گیا تو محلہ والوں نے مٹھائیاں تقسیم کیں کہ اس کے شر سے نجات پائی، ہم تو پھر بھی ان کے لیے

---

1 ...... فضائلِ دعا، ص ۱۱۲۔

دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ میں نے اور بھی بدمعاش دیکھے جن کے نام تھے ، آج بھی دہشت گردوں کو دیکھیں عمر بڑی نہیں ہوتی جوانی میں ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں، مارے جاتے ہیں۔ عموماً کوئی دہشت گرد نہیں دیکھا ہوگا جو بوڑھا ہو، بھاگتے پھرتے ہیں، ان کی زندگی سانپوں کی طرح ادھر ادھر بلوں میں چھپ چھپ کر گزرتی ہے پھر کوئی نہ کوئی مار دیتا ہے، اللہ پاک بس ہمیں قبول کرلے اور تکبر سے بچائے ایسی صحت ہمیں نہیں چاہیے جو ہمیں غفلت میں ڈال کر اللہ اور اس کی نافرمانی میں اکسائے۔ جو صحت مند ہوتا ہے، جیسے باڈی بلڈر وہ ہاف آستین کی قمیص پہنے گا، گلا کھلا رکھے گا، سونے کی چین پہنے گا تاکہ اس کی باڈی نظر آئے اور کرتب دکھائے گا نخرے کرے گا اور اس کی چال بھی اکڑ والی ہوگی، عموماً اس میں کتنی تباہی ہے کیونکہ جو باڈی بلڈنگ کرتے ہیں اور اس طرح کے کلبوں میں ورزش کرتے ہیں باکسر بنتے ہیں اس طرح کے جو ترکیبیں ہیں ان کا تکبر سے بچنا بہت ہی مشکل ہے، ورزش کرنی چاہیے تاکہ اپنی صحت اچھی رہے لیکن اپنی باڈی بنانا اور یہ مختلف حصے ہلا کر کرتب سیکھنا اور باکسنگ سیکھنا بہت رسکی ہے۔ ایسوں سے شیطان کھیلتا ہے پھر آخر کار جلدی جلدی جوانی میں موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ تکبر اور اس طرح کے گناہ زندگی کو نچوڑ لیتے ہیں، ان کی عمریں بالکل قلیل ہوتی جاتی ہیں اور بے چارے جلدی جلدی چلے جاتے ہیں بس اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غصے کا انجام صحیح نہیں لہٰذا مہربانی فرما کر کوشش فرمائیں کہ غصہ نہ ہو کہ غصیلے شخص کو دین کا کام کرنا بہت مشکل ہے۔ بہت ہی مشکل ہے لہٰذا اپنے آپ کو نرم کرنے کی کوشش کریں اور مہربانی کر کے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ "غصہ کا علاج" نامی رسالہ مطالعہ کر لیا تو پھر کرلیں، اس کے آخر میں علاج دیئے ہوئے ہیں ان پر عمل کی کوشش کیجئے، اللہ کرے کہ غصہ میں کچھ کمی آئے۔ اللہ پاک ہمیں بے جا غصہ سے بچائے۔

استقامت پانے کا نسخہ

سُوال: وقت کے ساتھ ساتھ خیالات بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول پر استقامت پانے کا کوئی نسخہ بھی عطا فرما دیجئے۔

جواب: ایک شعر ہے:

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

یہ تو دیکھی بھالی چیز ہے کئی لوگ آپ نے بھی دیکھے ہوں گے۔ دعوت اسلامی کا بڑھ چڑھ کر کرتے تھے بعد میں ماڈرن بن جاتے ہیں پھر یہ کہ صبح آدمی کچھ ہوتا ہے اور شام کو ہوتا ہے۔ کسی جگہ مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی جائے میں اور ایک دم کوئی جذبے میں 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے کھڑے ہو جائے تو شیطان بہکاتا ہے کہ یہ کیسے ہوگا ابھی تو گھر جانا ہے میں تو مروت میں کھڑا ہو گیا، ایک بولے گا کہ میں تو سمجھا ہی نہیں کہ کس لئے کھڑا ہونا ہے یوں ہی دیکھا دیکھی کھڑا ہو گیا، کسی کو ماں یاد آجائے گی، کسی کو باپ یاد آجائے گا، کسی کو ماں باپ منع کر دیں گے، اس طرح کئی اسلامی بھائی ہو سکتا ہے کہ 30 دن کے قافلے سے اپنے آپ کو محروم کریں اور اب واقعی اگر کسی کی والدہ منع کریں اور کسی طرح اجازت نہ دیں تو اس کو رکنا ہی ہوگا، لازمی ہے کہ ماں کی فرمانبرداری کی جائے، کئی ایسے ہوں گے کئی سچے دل سے کھڑے ہوئے تھے آہستہ آہستہ دل بدل جائے گا۔ کئی ایسے ہوں گے جو کھڑے نہیں ہوئے تھے ارادہ بھی نہیں تھا لیکن جوش آجائے گا اور مدنی قافلے میں سفر کر جائیں گے۔

دل کو عربی میں قلب بولتے ہیں، قلب کے معنی ہیں کہ بدلنے والا اس میں انقلاب آتا رہتا ہے، حدیث شریف میں اس کی مثال پرندے کے اس پر سے دی گئی ہے کہ جو میدان میں پڑا ہوا اور ہوا اس کو الٹ پلٹ کر رہی ہو۔[1] یعنی انسان کے دل کی مثال اس پرندے کے پر کی سی ہے جس کو ہوا ادھر سے ادھر الٹ پلٹ کرتی رہتی ہے۔ تو اس طرح انسان کا دل بھی بدلتا رہتا ہے۔ بعض اوقات اچھا بدلتا ہے، بعض اوقات برا بدلتا ہے اچھا بدلنے والوں میں سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بہترین مثال ہے۔ کائنات کی سب سے عظیم ہستی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرکار نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے لیے ننگی تلوار لے کر چلے اور خود قربان ہو گئے، دل بدل گیا اور مسلمان ہو گئے اور وہی تلوار اسلام کی حفاظت کے لیے قربان ہو گئی فاروق اعظم کا دل بدل گیا اور اچھا بدلا، دل میں مدنی انقلاب آیا۔

---

1 ......ابن ماجه، كتاب السنة، باب في القدر، ۱/۶۸، حديث: ۸۸۔

برے انقلاب کی مثال اس کی لے سکتے ہیں۔ جیسے ابن سقہ بہت بڑا علامہ اور مناظر اسلام تھا۔ طویل واقعہ آپ نے سنا ہو گا اس نے اس وقت کے غوث کی بے ادبی کی، غوث اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس وقت جوان تھے تین افراد (غوث زمانہ کی) زیارت کے لیے گئے تھے ابن سقہ، عبدُ اللہ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سب نے مختلف نیتیں کی، ابن سقہ نے کہا کہ میں ایسا سوال کروں گا کہ یہ میرا جواب دے ہی نہیں سکیں گے۔ عبدُ اللہ نے کہا کہ میں سوال کروں گا کہ دیکھتا ہوں کیا جواب دیتے ہیں۔ اور ہمارے غوث اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا کہ میں تو کوئی سوال نہیں کروں گا۔ میں بزرگوں کو آزماتا نہیں میں صرف زیارت کروں گا۔ جب یہ تینوں پہنچے تو وہ بزرگ جہاں تشریف فرما تھے وہاں سے غائب ہو گئے پھر دوبارہ ظاہر ہوئے، پُر جلال نگاہ ابن سقہ پر ڈالی اور فرمایا کہ سن تیرا سوال یہ اور اس کا جواب یہ، ابھی وہ سوال نہیں کر پایا تھا کہ اس کے دل کا سوال بھی سنا دیا اور جواب بھی سنا دیا اور فرمایا کہ میں تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ عبدُ اللہ کو بھی غضب سے دیکھا مگر اس سے کم، فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا تیرے کانوں تک آگئی ہے اور پھر اپنی مسند پاک سے اٹھے اور میرے غوث پاک کو سینے سے لگا کر پیار کیا اور محبت فرمائی اور فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں بغداد معلیٰ میں آپ منبر پر رونق افروز ہیں اور یہ اعلان کر رہے ہیں کہ "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" اس طرح انہوں نے بشارت دی۔ عبدُ اللہ جو اس واقعہ کے کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ واقعی مِن وعَن پیشن گوئیاں سچ ثابت ہوئیں۔ ابن سقہ پڑھ لکھ کر بہت بڑا علامہ بنا بہت بڑا مناظر اسلام بنا ذہین تھا عیسائیوں اور پادریوں کو ہرا دیتا تھا اسی طرح کسی ملک سے چیلنج ملا تو مناظرہ کرنے کے لیے وہاں پہنچا وہاں کے سب علما کو اس نے ہلا دیا اس کی شامت یوں آئی کہ بادشاہ کی بیٹی کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور شادی کا مطالبہ کیا بادشاہ نے کہا کہ عیسائی ہو جاؤ تو شادی کروائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے اب آپ کو معلوم ہے کہ عشق اندھا ہوتا ہے چنانچہ اس میں شہوت کی وجہ سے اس نے عیسائیت قبول کی اور اسلام سے منحرف ہوا۔ مَعَاذَ اللہ مرتد ہوا اور اس نے نکاح کیا لیکن کب تک گلچھڑے اڑاتا آخر کار وہ سخت بیمار ہوا اور بادشاہ نے اٹھا کر اس کو پھنکوا دیا۔ شہر سے باہر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بہت ہی بری موت مر گیا اور عبدُ اللہ کہتے ہیں کہ میرے بارے میں پیشن گوئی یوں پوری ہوئی کہ میں علم دین حاصل نہیں کر سکا اور دنیا کے دھندوں میں پڑھ

گیا اور بہت مالدار ہو گیا۔

دنیا کی محبت میں بہت بڑا مالدار ہو جانا یہ بھی اس بزرگ کی بد دعا سے ہوا، مالدار ہونا کوئی سعادت نہیں جو آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو تو بڑا نوازا ہے بڑی دولت ہے در اصل آفت ہے، اللہ میرے بچوں کو بھی مالدار نہ بنائے یعنی ایسا مالدار نہ بنائے کہ غفلت ہو۔ کہ وہ دولت جو دین سے غافل کر دے بری ہے جو دولت دین سے غافل نہ کرے وہ بری نہیں۔ سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی مالدار تھے۔[1] ان کی دولت کیا کہنے، حضرت عبد الرحمن بن عوف صحابہ کرام میں سب سے بڑے مالدار تھے۔[2] مگر ان حضرات کی دولت یقیناً حلال کی تھی، یہ افراد قطعی جنتی ہیں مگر ہم لوگوں کا جو حال ہے کہ دولت آتی ہے تو جو نخرا چڑھتا ہے آپ سب سمجھتے ہیں۔ عبدُ اللہ کہتے ہیں کہ واقعی میرے کانوں تک دنیا آگئی۔ محاورہ ہے یعنی میں دنیا کے دھندوں میں ڈوب گیا، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حق میں بھی یہ دعا قبول ہوئی۔ بشارت قبول ہوئی اور وہ وقت آیا کہ وہ بر سر منبر جلوہ فرما ہو کر یہ اعلان کیا کہ "تمام اولیاء کی گردنیں میرے قدموں تلے ہیں" اور روئے زمین کے اولیاء کرام نے گردنیں جھکا دیں۔[3]

جو ولی قبل تھے ، بعد ہوئے یا ہوں گے — سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

دیکھا آپ نے غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے باادب تھے کہ نیت یہی کی کہ میں صرف زیارت کروں گا ان کا کوئی امتحان نہیں لوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اللہ پاک ہم سب کو بے ادبیوں سے بچائے۔ حدیث قدسی موجود ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے لیے اعلان جنگ کرتا ہوں۔[4] جو ولی کا دشمن ہوتا ہے گستاخ ہوتا ہے، اگر اس نے توبہ نہیں کی تو اس کا ایمان بہت ہی خطرے میں ہے، ہم اللہ سے رحمت کی بھیک مانگتے رہتے ہیں۔ دل

---

1 ...... صراط الجنان، سورۃ التوبۃ، ۴ / ۱۱۳، تحت الآیۃ: ۳۴۔

2 ......اسد الغابۃ، باب العین والباء، عبد الرحمٰن بن عوف، ۴۹۸/۳۔

3 ......بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر اخبار المشایخ عنه بذالک، ص۱۹۔

4 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۲۴۸/۴، حدیث: ۶۵۰۲۔

بدلتا رہتا ہے، ابن سقہ کا دل بدلا کہ وہ اتنا بڑا ایمان کا مناظر تھا محافظ تھا۔ کافر ہو گیا۔ عبدُ اللہ کا بھی تو دل بدلا اس نے جب بے ادبی کی تو اِس کی بے ادبی اُس کی بے ادبی سے کم تھی تو دنیا داری میں مبتلا ہو گیا۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کسی نے دل دکھایا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تجھے دنیا کی دولت سے مالا مال کرے اور تیرے جان میں تندرستی دے۔[1]

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کا خلاصہ فرماتے ہیں: مال داری کی وجہ سے غفلت بڑھے گی اور صحت ہو گی تو تکبر آئے گا۔[2] جاندار افراد سینہ کھلا رکھتے ہیں اکڑ کر چلتے ہیں کمزور کو تڑیاں دیتے ہیں۔ اللہ پاک بس ہمیشہ کے لیے راضی ہو جائے۔ کب کس کا دل بدل جائے اس کا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ولیوں کی بھی ولایت کے سلب ہونے کی روایات ہیں، ولایت چھن جاتی ہیں، یہ بھی واقعات ہیں۔[3] نبوت نہیں چھنتی، کبھی بھی نبوت کو زوال نہیں لگتا۔[4] نبی کے نبوت کو زوال ماننا صریح کفر ہے۔[5] جو ایک بار نبی بن گیا وہ نبی ہی ہے۔ اس کی نبوت سلب نہیں ہوتی، اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ مگر چار نبی ابھی تک ظاہری حیات سے متصف ہیں حضرت عیسی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت الیاس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام۔[6] حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی نبوت میں البتہ اختلاف ہے، بعض ولی مانتے ہیں۔[7] سرکار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیق یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔[8] بس جو اعلیٰ حضرت کی تحقیق ہے وہی ہماری تحقیق نہیں بلکہ اعتقاد ہے۔

استقامت کیسے پائی جائے یہ ہے واقعی مشکل کام، ہم نے تو اپنی زندگی میں کئی اسلامی بھائی دیکھے کہ دعوت اسلامی

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال ۳/۲۸۸۔

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال ۳/۲۸۸۔

3 ......الفتاویٰ الحدیثیة، باب فی التصوف، ص ۴۱۴۔

4 ......فتاوی رضویہ، ۲۹/۱۱۰-۱۱۱۔

5 ......بہار شریعت، ۱/۳۷، حصہ: ۱۔

6 ......تفسیر بغوی، سورۃ مریم، ۳/۱۶۷، تحت الآیۃ: ۵۷۔

7 ......فتاوی رضویہ، ۳۰/۸۶۔

8 ......فتاوی رضویہ، ۲۶/۲۸، ۴۰۱/۶۱۰۔

کے بہت بڑے ذمہ داران تھے جن کے گرد پوری دعوت اسلامی گھومتی تھی، ایسے معاملات خراب ہوئے کہ بے چارے دعوتِ اسلامی چھوڑ کر چلے گئے۔ خدا کی قسم مجھے جو جو گئے ان سے ہمدردی ہے کہ کسی طرح پھر ترکیب ہو جائے۔ اسی طرح کچھ کہہ نہیں سکتے کہ کس کا ذہن کب بدل جائے اس لیے اللہ پاک سے استقامت سے بھیک مانگیں۔ آپ بھی اپنے علاقے اور شہروں کے طور پر بھی جانتے ہوں گے کہ رات دن کام کیا اور پھر دل بدلا تو مدنی کاموں سے دور ہو گئے۔

مجھے کسی ایک نے مکتوب بھیجا تھا کہ کیسا دل بدلا اللہ کرم فرمائے ان کے بیان کا لبّ لباب ہے کہ میں تو بہت بگڑا ہوا شخص تھا سودی ادارے میں کام بھی کرتا تھا میں نے پھر کبھی بیان سن لیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حلال روزی کا ذہن بن گیا تو میں نے اپنی بہت اچھی سودی ادارے کی خاصی نوکری چھوڑ دی اور میں نے عمامہ سجالیا اور مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا کیونکہ میں تو حرام روزی چھوڑ کر آیا تھا واقعی میں نے بہت بڑی قربانی کی تھی۔ اس لیے سب نے میرے اوپر اعتماد کیا مالیات سونپ دی آہستہ آہستہ دن گزرتے گئے دیانت داری سے کام کرتا رہا، میں حرام چھوڑ کر آیا تو قوم کے چندے سے کیا غرض مگر بے روزگاری کی وجہ نے مجھے مجبور کر دیا، تنگ دستی کی وجہ سے تنگ آکر میں نے اس دعوت اسلامی کے پیسوں میں سے خرد برد شروع کر دیا یہاں تک کہ اسلامی بھائیوں کو شبہ ہو گیا آخر کار میں پکڑا گیا اور میرا جرم بھی ثابت ہو گیا اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں پیسوں کی چوری کی تھی اس کی سزا یہ کہ مجھے مدنی ماحول سے نکال دیا گیا ہے۔ اور اس طرح اس نے گڑ گڑا کر لکھا تھا۔ سینہ زوری نہیں کی تھی اعتراف کیا تھا کہ جو جرم کیا ہے وہ سزا مجھے ملی آپ میرے ایمان کی حفاظت کی دعا کریں۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) واقعی امیر اہل سنت کا تجربہ ،مشاہدہ درست ہے اللہ پاک ہم سب کو امیر اہل سنت کی غلامی اور دعوت اسلامی پر استقامت عطا فرمادے۔ اور باپا کی بارگاہ میں بھی عرض ہے اس میں استقامت کی دعا فرما دیجئے، مگر یہ ہے کہ چند باتیں جو دیکھی گئی ہیں وہ کچھ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں بعض اوقات جانے والو کو غور سے دیکھا گیا ہے یا جانے کے بعد ان کی باتیں سنی گئی ہیں تو یہ دیکھا گیا ہے اور جو بات میں نے حقیقی طور پر محسوس کی ہے اپنے ذاتی جذبات عرض کر رہا ہوں جانے والوں کا ایک طبقہ ہے جس نے امیر اہل سنت کو آئیڈیل بنا کر یا ان کو معیار بنا کر تحریک کا

کام نہیں کیا۔ اس نے بس تحریک کا کام کیا اور وہ تحریک کے ساتھ چلتا رہا اور جس نے امیر اہل سنت کو آئیڈیل رکھا وہ کامیاب ہے، ظاہر ہے جس نے امیر اہل سنت کو آئیڈیل رکھا اس نے کرنا وہی ہے جو امیر اہل سنت نے چاہا۔ اس نقطہ کو سمجھنے کی دیر ہے کہ ایک شخص تحریک کے لیے آیا اور ایک شخص اس طرح آیا کہ میرے پیر نے یہ کام کیا تو میں نے بھی یہی کام کرنا ہے امیر اہل سنت نے یہ کام کیا میں نے بھی یہی کام کرنا ہے اور ان ہی کے انداز سے ان کے طریقہ کار سے ان کے تجربہ رہا ہے ان سے جو طریقہ کار چلا ہے اس طریقہ کار میں کامیابی ہے اور اس طریقہ کار میں ہم نے بھلائی دیکھی اور جو اس سے ہٹ کر چلا اپنی عقل کو دخل دیتا رہا' ظاہر ہے کہ اس کا دعوت اسلامی کے طریقہ کار سے ٹکراؤ ہوا۔ جب دعوت اسلامی کے طریقہ کار سے ٹکراؤ ہوا تو اس طریقہ کار کو امیر اہل سنت نے دیا اس لئے آگے چل کر امیر اہل سنت کی سوچ سے ٹکراؤ ہوا، کئی بار ذمہ دار اس بات کا ثبوت دیں گے امیر اہل سنت کبھی ایسوں سے الجھتے نہیں لیکن وہ آہستہ آہستہ ٹکرا ٹکرا کر آخر کار دم توڑ دیتے ہیں اور ماحول سے دور ہو جاتے ہیں تو ذہن اس بات کو تسلیم کرواتا ہے انہوں نے امیر اہل سنت کو معیار نہیں بنایا۔ یقیناً یہ ایک اصولی گفتگو ہے کہ ہم جس تحریک کے ساتھ چلتے ہیں اس تحریک کے بانی امیر اہل سنت ہیں، اب بانی کو پتا ہے کہ میں نے تحریک چلانی کیسے ہے؟ میں نے تحریک کو کس سمت لے کر جانا ہے؟ تحریک کو کس وقت کس جگہ پر ٹرن لینا ہے؟ ظاہر ہے کہ جو ڈرائیور جانتا ہے ساتھ بیٹھا ہوا نہیں جانتا۔ ساتھ بیٹھے ہوئے کو چاہیے کہ وہ ڈرائیور پر اعتماد کرے۔ اور ڈرائیور بھی کون ہے ہمارا! سُبْحٰنَ اللہ۔ دعوت اسلامی ایک بس ہے یہ بس اپنے شعبوں کے پہیوں پر چل رہی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس بس کے ڈرائیور میرے شیخ طریقت امیر اہل سنت ہیں اب یہ بس جس گلی سے جائے ہم نے اس بس میں بیٹھنا ہے اور اپنے ڈرائیور پر ہم نے اعتماد کیا اور اس ڈرائیور کی برکت ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں، اللہ پاک کے کرم سے غوث پاک کے کرم سے ہمیں ہمارے امیر اہل سنت، ہماری منزل مقصود جنت تک لے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اللہ کی رحمت سے اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری شفاعت کے صدقے میں اِنْ شَآءَ اللہ۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو یہ چاہیے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کے لئے جو امیر اہل سنت نے طریقہ کار دیا اس طریقہ کار کو تھام کر رکھیں عقل کو دخل نہ

دیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ ہم عقیدت اور عشق اور محبت کے ساتھ عقل کو دخل نہ دیتے ہوئے جب تحریک کے ساتھ چلیں گے، اللہ کی رحمت سے امیر اہل سنت کی نگاہوں سے اِنْ شَآءَ اللہ مفتی فاروق کا صدقہ پائیں گے، کہ وہ جب کسی بات پر اپنا موقف بیان کر دیتے تھے تو بڑے سے بڑے موقف پر بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رجوع کر لیتے تھے یعنی انہیں اگر یہ پتا چل جائے کہ امیر اہل سنت یہ چاہتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ یہی کہتے ہوئے سنے گئے کہ میری عقل مانے نہ مانے امیر اہل سنت جو کہتے ہیں درست ہی کہتے ہیں۔ اللہ پاک دعوت اسلامی پر آپ کو بھی استقامت نصیب فرمائے آپ کے صدقے میں مجھے بھی۔ اللہ پاک سے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ ہمیں دعوت اسلامی پر استقامت نصیب فرمائے اور ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

امیر اہل سنت کی محبت کا معیار

سُوال: آپ کس اسلامی بھائی سے زیادہ محبت فرماتے ہیں؟

جواب: میری محبت کا معیار آپ دعوت اسلامی کا مدنی کام رکھیں جو دعوت اسلامی کا مدنی کام زیادہ کرے وہ اتنا ہی میرا پیارا ہے۔

مدنی کام کا آغاز کس طرح کیا جائے؟

سُوال: جہاں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام نہ ہو رہا ہو وہاں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کیسے شروع کرنا چاہیے؟

جواب: یہ تو موقع محل کے مطابق ہوتا ہے مدنی کام کی جان تو انفرادی کوشش ہے، ظاہر ہے انفرادی کوشش کے ذریعے چند اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب لائے پھر درس کی ترکیب اگر مسجد میں ممکن نہیں تو اپنے گھر میں اپنے کمرے میں جہاں نوکری کرتا ہے وہاں، درس کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو قریب لائے آہستہ آہستہ جب دلچسپی بڑھے تو مسجد وغیرہ میں اجتماع وغیرہ کی ترکیب ہو لیکن یہ سارا کام مدنی مرکز کے ماتحت رہ کر کرنا ہے اور اسلامی بھائیوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے بجائے مدنی مرکز کا گرویدہ بنائے۔ بعض کی کوالٹی ہوتی ہے کہ سب کو اپنا معتقد بنا دیتے ہیں بیان میں بھی اپنے قصے سناتے ہیں میں نے یوں کیا تو یوں ہو گیا یہ دعا مانگی تو یہ دعا قبول ہو گئی۔ میرے دل میں القا ہوا کہ تم یوں نہیں یوں بول دو ہمارے بعض مبلغین کی یہ چیز نقصان دہ ہے ایسی باتیں نہ کریں جس سے اپنے فضیلت کی چھاپ اسلامی بھائیوں پر

پڑے۔ نقصان دہ ہے کل آپ سے بد ظن ہوئے تو مطلقاً یہ بھی جائیں گے۔ دعوت اسلامی کا معتقد بنائیں اپنی عاجزی ہی برقرار رہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے بھی بعض ہوں گے جو بیان میں فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ القاہوا کہ اس مسجد میں درس شروع کرو تو کام اٹھے گا۔ میں نے مدنی کام شروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کام ہوا، یہ جو اپنی فضیلت سنائی کہ میرے دل میں القاہوا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی یہ بھی ہیوی جملہ ہے کوئی بھی ایسا لفظ نہ بولا جائے کہ جس سے اپنی فضیلت کی چھاپ پڑتی ہے۔

اگر کوئی نمایاں شخص اس طرح کی کوئی بات کرتا بھی ہو تو اس پر بدگمانی نہ کی جائے بلکہ اپنے آپ کو سنبھالا جائے۔ جیسے بے شمار بزرگوں سے اس طرح کی باتیں ثابت ہیں کہ میرے دل میں القاہوا ہے کہ مجھے یہ توفیق ملی۔ یا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ تو وہ حضرات اپنے دل کو سنبھالنے والے ہوتے تھے تحدیثِ نعمت کے لیے ایسی باتیں وہ کہتے تھے، یا ترغیب کی نیت سے کہتے تھے، اس لیے اس طرح بزرگوں پر اپنے آپ کو قیاس کرنا یہ بھی درست نہیں۔ بہر حال ہمیں اپنا دامن بچا کر چلنا چاہیے۔

مدنی مرکز کا شیڈول

سُوال: بعض اسلامی بھائی مدنی کاموں کے شیڈول کو تبدیل کرنے پر اصرار کرتے ہیں مثلاً ہفتہ وار اجتماع مختصر کیا جائے، یا بیان کا وقت کم کر دیں، اس صورت میں کیا کیا جائے؟ مدنی مرکز کی ہدایت پر عمل کیا جائے یا اپنے ممالک کے اعتبار سے اس پر کمی بیشی کرتے رہیں؟

جواب: دراصل اس طرح کے مطالبہ عموماً وہ اسلامی بھائی کرتے ہوں گے جو کما حقہ Active نہیں ہوتے ہوں گے اس لیے ان کو کام کا تجربہ نہیں ہوتا تو وہ سمجھتے ہیں کہ یوں کرنا چاہیے، یوں کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر جب ہم نے دعوت اسلامی کا اجتماع شروع کیا تاریخ کا پہلا اجتماع' ظاہر ہے دعوت اسلامی کے کام کا تجربہ نہیں تھا۔ اجتماع کیا اس کے لیے ہم نے ذہن بنایا کہ مثبت انداز میں بیان ہو۔ دوسرا یہ کہ میں نے ذہن بنایا کہ میں مغرب کے بعد اجتماع کروں گا، یہ میں نے عوام الناس کے لیے ایک نیا سلسلہ شروع کیا لوگ بولتے تھے کہ تم اتنی دور اجتماع کرتے ہو (گلزار حبیب مسجد میں اجتماع

شروع کیا تھا کچھ سالوں سے کرتے رہے پھر چھوٹی پڑ گئی پھر یہ جگہ اسلامی بھائیوں نے سوا دو کروڑ روپے میں خریدی اب شاید اس پلاٹ کی قیمت بیس ۲۵ کروڑ کی ہو چکی ہو گی۔ پانچ پانچ روپیہ دس دس روپیہ چندہ کرتے پھرتے تھے اسلامی بھائیوں نے بہت کوششوں سے یہ فیضان مدینہ کی عمارت بنائی ہے، اور وہ تو جگہ سوا دو کروڑ کی، باقی عمارت اس سے زیادہ کی بنی ہے) میں ایک ذہن لے کر چلا، اب لوگ بولتے تھے مغرب کے بعد اجتماع؟ جلسے تو دس گیارہ بجے شروع ہوتے ہیں، ہم لوگوں کی نوکریاں ہوتی ہیں، میں نے سوچا کچھ بھی ہو میں نے مغرب کی نماز میں اجتماع کرنا ہے۔ میں یہاں عصر کے بعد آجاتا تھا یا مغرب میں پہنچ جاتا تھا مغرب میں مجھے تو ہمیشہ ہی پہنچنا ہوتا تھا، اس وقت مبلغ تو ہوتے نہیں تھے سب میں ہی کرتا تھا نہ ہی مجلسیں تھیں جو کرنا ہوتا تھا مجھے ہی کرنا ہوتا تھا۔ جو پہلا اجتماع ہوا مغرب کے بعد جو اہل سنت کی تاریخ کا مغرب کے بعد پہلا اجتماع تھا، کسی کو سمجھ ہی نہیں آتی تھی کہ لوگ کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں میں نے کہا کہ جس کو آنا ہے آئے گا۔ رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفل ہے، جس کا جی چاہے آئے، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ اجتماع ہوا، جس کو آنا تھا آئے ٹھیک ٹھاک آئے، پہلے اجتماع میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ وہ رقت عنایت ہوئی کہ اس میں لوگ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور ایک شور مچ گیا کہ دعوتِ اسلامی بن گئی اور یہاں اجتماع یوں ہوتا ہے، لوگ آتے گئے، سوالات بھی اور مختلف تقریبات کے اعلانات بھی آتے گئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں اعلان نہیں کروں گا، ناراض ہوتے ہیں تو ہوں، مجھے جب آپریشن کرنا ہے تو تکلیف تو ہو گی۔ اس قوم کا ذہن بنانا ہے مجھے کسی نے کہا تھا کہ تم لوگوں کہ ذہن کا بھی خیال رکھو اور حالات کا بھی خیال رکھو اور اس معاشرے کا بھی خیال رکھو میں نے کہا کہ وہ مرد نہیں ہے جو معاشرے کے پیچھے چلے مرد وہ ہے کہ معاشرہ جس کے پیچھے چلے، مجھے لوگوں کا ایک ذہن بنانا ہے 'اور اس انداز سے مجھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق کی شمع لوگوں کے دلوں میں روشن کرنا ہے۔ مجھے وہ انداز نہیں چاہیے کہ دو بجے تک جلسہ چلے اور فجر کی نماز قضا ہو جائے مجھے وہ انداز چاہیے کہ سب جلدی جلدی نبٹ جائیں اور ہماری قوم تہجد پڑھنا سیکھ جائے۔ تہجد کا تصور کہاں ہے، ننگے سر والوں کو عمامہ باندھنا تھا داڑھی رکھوانی تھی، مجھے لوگ سمجھاتے تھے کہ داڑھی نہ رکھو یہ ہو جاتا ہے وہ ہو جاتا ہے الحمد للہ وہ جذبہ ملا کہ جب سے نکلی میں نے کاٹی نہیں اللہ کا کرم میں نے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ اس قوم کا ذہن بنانے کی کوشش کی مگر میں نے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کوئی غلط بات ذہن میں نہیں بٹھائی میں نے

بہت صحیح باتیں ذہن میں بٹھائیں، جو پہلے سے ہماری تھیں جس کو ہم نے بھلا دیا تھا۔ اس ٹریک پر قوم کو لگانے کے لیے جدوجہد کی، اللہ پاک نے میری مدد فرمائی آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی میں ایسے بے شمار اسلامی بھائی ملیں گے جو فجر کی نماز تو کیا تہجد گزار ہیں، بے شمار ایسے لوگ ملیں گے جو صدائے مدینہ لگاتے ہیں گھر گھر جا کر لوگوں کو اٹھاتے ہیں۔ کہ مسجد بھرو تحریک چل گئی جو لوگ رمضان میں فرض روزے نہیں رکھتے تھے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رجب و شعبان کے روزے رکھنے لگے۔ پورے پورے مہینہ رکھتے ہیں۔ دعوت اسلامی میں ایسے بھی ملیں گے کہ پورے پورے سال روزہ رکھتے ہیں مسلمانوں کو سنتوں کے ٹریک پر لانا تھا جو بھول گئے تھے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں صحیح معنوں میں جھکانے کی ترکیبیں کی ہیں کوششیں کی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے اسلامی بھائی ملتے چلے گئے۔

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ایک ایک آتا گیا کارواں بنتا گیا

اس لیے مدنی مرکز جو آپ کو طریقہ کار دے رہا ہے وہ بالکل ہوا میں سے اٹھا کر ہوائی فائر نہیں ہے بلکہ یہ تجربہ کی روشنی میں ہے آپ کا ایک طرف ایک ذہن ہے ایک طرف مدنی مرکز کا منجھا ہوا ذہن ہے۔ آپ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے مدنی مرکز جب تک نہ کہے، جب تک شریعت کے خلاف نہ ہو آنکھوں کو بند کر کے کرتے رہیں۔ ہاں اگر شریعت کے خلاف ہو تو ہرگز نہ مانو اور مدنی مرکز کی بھی اصلاح کریں کہ یہ خلاف شریعت کام کیوں کر رہے ہو، مدنی مرکز میں اللہ کے فضل و کرم سے علما شامل ہیں، ہمیں شرعی رہنمائی بھی ملتی رہتی ہے۔ شرعی رہنمائی لیتے بھی رہتے ہیں۔ خود اپنی مرکزی مجلس شوریٰ میں بھی عالم شامل ہیں مجلسوں میں علماء شامل ہیں۔ جتنا ہو سکتا ہے کوشش کرتے ہیں کہ کوئی غیر شرعی خلاف شریعت قدم نہ اٹھے۔ جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ملک کے حالات ہمارا انداز۔ آپ کے ذہن کی ناپختگی کے باعث۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے جب شروع کیا تو یہ انداز تھا ہی نہیں گیارہ گیارہ بجے جلسے شروع ہوتے تھے اب بھی وہی انداز ہے دعوتِ اسلامی سے ہٹ کر لیکن دعوت اسلامی نے لاکھوں کا ذہن تبدیل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماع دن کو دعا پر ختم ہو گیا، لاکھوں نے شرکت بھی کی۔

ناراضگی دور کیجئے

سُوال: اگر کسی تنظیمی اسلامی بھائی سے ناراضگی ہو جائے تو اسے کس طرح منایا جائے؟

جواب: معافی مانگنے میں پہل کی جائے اگر اس سلسلے میں ضد پر اترتے ہیں کہ اس نے یوں بولا تھا یوں بولا تھا میرے کو یوں جھاڑا تھا سب کے سامنے میری انسلٹ کی تھی تو آپ منزل پر نہیں پہنچ سکتے۔ چھوٹے باپ کے بن جائیں گے تو منزل پر پہنچ جائیں گے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ کنزالایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی تجھ میں اور اس میں ایسی محبت ہو جائے گی جیسے کہ گہرے دوست)۔[1]

افسوس! اس کا فقدان ہے دیکھا گیا ہے کہ بعض اسلامی بھائی دل میں لے کر بیٹھ جاتے ہیں کہ اس نے میرے ساتھ ناروا سلوک کیا تھا میرے ساتھ ناانصافی کی تھی اور مجھے یوں بول دیا تھا اور بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شکر رنجی شروع ہو جاتی ہے تو اس کے نکات لکھتے ہیں۔ فلاں ٹائم پر فلاں جگہ پر اس نے یوں کہا تھا یوں کہا تھا۔ وہ سارا لکھ کر محفوظ رکھتے ہیں اور پھر موقع کی مناسبت سے دوسروں کو بتاتے رہتے ہیں اور پھر ایک گروپ بنا لیتے ہیں، یہ کسی بھی قوم کے لیے بہت نقصان دہ ہے اور خصوصاً دعوتِ اسلامی کے لیے یہ زہر قاتل ہے۔ گروپ بندی پر دعوت اسلامی میں پابندی ہے بالکل بھی گروپ نہیں بننا چاہیے، سب کے سب ایک ہوں، جیسا کہ آپ مختلف ممالک سے تشریف لائے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ یوکے والے یوکے میں بیٹھیں گے۔ سی لنکا والے سی لنکا میں بیٹھیں گے۔ ہند والے ہند میں، تو فلاں شہر والے فلاں شہر میں، فلاں علاقے والے فلاں علاقے میں، لیکن مجھے یہ گوارا نہیں ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ سب ایک دوسرے میں حل ہو جائیں، معجون بن جائیں۔ آپ نے دیکھا کہ میں جب داخل ہوا تو آپ سب میری بولی والے تھے مگر سب نے نوٹ کیا ہوگا، کہ میں کن کے ساتھ جا کر بیٹھا حالانکہ وہ میرے رشتہ دار نہیں ہیں، میں اردو بولی والوں کے ساتھ نہیں بیٹھا، ہم وطنوں کے ساتھ نہیں بیٹھا بلکہ سیدھا جا کر عرب والوں کے ساتھ بیٹھ گیا، عین ممکن ہے کہ اجنبیت محسوس ہوتی ہوگی، احساس محرومی ہوتا ہوگا ایک دو اسلامی بھائی ہیں جو ان سے ان کی زبان میں بات کرتے ہوں

---

1 ......پ: ۲۷، حم السجدۃ: ۳۴۔

www.dawateislami.net

گے، اب بھی ان کو تشویش ہوتی ہوگی کہ کہیں ہمارے بارے میں تو بات نہیں ہو رہی۔ تو اس لیے سب کے ساتھ آپ گھل مل جائیں یعنی جو ناراض ہو اس سے دوستی کر لیں اس طرح بھی آپ کے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں تحفہ تحائف کا سلسلہ رکھیں بس بات کو بڑھائیں نہ اس میں غیبتیں چغلیاں بدگمانیاں اور بغض و کینہ تو ہوتا ہی ہے آپس میں جب دشمنی ہو جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ۔

دیکھیں شب براءت تشریف لا رہی ہے شب براءت میں بنی کلب کی بکریوں کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔[1] مگر جن بدنصیبوں کو اس رات بھی بخشش سے محروم ہونا پڑتا ہے ان میں ایسے بھی ہیں کہ جن مسلمانوں میں آپس میں کینہ ہے۔[2] اور ہم ہر ایک پر غور کریں کہ کسی رشتہ دار سے ٹھنی ہوئی ہوگی علاقے کے ذمہ دار سے ٹھنی ہوئی ہوگی ذمہ دار کی غیر ذمہ دار سے ٹھنی ہوگی دو اسلامی بھائیوں کی آپس میں ٹھنی ہوگی۔ بس ہمارا آپس میں کینہ نکلتا نہیں۔ اس کی کوئی صورت نکالیں۔ چھوٹے باپ کے ہو جائیں اگر کوئی ناراض ہے تو خود آگے بڑھ کر اس سے معافی مانگ لیں، گلے لگ جائیں، بھلے آپ کی غلطی نہ ہو پھر بھی معافی مانگ لیں، آپ اس کے فوائد دیکھیں گے، بعض ایسے واقعات ہوتے ہیں جو ذہن میں جم جاتے ہیں کہ اس اس طرح اس کا فائدہ ہوا۔ چند واقعات میرے ذہن میں جم گئے ہیں کہ میری اس کوشش سے کس طرح فائدہ ہوا تھا۔

ایک بار تو ہمارے علاقے کے ایک شخص کے بارے میں مجھے پتا چلا کہ وہ سخت ناراض ہیں، میں ایک بار گزر رہا تھا پتا تھا کہ وہ ناراض ہیں تو میں نے السلام علیکم کہا اس نے ایک دم منہ پھلا لیا، میں ہمت کر کے آگے بڑھا اور آگے بڑھ کر اس کو لپٹا گیا اور میں نے کہا یار بہت ناراض معلوم ہوتے ہو اور اس کو تھوڑا دبا دیا اس کا بڑا اچھا اثر پڑا اور اس کے اندر جو بھڑاس تھی وہ نکالنی شروع کی میں نے اپنے انداز میں کوشش کر کے اس کی غلط فہمیاں دور کیں، تو اس کے ساتھ جو اسلامی بھائی تھے چند روز کے بعد اس کی ملاقات ہوئی تو بتایا آپ نے جو پیار سے اسے گلے لگایا تو یہ کہہ رہا تھا کہ جیسے ہی

---

1 ......ابن ماجة، کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان، ٢/١٦٠، حدیث: ١٣٨٩۔

2 ......شعب الایمان، باب فی الصیام، ٣/٣٨٤، حدیث: ٣٨٣٧۔

انہوں نے مجھے دبایا میرے دل میں جو نفرت تھی وہ محبت میں تبدیل ہو گئی اور میں نے ارادہ کر لیا کہ میں مرید بنوں گا تو اسی کا بنوں گا۔ یہ دعوتِ اسلامی کا شروع کا دور تھا میرا سورج چڑھا ہوا نہیں تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ عطاری بھی بنا عطاری کی اصطلاح بھی اس وقت عام نہیں ہوئی تھی، ماشاءاللہ اس نے داڑھی بھی سجائی، اب بھی کبھی کبھی ملتا ہے تو اتنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ میں نے یہ نہیں سوچا کہ اگر میرے خلاف ہو گیا اور اس کے ساتھ دو چار ادھر ادھر ہو گئے تو کیا ہوا اپنے پاس تو ہزاروں ہیں، دعوتِ اسلامی کی عمارت کے لیے ایک ایک قیمتی ہے، ایک تنکا بھی اس سے جدا نہیں ہونا چاہیے ہم تو پاؤں پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر کام چلانا چاہتے ہیں۔ جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔[1] اس لئے آپس میں جو بھی ناراضگیاں ہو تو مہربانی کر کے نکال دیں۔ چھوٹے باپ کے بن کر آگے بڑھ جاؤ۔ پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لو ٹھکرا دے پھر بھی بس آپ لپٹتے رہو۔

بہت سے واقعات یاد کرے تو آسکتے ہیں کوشش کیجئے کہ چھوٹے باپ کے بن کر رہیے۔ بڑے باپ کے نہ بنیں، انا کا مسئلہ نہ بنالیا کریں کہ اس نے مجھے چھیڑا تو میں چھوڑوں گا نہیں بلکہ معاف کرنا اختیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ مدینہ ہوگا۔ قرآن پاک میں اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہی حکم دیا گیا کہ "معاف کرنا اختیار کرو"۔[2] ہم بندوں کو معاف کریں گے تو اللہ بھی ہمیں معاف کرے گا۔ جو انتقام کی طاقت رکھتا ہو اور اس کے باوجود معاف کر دے تو اس کے لیے بہت درجات ہیں جیسے کہ کوئی غصہ کو نافذ کر سکتا ہے لیکن اللہ کے لیے وہ نہیں کرتا، بدلہ نہیں لیتا تو قیامت کے دن اس کو اختیار دیا جائے گا کہ جس حور کو چاہے وہ لے لے۔[3] ظاہر ہے حور کو لے گا تو جنت ہی پائے گا کیونکہ بغیر جنت کے حور ملے گی نہیں۔ اللہ پاک عفو و درگزر کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم معاف کرنے میں سختی کریں گے تو ایسا نہ ہو کہ اللہ پاک بھی ہم کو معاف نہ فرمائے۔

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الآداب، باب استحباب العفو و التواضع، ص۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲۔

2 ......پ: ۹، الاعراف: ۱۹۹۔

3 ......ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۵، حدیث: ۴۷۷۷۔

تربیت کے لئے پاکستان آنے کی ترغیب

سُوال: ہمیں اپنے ملک میں مبلغ بلانے میں ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے۔ کیا ہم اپنے اسلامی بھائیوں کو تربیت کے لیے پاکستان بھیجنے کی ترغیب دلائیں؟

جواب: بالکل دلانی چاہیے پاکستان جب آپ تشریف لائیں گے تو یہاں کا ماحول آپ کے سامنے ہے آپ کے یہاں کوئی مبلغ آ بھی گیا تو اتنا عظیم الشان ماحول تو وہ فراہم نہیں کر سکتا، جو تربیت ماحول میں ہوتی ہے وہ الگ سے نہیں ہو سکتی، بالکل آپ اپنے اپنے ملکوں سے یہاں کے لیے تیار کریں۔ مدنی قافلہ اور مدنی کورسز کے لیے تیار کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

تنظیمی ترکیب کے مطابق مسئلے کا حل

سُوال: اگر انتظامی کابینہ کے نگران سے اختلاف رائے ہو جائے تو کیا اس صورت میں چند اسلامی بھائیوں کو اعتماد میں لے کر نگران کے خلاف گروہ بنا کر مدنی مرکز سے رابطہ کرنا اور شکایت کرنا درست ہے؟

جواب: دیکھئے اس کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کیا جائے کہ جب اختلاف کی صورت ہو تو اس مسئلہ کو بالترتیب حل کیا جائے مثلاً کسی ذیلی حلقے میں مسئلہ ہوا ہے تو ذیلی مشاورت نگران کے ذریعے حل کیا جائے، ذیلی مشاورت نگران سے حل نہ ہو سکا تو حلقہ مشاورت نگران کی طرف رجوع کیا جائے، اگر یہاں بھی بات نہ بنی تو علاقہ اس کے بعد ہے، علاقہ کی مشاورت کے نگران سے رجوع کیا جائے پھر مزید آگے۔ اب ڈویژن کا نمبر آیا، شہر کا نمبر آئے گا، اس طرح بڑھتے بڑھتے ریجن کے نگران سے اس کو حل کروایا جائے۔ پھر جا کر ملک کی انتظامی کابینہ کے نگران سے اس کو حل کروائیں۔ ملک کی انتظامی کابینہ کے نگران کے بارے میں اگر یہ ذہن بن جائے کہ یہ ہمارا مخالف ہے یہ ہمارا مسئلہ حل نہیں کرے گا، اس لیے مدنی مرکز سے رجوع کرو کہ یہاں اتنی بڑی خرابی پیدا ہو گئی کہ اس ملک میں کام نہیں ہو سکتا، اگر ذمہ داران کا یہ ذہن بن جائے تو پہلے نگران کو برتری دے کہ اس کو مدنی مرکز نے ہمارے اوپر نافذ کیا ہے اس کو بڑا بنایا ہے تو پہلے اس سے رجوع کیا جائے اگر اس کی بعض باتیں سمجھ میں نہیں آتی اور وہ خلاف شرع نہیں ہے اس کو بھی چلا لیا جائے جب کہ

اس کا نمایاں نقصان نظر نہ آتا ہو، نمایاں نقصان نظر آتا ہو تو اس نگران کی تفہیم کی صورت براہِ راست خود ہی کرے، اب اگر نزاعی صورت پیدا ہو گئی ملک کی انتظامی کابینہ سے بھی ان بن ہو گئی ملک کی انتظامی کابینہ کا نگران باز نہیں آرہا اب کہیں جا کر "مجلس بیرون ممالک سے رجوع کیا جائے۔ وہ بھی حل نہیں کر سکتا معاملہ بالکل پیچیدہ ہو گیا ہے اب جا کر مرکزی مجلس شوریٰ سے اس کو حل کروایا جائے۔ آپ اس ترتیب کو اگر یقینی بناؤ گے تو کام اِنْ شَآءَ الله بہتر ہو جائے گا۔

نگران جو بھی ہو آپ کے ملک کا یا آپ کی مجلس کا جس کے آپ ماتحت ہیں ہاں اس کی اطاعت میں ہی بہتری ہے اطاعت نہیں کریں گے اس کے خلاف آپ "لابنگ" کریں گے گروپنگ کریں گے، زیادہ دیر کام چلے گا نہیں کام ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہے گا، چار اس کا ساتھ دیں گے چار آپ کا دیں گے، اسی میں آپ کا وقت برباد ہوتا چلا جائے گا لہٰذا اس میں تھوڑی لچک پیدا کرنی چاہیے نرمی کرنی چاہیے اور چھوٹے باپ کا بن کر تھوڑا جھک کر چلیں گے تو اِنْ شَآءَ الله کوئی زیادہ دیر نہیں لگے گی مسائل آپ کے حل ہوتے چلے جائیں گے، لڑتے رہو گے تو کیا کام ہو گا۔ کام تو ٹوٹے گا اتحاد میں برکت ہے، اطاعت میں عظمت ہے۔

جوڑی کے نقصانات

سُوال: بعض اسلامی بھائی جوڑی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: جب دو کی دوستی ہو جاتی ہے تو اس کو جوڑی بولتے ہیں، میاں بیوی کو بھی جوڑی بولتے ہیں، دوستوں کو بھی جوڑی بولتے ہیں، یہ دوستوں کی جوڑیاں اسلامی بہنوں میں بھی ہوتی ہیں اور اسلامی بھائیوں میں بھی ہوتی ہیں عام فرینڈ سرکل جو ہوتے ہیں بیسٹ فرینڈ بناتے ہیں تنظیمی طور پر فی زمانہ میں نے اس کا نقصان دیکھا ہے یہ بے چارے بولتے ہیں کہ ہم الله کی رضا کے لیے کرتے ہیں دل کی گہرائی میں بہت مشکل ہوتا ہے کہ نیت درست کی جاسکے، اس دور میں علم نہیں ہے، نہ جذبہ حسن عمل ہے۔ تو اس لیے میں نے دیکھا ہے کہ جو دو دوست ہوتے ہیں وہ دین کا کام زیادہ کر نہیں پاتے۔ نہ دعوت اسلامی کا کام زیادہ کر پاتے، نہ گھر کے کام کاج، نہ نوکری یا کاروبار وغیرہ۔ تھوڑا سا وقت دین کا کام کرنے کے لیے ملے تو جوڑی اٹکی ہوئی ہوتی ہے اس کے پاس جائے گا آئے گا۔ اس سے بات چیت کرے گا وقت اس کا پورا ہو جائے گا۔

اجتماع میں بھی وہ نئے اسلامی بھائی سے مل نہیں پائے گا بلکہ اپنے اس دوست کو ہی ڈھونڈ تا ہو گا، دونوں مل کر بیٹھ جائیں گے۔ دونوں ایک تھالی میں کھائیں گے قریب قریب بیٹھیں گے۔ اس کی علامات ہوتی ہیں ایک طرح کا لباس سلوائیں گے ایک طرح کے شوز لیں گے، دوسروں کے حسد کا بھی نشانہ بنیں گے ۔ اتنی ساری مشکلات ہیں اس میں فی زمانہ حقیقی معنوں میں جو اللہ کے لیے دوستی ہو اگر دو کی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کوئی گرفت نہیں بلکہ ثواب ہے لیکن میں نے اس دور میں کوئی دو دوست ایسے تجربے میں نہیں دیکھے جن کی دوستی اللہ کے لیے ہو۔ ہو گی لیکن میرے تجربے میں نہیں ہے۔ نفسانیت ہوتی ہے کہ یا تو وہ اچھا لگتا ہے حسین ہے تو دوستی ہو جاتی ہے۔ یا اس کی باتوں میں لطف زیادہ ہوتا ہے تو دوستی ہو جاتی ہے، ذہین بہت ہے اس لیے دوستی ہو جاتی ہے، یا مال دار ہے اس لیے دوستی ہو جاتی ہے، جاندار ہے اس لیے دوستی ہو جاتی ہے، اس دور میں کسی نہ کسی دنیاوی کشش کی وجہ سے دوستیاں ہوتی ہیں اس کو جوڑیاں بولتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی میں تو یہ ممنوع ہے جو ایسا کرتے ہیں وہ کم از کم میرے نافرمان ہیں۔ میں تو بہت ناراض ہوتا ہوں، میرا اس سے دل بہت ٹوٹتا ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کام نہیں کر پاتے وہ خوش فہمی میں ہوتے ہیں کہ میں نے یہ کیا وہ کیا لیکن اگر وہ جوڑی میں نہ ہوتے تو اس سے زیادہ کام کر جاتے، اس لیے کسی کو سمجھانا بار بار یہ بھی رسکی ہوتا ہے کہ وہ مزید ضد میں آکر پکا ہو جائے، یہ بھی نفسیاتی اثر ذہن میں رکھیے گا یا بعض اوقات توجہ نہیں ہوتی آپ بولو کہ تیری جوڑی ہے، جوڑی ہے، تو وہ پھر جوش میں آکر جوڑی بن جاتی ہے اس لیے یہ نازک شاہراہ ہے۔

آج کل تو یہی ہے کہ آپ سب سے یکساں سلوک رکھنے کی کوشش فرمائیں جب ہی ہر دلعزیز بنیں گے ایک سے اگر آپ نے گہری دوستی گانٹھ لی تو آپ ہر دلعزیز کبھی بھی نہیں بنیں گے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل نہیں ہوں گے۔ اللہ پاک ہمیں اخلاص عطا فرمائے، اللہ کے لیے حقیقی معنوں میں دوستی نصیب ہو جائے۔

پیٹ کا قفلِ مدینہ

سُوال: آپ کی تالیف "پیٹ کا قفلِ مدینہ" دوسرے اسلامی بھائیوں کو پیش کرنے سے تنظیمی طور پر کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں؟

جواب: ہدیہ دو محبت بڑھے گی۔[1] ایک فائدہ یہ تو حاصل ہو گا ہی۔ اِنْ شَآءَ اللہ اور اس کتاب میں بھوک کے فضائل لکھے ہیں، اس نیت سے بھی اگر کم کھانا کھائے اور احتیاط بھی کرے، پڑّے پراٹھوں سے اپنے آپ کو بچائے، مرغن کھانوں سے بچائے تو صحت بہتر رہے گی دین کا کام زیادہ کر سکے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کے علاوہ بھی ضمناً اس میں کافی مواد ہے۔ مثال کے طور پر اس میں جماعت سے نماز پڑھنے کا ایسا مواد ہے کہ اس سے پہلے عین ممکن ہے کہ آپ کے مطالعہ میں نہ آیا ہو۔، میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ چنانچہ

فیضانِ سنت جلد اول باب پیٹ کا قفلِ مدینہ صفحہ 776 پر بھنی ہوئی بکری کی حکایت ہے: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھونی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی آپ نے یہ کھانے سے انکار کر دیا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔[2] اب بتایئے اس میں کتنا مواد ہے۔ اس حدیث شریف پر غور کرے تو آدمی سر دیوار سے مار دے کہ میں ایسا عاشق رسول بنتا ہوں کہ بریانی، قورما، پڑّے، بس جو ہاتھ آتا ہے وہ میں پیٹ میں ڈالتا ہوں اور عاشق رسول ہوں۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ اور جو حقیقی عاشق ہے اس کو دیکھ لو بھنی ہوئی بکری سامنے آئی تو وہ بھی نہیں کھائی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک طرف حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا غم مصطفےٰ تھا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف کو یاد کر کے بھنی ہوئی بکری کھانے سے انکار فرما دیا۔ اور آہ دوسری طرف ہم جیسے نام کے عشاق ہیں کہ اگر تندوری بکرا بلکہ تندوری ران ہی سامنے آجائے تو عشق و مستی سب بھول کر بھوکے شیر کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں اور دونوں ہاتھ سے نوچ نوچ کر کھانے میں مشغول ہو جائیں کہ شاید نماز باجماعت کا بھی ہوش نہ رہے۔ آہ آج کل اکثر دعوتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بزرگوں کی نیاز کی دعوت جیسا نفلی کام بھی کرتے ہیں تو مَعَاذَ اللہ اکثر

---

1 ......المعجم الاوسط، باب المیم، ۴/۲۱۹، حدیث: ۵۷۷۵۔

2 ......بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبی و اصحابه یاکلون، ۳/۵۳۲، حدیث: ۵۴۱۴۔

نمازی کھانے کی حرص کے باعث جماعت ترک کر دیتے ہیں۔ مدنی التجا ہے کہ جب بھی دعوت کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی نماز بیچ میں نہ آئے، اگر آجائے تو پھر لاکھ مصروفیت ہو، فوراً میزبان اور مہمان سب کے سب مسجد کا رخ کریں جب تک شرعی مجبوری نہ ہو۔ اس وقت تک مسجد کی جماعت اولیٰ لینا واجب ہے۔[1] اگر جماعت گھر میں کر بھی لی تو ترکِ واجب کا گناہ سر پر آئے گا۔ بلکہ بعض فقہا کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے نزدیک اقامت سے پہلے مسجد میں نہ آنے والا گناہ گار ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ آپ نے پہلے کبھی سنا تھا یا کبھی مسجد میں آکر اقامت سنی تھی۔ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ میں نقل کیا ہے مسجد میں اقامت سے پہلے آجائے۔ مگر ہم تو بڑے ٹھاٹ سے جماعت کا وقت ہو تو اٹھتے ہیں اگر نماز پڑھتے بھی ہیں آکر استنجا کرتے ہیں، وضو کرتے ہیں اور پھر جماعت کی ایک دو رکعت ملی تو ملی۔ جو مسجد میں رہتے ہیں ان کو مسجد کی جماعت پوری نہیں ملتی، کتنی بڑی بد نصیبی ہے، جماعت پوری لینی چاہیے۔ مزید اس میں لکھا ہے کہ افطار پارٹیوں' دعوتوں' نیازوں' اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتیں اولیٰ یعنی پہلی جماعت ترک کرنے کی ہر گز اجازت نہیں' یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا حال یا بنگلہ کے کمپاؤنٹ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو ان پر بھی واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتیں اولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عذر شرعی باوجود قدرت فرض نماز مسجد میں جماعت اولیٰ سے ادا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہیے کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ پاک سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچوں نمازوں کی جماعت پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے چونکہ اللہ پاک نے تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے سننِ ھُدٰی مشروع کی اور یہ نمازیں بھی سننِ ھُدٰی ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

1 ......البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/۲۰۳ - ۲۰۵۔ فتاوی رضویہ، ۷/ ۱۹۴۔

2 ......البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/۲۰۳۔ فیضان سنت، پیٹ کا قفل مدینہ، ص۷۷۷۔

(1)اس حدیث مبارکہ سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعت اولیٰ کی پابندی کرنے والے کی خاتمہ بالخیر ہو گا۔ جو بلا شرعی مجبوری مسجد کی جماعت اولیٰ ترک کرتا ہے اس کا مَعَاذَ اللہ کفر پر خاتمہ کا خوف ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو اقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فقہا کرام کے نزدیک وہ گناہ گار اور مردود الشہادۃ یعنی گواہی کے لیے نالائق ہے۔(2) جو بلا عذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نماز پڑھتا ہے یا مَعَاذَ اللہ نماز ہی نہیں پڑھتا اس کا حال کیا ہو گا، یارب مصطفےٰ: ہمیں پانچوں نماز مسجد کی جماعت اولیٰ میں پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت عطا فرما۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت　　　ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی

امیر اہل سنت کا پسندیدہ نگران

سُوال: آپ کو کس طرح کا نگرانِ مشاورت پسند ہے؟

جواب: جس مشاورت کا نگران اپنے ماتحتوں پر شفیق ہو مشورے سے کام کرے انتھک کوششیں کرے، حبِ جاہ سے خالی ہو، اخلاص کا پیکر ہو جو کہے اس پر عمل بھی کرے، پابندی سے ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کرے، مدنی انعامات کا رسالہ ہر روز غور و فکر کے ذریعے پر کرکے جمع کرائے، غور و فکر کے ذریعے جب یہ عملی نمونہ پیش کرے گا تو ماتحت اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں گے۔ اخلاقیات میں بھی اس کی شکایات نہ ہوں تقویٰ اس میں موجود ہے۔ تقویٰ فی زمانہ ایسا لگتا ہے کہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، جو متقی نظر آتے ہیں وہ بھی اکثر متقی نہیں ہوتے حالات اتنے نازک ہو چکے ہیں اللہ رحم فرمائے کسی بھی سطح کا نگران ہو متقی ہو۔ اس طرح کی خوبیاں ہوں تو ظاہر ہے ہر مسلمان کو پسند آئے گا مجھے بھی پسند آئے گا۔ تقوی اگرچہ مجھ میں نہیں مگر تقویٰ سے مجھے محبت بہت ہے اللہ مجھے تقویٰ کی محبت کے صدقے میں متقیوں کے طفیل بخش دے۔

---

1 ......مسلم، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، ص۲۵۷، حدیث: ۱۴۸۸۔

2 ......البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ۱/ ۴۵۳-۶۰۳۔

کیا مبلغ بیٹھ کر بیان کر سکتا ہے؟

سُوال: کیا مبلغ بیٹھ کر بیان کر سکتا ہے؟ (گجرات ہند کے اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: اگر کوئی مجبوری ہے تو بیٹھ کر بیان کر سکتا ہے تاہم کھڑے ہو کر ہی بیان کرنا بہتر ہے۔

ہر ایک پر انفرادی کوشش کیجئے

سُوال: مدنی قافلوں اور دیگر مدنی کاموں کے معاملہ میں اپنی پسند کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ رہنے اور ان پر انفرادی کوشش کرنے میں دل لگا رہتا ہے کوئی ایسا حل فرما دیجئے کہ گورا ہو یا کالا ہر اسلامی بھائی پر اخلاص کے ساتھ انفرادی کوشش اور مدنی قافلوں میں سفر کا ذہن بن جائے۔

جواب: دراصل شیطان عبادت کروا کر بھی آدمی کو گھیر لیتا ہے اور پھانس لیتا ہے۔[1] واقعی صورت و شکل دیکھ کر کام نہ کیا جائے بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کام کیا جائے اس لیے کہ قبولیت کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ثواب کی نیت سے کام کیا جائے ہمارے بے شمار کام ایسے ہوتے ہیں جس میں ثواب کی نیت کم ہوتی ہے، ہمیں تو خیر پتا ہی نہیں ہوتا کہ اس میں ثواب کی نیت بھی کرنی چاہیے ہم کیا کرتے ہیں؟ جیسے یہاں پنجابی زیادہ ہیں، پنجابی میں نعت پڑھیں گے کہ سب متاثر ہوں، پنجابیوں کو جوش بھی آجائے گا، نوٹ بھی نکال لیں گے، نعرہ بھی لگ جائے گا اور ہم خوش ہو جائیں گے۔ تو ثواب کہاں سے لاؤ گے ثواب نہیں ملے گا۔ پنجابیوں کو خوش کرنے کے لیے پڑھا۔ یا سندھی جمع ہیں تو سندھی میں نعت پڑھو سندھی خوش ہو جائیں۔ یہ ہمارے یہاں عام تاثر ہے۔ اللہ اور رسول کو خوش کرنے کے لیے نیت ثواب کی ہونی چاہیے بیان میں بھی ہمیں اسی وقت لطف آتا ہے کہ کوئی ہم سے متاثر ہو جائے تو ہم بندوں کو متاثر کرنے کے لیے عمل کرتے ہیں ہے۔ ہاں کسی کا دل اس لیے خوش کر رہا ہے کہ اس کا دل خوش کرنے میں اللہ کی رضا پوشیدہ ہے وہ ایک الگ بات ہے مثلاً ماں باپ کو خوش کیا نیت یہ ہے کہ ماں باپ کو اس لیے خوش کر رہا ہوں کہ اللہ خوش ہو جائے، جائز طریقہ سے خوش کیا تو بے شک ثواب ملے گا مگر صرف اس کو خوش کرنا اور اللہ کی رضا پیش نظر نہ ہونا، بندے کو ہی خوش کرنا

---

1 ......تلبیس ابلیس، ص ۳۸-۴۰۔

اس سے عمل کی مقبولیت نہیں ہو گی ثواب نہیں ملے گا اور اگر ریاکاری کے احکام پائے گئے تو ریاکاری کا گناہ بھی ملے گا۔ ہمارے یہاں تو عام طور پر یہی ہے ریاکاری ہمارا عمل ہم سے چھپتا ہی نہیں کوئی نہ کوئی دنیا کی منفعت ہوتی ہے دنیاوی منفعت کے لیے کوئی کام کیا نیکی کی تو ریاکاری میں ضائع ہو جائے گی۔ عزت بڑھانے کے لیے نیکی کی تو ریاکاری میں ضائع ہو جائے گی اس لیے بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے اپنے دوستوں پر یا مَعَاذَ الله امردوں پر انفرادی کوشش کرتے ہیں امردوں پر تو صحیح بات ہے کہ بہت محتاط رہنا چاہیے، شیطان یہی بولے گا کہ میں تو اس کو دعائیں سیکھا رہا ہوں اس کی تربیت کر رہا ہوں، آخر اسی کو کیوں وہ بھی تو بے چارے دو چار بیٹھے ہوئے ہیں ان پر کوشش نہیں کر رہا جو تجھ کو اچھے نہیں لگ رہے ان پر ہی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہٰذا شیطان کے وار کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ایک حدیث پاک ہے وہ اگر ذہن میں بیٹھ جائے تو آدمی خوف سے پانی پانی ہو جائے، ہم یہ خوش ہوتے ہیں کہ میرے ذریعے اتنوں کی اصلاح ہو گئی میں نے بیان کیا تو اتنوں نے داڑھی بڑھالی، اتنے مدنی قافلے میں سفر کر گئے۔ پیارے اسلامی بھائیو! اس پر اگر ہم پھول گئے تو خدا کی قسم بہت تشویش کی بات ہے۔ ایک حدیث شریف اگر آپ ذہن میں رکھ لیں اِنْ شَآءَ الله آپ کو بہت مدد ملے گی۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِاَقْوَامٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ۔ یعنی الله پاک ایسے لوگوں سے بھی اس دین کی مدد لے لیتا ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔“[1] ان باتوں سے ہرگز نہ پھولیں کہ میری وجہ سے کسی کی اصلاح ہو گئی۔ ٹھیک ہے اصلاح ہو گئی ہو گی مگر یہ نہ ہو کہ اصلاح کرنے والا خود جہنم میں چلا جائے۔ جیسے کہ بخاری شریف میں ہے کہ ایک عالم صاحب گدھے کی طرح جہنم میں چکی پیس رہے ہوں گے۔ دیکھ کر بعض جنتی کہیں گے کہ آپ یہاں جہنم میں کیسے۔ ہم آپ سے سن کر تو راہ راست پر آئے اور ہم نے عبادت کی اور جنت پائی آپ جہنم میں کیوں؟ تو وہ حسرت سے کہیں گے کہ ہاں میں تم کو تو کہتا تھا تم نے عمل کیا جنت میں چلے گئے، میں تو کہتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اس لئے میں دوزخ میں آگیا۔[2] اس لیے کبھی بھی بولنا نہیں چاہیے کہ میں نے یہ کیا، لوگ بولتے ہیں

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب السیر، الاستعانة بالفجار فی الحرب، ۵/۲۷۹، حدیث: ۸۸۸۵۔

2 ......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، ۲/۲۹۶، حدیث: ۳۲۶۷ مفهوما۔

میری یہ خدمات ہیں میری وہ خدمات ہیں، تم نے مجھے لفٹ نہیں کرائی تم کو تو میں ماحول میں لایا تھا۔ تم نگران بن گئے تو کیا ہوا مجھ سے مشورہ کیا کرو مجھ سے نہیں پوچھتے ہو۔ اس طرح مَعَاذَ اللہ میری یہ خدمات میری وہ خدمات، فقیر نے یہ تقریریں کی وہ تقریریں کی، اتنی کتابیں لکھیں، خدا کی قسم بہت رسک ہے بس اللہ پاک کا خوف مل جائے۔ اللہ کے خوف کی معرفت جس کو نہیں ہے وہی ایسی باتیں کرے گا۔ ورنہ آپ اپنے بزرگوں میں کبھی ایسی باتیں نہیں پائیں گے اپنے اسلاف میں اس طرح کی گفتگو کبھی بھی تحریروں میں نہیں پڑھیں گے نہ ان کے بیانات میں وہ سادگی اور عاجزی کا پیکر ہی اپ کو ملیں گے۔ ظاہر ہے کہ آدمی علم جتنا بھی حاصل کرلے اگر توفیق الٰہی شامل حال نہیں تو تباہی و بربادی ہی ہے جیسا کہ شیطان کم بخت بہت بڑا علامہ تھا لیکن کیسا ڈوبا۔ کیسا غرق ہوا۔ [1]بلعم باعورا بھی بہت بڑا علامہ تھا اتنا صاحب کرامت ہوگیا تھا اتنی ولایت کا درجہ اسے مل گیا تھا کہ لوح محفوظ کی عبارتیں پڑھ لیتا تھا لیکن اللہ کی خفیہ تدبیر اس پر عمل میں آئی جو اس کے تقدیر تھی وہ غالب آئی تو کہیں کا بھی نہیں رہا بلعم بن باعورا کفر پر مرا۔ [2]اللہ پاک کی خفیہ تدبیر ہمارے بارے میں کیا ہے ہمیں ڈرنا چاہیے۔ واللہ۔ کیا حسن و جمال یہ آنی جانی شے ہے عمر کے ساتھ حسن ختم ہوجاتا ہے اور بعض اوقات جوانی میں ہی ختم ہوجاتا ہے۔ اس کے چہرے پر کوئی چیز ایسی گر گئی، چیچک نکل گئی۔ بدنما ہوگیا۔ اللہ پاک اخلاص نصیب فرمائے۔

100 سال کے بوڑھے پر بھی کوشش کرنی چاہیے میں نے ایک بار دیکھا تھا کہ ایک بزرگ تھے ایک سو اور کچھ اوپر سال ان کی عمر تھی اور قاعدہ پڑھنے بیٹھے تھے۔ پڑھانے والے پڑھا رہے تھے۔ اب روپ بھی نہیں رنگ بھی نہیں۔ اب اس بوڑھے میں کوئی کشش نہیں تھی مگر قاعدہ اس کو پڑھا رہے تھے مزہ اسی میں ہے، اب یہ کہ خوبصورت اور حسن و جمال اور دولت و مال کا ہر ایک خریدار موجود ہے اللہ عقل سلیم عطا فرمائے اور گناہوں سے بچائے۔

تقسیم رسائل

سُوال: تقسیم رسائل سے کیا مراد ہے اور کس طرح کے رسائل تقسیم کیے جائیں؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۳۲۶۔

2 ...... تفسیر طبری، سورۃ الاعراف، ۶/۱۲۳، تحت الآیۃ: ۱۷۶، حدیث: ۱۵۴۳۱۔ تنبیہ الغافلین مختصر منہاج العابدین (مترجم)، ص ۲۴۳۔

جواب: دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں رسائل مفت تقسیم کرنے کو تقسیم رسائل کہتے ہیں۔ اب خاص کر یہاں کراچی میں تو لاکھوں لاکھ روپے کے رسائل تقسیم ہوتے ہیں، بعض دوسرے شہروں میں بھی ہوتے ہوں گے اب اس کی کچھ صورتیں ہیں، جیسا کہ جشن ولادت کے موقع پر جلوسوں میں تقسیم ہوتے ہیں اس کے علاوہ اپنے یہاں فوتگی یا ایصال ثواب کا اجتماع ہے اس میں تقسیم کیے جائیں۔ شادی کی تقریب ہے تو وہاں تقسیم کیے جائیں، ولیمہ کی تقریب میں تقسیم کیے جائیں۔ بستہ (یعنی اسٹال) لگالیا جائے۔ جہاں جہاں مکتبۃ المدینہ فعال ہے وہاں ان کے ذریعے بستہ لگانا زیادہ مفید ہے کراچی والے خود ہی مکتبۃ المدینہ والوں کو جہاں شادی ہو رہی ہو وہاں فون کر دیں یا ملاقات کر لیں ترکیب بن جاتی ہے خود ہی اپنا مکتبہ لگالیتے ہیں یہ طے ہو جاتا ہے کہ اتنی رقم کی آپ کتابیں، رسالے اور کیسٹیں اس طرح کی چیزیں تقسیم کر دیں۔ کتابیں وہی بانٹی جائیں جو مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی ہوں لنگر رسائل کے لیے مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتابیں ہونا شرط ہے اگر دوسرے مکتبہ کی بانٹیں گے تو چلو آپ کو پہچان ہے اگر اس کو وسیع کریں گے تو ہر ایک کو پتا نہیں ہوتا کہ کون سی کتاب کس کی ہے، اس لیے یہ ذہن میں رکھیں کہ تقسیم رسائل کے لیے شرط یہی ہے کہ مکتبۃ المدینہ کی چھپی ہوئی کتاب ہو اور یہ آپ تقسیم فرمائیں۔ مکتبۃ المدینہ کے رسائل تو ویسے ہی سستے بہت ہوتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مفید بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ایک ایک رسالہ پڑھ کر بعض اوقات لوگوں کی تقدیر میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ احمد آباد شریف کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے وہ رسائل جن کا ترجمہ انگلش میں ہو چکا ہے ان کو یوگنڈا (افریقہ) میں تقسیم کیا تو اس کو پڑھ پڑھ کر اب تک تین کفار ان کے پاس آکر ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ اللہ پاک آپ کو بھی اور ہم سب کو استقامت نصیب فرمائے۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) الحمد للہ جیسا کہ آپ نے ابھی انگلش رسالے کی بہار سنی کہ امیر اہل سنت کے رسائل کا جو انگریزی میں ترجمہ ہوا یوگینڈا (افریقہ) ایک اسلامی بھائیوں نے وہاں لے جا کر تقسیم کیے تو تین کفار انگلش میں پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح تراجم کی جو مجلس ہے اس نے عربی، فارسی، فرنچ، بنگلہ، ہندی، گجراتی، سواحلی، اسپینش، سندھی، پشتو، کریلو، اور تامل۔ انگلش سمیت ان تمام زبانوں میں بھی امیر اہل سنت کے رسائل کے تراجم کر لیے ہیں۔ تمام اسلامی

بھائی یہ نیت کرلیں کہ اپنے اپنے ممالک میں ان تراجم والے رسائل کو بھرپور انداز میں لنگر کی صورت کریں گے۔ جن کو تقسیم کرنے میں سہولت نہ ہو کہ میں تقسیم نہیں کرپاؤں گا یا غلط جگہ تقسیم ہوجائیں گے وہ اپنے ذمہ داروں سے مشورہ کرلے، عوام کے ہاتھوں میں رسالے جانا چاہیے۔ ہمارے یہاں توکئی اسلامی بھائی ہیں جو بسوں میں جاجا کر رسالے بیچتے ہیں ان کو اچھا خاصا نفع بھی ہوتا ہے اور ہمارا مقصود ہے کہ ہمارے رسالے عام ہوں، گھروں میں عام ہوں اور اخبار والوں کو دے دیں کہ وہ اخبار میں ڈال کر ہاتھ میں دے۔ چھوٹے بچوں کو دے دیں وہ گھروں میں پہنچادیں۔ لیکن بہت اس میں احتیاط کی ضرورت ہے کسی صورت بے ادبی نہیں ہونی چاہیے۔

تنظیمی معاملات کیسے حل کیے جائیں؟

سُوال: تنظیمی معاملات کے حل کے لیے مدنی مرکز یا مجلس بیرون ملک سے رابطہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: اگر ان رابطہ سے نہیں کریں گے اپنی من مانی کریں گے تو یہ تحریک کماحقہ کامیاب نہیں ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کا اپنا تجربہ ہے، تجربہ کار اسلامی بھائیوں کی یہ مجلس ہے، آپ بولیں گے کہ ہمارے یہاں اس طریقے کی ضرورت ہے تو پھر ہر ایک اپنے اپنے طریقے پر چلے گا تو بہت مشکل ہے کہ دعوتِ اسلامی کامیاب ہو۔ ایک ہی انداز ہو۔ بندہ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلا جائے تو پتا چل جائے کہ یہ دعوت اسلامی کی بولی بول رہا ہے۔ باتوں سے اندازہ ہوجاتا ہے، سنتوں کا ذکر کرے گا، مدینہ کا تذکرہ کرے گا اندازہ ہوجاتا ہے کہ دعوت اسلامی والا ہے، نیکی کی دعوت بولے گا، انفرادی کوشش کی اصطلاح استعمال کرے گا تو معلوم ہوگا کہ ماشاء اللہ یہ اپنا اسلامی بھائی ہے۔ اس کے علاوہ جو طریقہ کار ہے وہ بھی ایک ہی ہونا چاہیے دیکھو ہم بولیں کہ یہاں اس طرح سے کامیابی ہوگی تو اس میں ضروری ہے کہ مدنی مرکز سے مشورہ کرلیا جائے، جب دعوت اسلامی شروع ہوئی تو مجھے بھی طرح طرح کے مشورے ملتے تھے لیکن میرے ذہن میں تھا کہ اس معاشرے کو بدلنا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ تبدیلی نہیں ہوسکتی، وقتاً فوقتاً تبدیلی ہوسکتی ہے لیکن تبدیلی مدنی مرکز کرے گا ہر ایک نہیں، مدنی مرکز کو زیادہ سے زیادہ مشورہ دے دیا جائے کہ ہم یوں کریں تو کیسا؟ مشورہ کرنا اچھی بات ہے، ایک کامیاب طریقہ

کار ہے، اللہ کے فضل و کرم سے چل ہی رہا ہے۔ مجلس بیرون ملک سے مربوط رہیے اور اس سے پوچھے بغیر آپ پانی بھی نہ پیئیں یہ ایک محاورہ ہے یعنی تنظیمی کوئی کام اپنی مرضی سے نہ کریں جب تک مجلس بیرون ملک سے منظوری حاصل نہ کرلیں۔

مدنی کاموں کے تجربات

سُوال: مدنی کاموں کے لیے تجربات کس طرح حاصل کیے جائیں؟

جواب: ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر گھر پر بیٹھ جائیں گے تو تجربہ ہونے سے رہا۔ مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو تجربہ ہو جائے گا۔ میں نے تو تمام مجالس بشمول مرکزی مجلسِ شوریٰ کو بھی یہ تاکیدیں کی ہوئی ہیں کہ شوریٰ کا ہر رکن بھی ہر ماہ تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سفر کرے، اب کوئی عمل کرے نہ کرے وہ الگ بات ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تاکید ہے کہ شخصیت کی حیثیت سے نہیں جدول کے مطابق، کسی اور کو امیر قافلہ بنا کر (خود نہ بنے) مدنی قافلے میں سفر کرے تاکہ پتا چلے کہ قافلے کیسے سفر کر رہے ہیں اور کیسے سفر کروائے جائیں، اگر آپ شخصیت بن جائیں گے، اعلان ہو جائے گا، کافی اسلامی بھائی جمع ہو جائیں گے آپ بیان فرمائیں گے کام یہ بھی برا نہیں لیکن مسائل آپ کو پتا نہیں چلیں گے، سفر کریں گے تو پتا چلے گا۔ میں نے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھ کر جدول کے مطابق مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی اس میں کافی معلومات حاصل ہوئی کہ مدنی قافلوں میں کیا کیا تکلیفیں ہیں اس کو درست کرنے کی سوچ ملی، مشورے ملے، یہاں تک کہ نیکی کی دعوت بھی قافلے میں مرتب ہوئی، قافلے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ذہن بنا نیکی کی دعوت کے لیے نکلتے ہیں جس کی جو مرضی آتی وہ جا کر بولتا ہے اس لئے ذہن بنا کہ واقعی کوئی ایسا مضمون ہونا چاہیے کہ سب ایک ہی بولی بولیں۔ وہیں مشورہ ہوا کسی نے بولا یوں ہونا چاہیے کسی نے بولا یوں ہونا چاہیے میں لکھتا رہا۔ یہ نکات لے کر بیٹھا اور میں نے مضمون تیار کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلے کی برکت ہے کہ نیکی کی دعوت مرتب ہوئی۔

ایک مرتبہ ہم مدنی قافلے میں تھے، جمعہ کا دن تھا جب سفر کر کے پہنچے تو لوگوں نے عمامے والوں کو دیکھ کر جن میں میں خود شامل تھا کسی محبت والے نے نعرہ لگایا "الیاس قادری زندہ باد" میں ڈرا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیا ہو لیکن پتا چلا کہ

پہچانا نہیں تھا ایسے ہی سبز عمامے دیکھ کر خوشی کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس طرح ایک مدنی قافلے میں بڑا زبردست چٹکلا ہوا تھا میرے ساتھ اور بھی اسلامی بھائی تھے ایک نوجوان وہاں ملا شیوڈ تھا بڑا اہل محبت تھا پرتپاک طور پر ہم سے ملا اور بولا کہ مجھے بہت خواہش ہے کہ میں الیاس قادری سے ملاقات کروں۔ مجھے ٹائم ملے گا تو میں کرچی آؤں گا۔ شاید وہ بتارہا تھا کہ میں نے دور سے جھلک دیکھی ہے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن آخر تک ہماری ترکیب تھی کہ کسی کو پتہ نہ چلے، وہ بے چارہ بھی مجھ سے ہی باتیں کررہا تھا لیکن معلوم نہ ہو سکا۔

اراکینِ شوریٰ بھی کوشش کریں کہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھ کر جدول کے مطابق مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں مگر ان کا چھپنا بہت مشکل ہے۔ میرا اپنا ایک انداز تھا، بہر حال اب بہت مشکل ہے اتنا ذہن کس طرح لائے گا کہ اپنے آپ کو چھپا کر رکھے، بہت مشکل ہوتا ہے۔ اب پھر میرے لیے خطرات بڑھتے ہی چلے گئے اب میں آپ کی طرح قافلوں میں سفر نہیں کر سکتا، آپ کے انداز میں کام کرنے سے محروم ہو گیا ہوں ورنہ پہلے فیضان مدینہ میں نیکی کی دعوت دینے میں بکثرت جاتا تھا، اسلامی بھائیوں کو لے لے کر باقاعدہ ہم جاتے تھے منڈی تھی، فروٹوں اور سبزی والوں کے پاس جا کر باقاعدہ وہی مخصوص نیکی کی دعوت دیتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کافی لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ لہٰذا آپ کو طریقہ کار سیکھنے کے لیے سفر ناگزیر ہے خالی شخصیت بن کر آڈر چلاتے رہیں گے تو کام نہیں ہو گا، میں نے مرکزی مجلسِ شوریٰ کو یہ بھی ذہن دیا کہ میں نے کام بلا کر نہیں کیا جا کر کیا ہے، لوگوں کے پاس جا جا کر کام کیا ہے گھروں پر جا جا کر ان کے دروازے بجا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کام کیا ہے یہ میرا کامیاب طریقہ ہے۔ آپ اپنے مکتب میں بیٹھے رہو۔ بھئی اس کو بلا کر لاؤ اس کو میرا پیغام دے دو کہ میں نے بلایا ہے۔ برائے کرم! شخصیت بن کر کام مت کرو کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہ حبیب

تو پیارے قید خودی سے رہیدا ہونا تھا (حدائقِ بخشش)

یہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عاجزی ہے ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ اگر اپنے دل میں محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

جلوہ بسانا چاہتے ہو تو خودی کے پنجرے سے نکل آؤ اپنی مَیں کو مٹاؤ "انا" کو فنا کر دو۔ جب تک اپنے آپ کو کچھ سمجھو گے کہ میں بھی کچھ ہوں تو محبوب کے جلوے دل میں نہیں بسیں گے، عاجزی اور انکساری اختیار کرو کہ ٹوٹا ہوا دل محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مسکن ہے۔ یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے۔ اس طرح آپ بھی کرو گے تو طریقہ کار رچ بس جائے گا۔ لہٰذا جتنے بھی ذمہ دار ہیں سب کے سب ذہن بنالیں کہ ہر ماہ تین دن سفر ضرور کرنا ہے۔ کوئی ذمہ دار اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ نہ سمجھے کہ مجھے جانے کی ضرورت نہیں، یہ نہ سمجھیں کہ میں تو عالم ہوں، مفتی ہوں، کوئی بھی اگر دعوت اسلامی کا کام کرنا چاہتے ہیں تو تین دن سفر کرنا ہوگا۔ ورنہ یقین مانیں کہ دعوت اسلامی کا کام نہیں کر پائیں گے۔

ہفتہ وار اجتماع میں آپ کو ابتدا تا انتہا شرکت کرنی پڑے گی تو آپ کو ان کے مسائل پتا چلیں گے ان کی ضرورتیں پتا چلیں گی اس کام میں آپ بہتر مدد و معاون ثابت ہوں گے ورنہ آپ خوش ہوتے رہیں گے کہ میں بھی دعوت اسلامی کا کام کرتا ہوں یا میں بھی دعوتِ اسلامی والا ہوں۔ ٹھیک ہے آپ بھی دعوت اسلامی والے ہیں۔ لیکن میں کبھی بھی ہفتہ وار اجتماع Miss نہیں کرتا تھا حالانکہ ایک مرتبہ پاؤں میں حادثے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا تھا لیکن اسلامی بھائی مجھے اٹھا کر گلزار حبیب لے آئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ اپنی گھٹی میں ڈال لو کہ دعوت اسلامی کے مدنی کاموں کو خود کریں گے تو مدنی کام بڑھے گا۔ صرف آپ یہ چاہو گے کہ میں بولتا رہوں، آڈر کرتا رہوں تو کام ہوتا رہے تو مشکل ہے، دیکھئے سب کو معلوم ہے کہ نماز فرض ہے، مسلمان کا بچہ ہوش سنبھالتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ آپ سب کو بھی پتا ہوگا کہ نماز فرض ہے لیکن آپ میں سے کئی ایسے اسلامی بھائی ہوں گے جو پہلے نماز نہیں پڑھتے ہوں گے مَعَاذَ اللّٰہ جمعہ بھی نہیں پڑھتے ہوں گے جب دعوت اسلامی والوں نے بتایا اور کوشش کی تو آپ نمازی بن گئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ تو عام مشاہدے کی بات ہے تو اس لیے کام کرنے سے ہوگا۔ صرف کڑھنے سے نہیں ہوگا کڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو کام بھی کرنا ہوگا۔ جو کام ایک عام اسلامی بھائی کرتا ہے وہی آپ کو بھی کرنا ہوگا مجھے سب کچھ آتا ہے اس لیے میں مبلغ کا بیان نہیں سنوں یہ سوچ ہے تو آپ کام نہیں کر سکیں گے بلکہ آپ کو اپنے باطن کا علاج کرنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ سمجھیں گے کہ آپ کچھ

نہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ بہت کچھ بن جائیں گے۔ طریقہ کار کی بہار ملاحظہ ہو۔ چنانچہ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں نے یوکے میں ایک مسجد میں درس سنا اور پھر پاکستان کی ایک مسجد میں درس سنا دونوں میں ایک جیسا طریقہ انداز دیکھا، میں اتنا متاثر ہوا کہ یہ اتنی بڑی تحریک ہے کہ یوکے میں سنا تھا، کتنا ایڈوانس ملک ہے پاکستان میں آکر دیکھا تو اس کی مسجد میں بھی ایک ہی طریقہ تو تحریک بہت فعال اور منظم معلوم ہوتی ہے طریقہ کار نے مجھے متاثر کیا اور میں دعوت اسلامی سے منسلک ہو گیا۔ طریقہ کار سیکھنے کے لیے مدنی قافلہ کورس بھی کر لیا جائے، مدنی قافلہ کورس کرنے میں یہ ہوتا ہے کہ آپ کو طریقہ کار بتایا بھی جائے گا اور منجھے ہوئے اسلامی بھائی کے ساتھ قافلے میں سفر بھی کروایا جائے گا، اس طرح بہترین انداز میں آپ طریقہ کار سیکھ پائیں گے۔ رشتہ داروں کے پاس جانے کے بجائے اگر کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو رشتہ داروں کو بھی قافلے میں بلالیں یا فلاں مسجد میں ہوں یا مدنی مرکز میں بلالیں یہاں آکر ملاقات کر لیں، آپ کے رشتہ دار جب یہاں آئیں گے اور مدنی مرکز دیکھیں گے تو اس کا بھی فائدہ ہو گا۔ دعوت کھانے کے بجائے آپ ان کی ترکیب بنائیں بے شک ان کو جمعرات کو بلائیں، حکمت عملی سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

دعوت اسلامی کے نام پر لیے جانے والے چندے کا استعمال

سُوال: دعوت اسلامی کے نام پر لیا جانے والا چندہ کوئی ذمہ دار شرعی حیلہ کر کے مدنی کاموں میں استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: چندے کا شرعی حیلہ تو نہیں ہوتا البتہ ہمارے یہاں زکوۃ، فطرہ یا صدقات واجبہ کا شرعی حیلہ کیا جاتا ہے، یہ شرعی حیلہ ذمہ داران کے ذریعے ہوتا ہے، اس کے ذمہ داران مخصوص ہیں ہر ایک کو اگر اجازت دیں گے تو مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں ہر ایک کو اس کی اجازت دعوت اسلامی کے مدنی مرکز کی طرف سے نہیں ہے، اس کے لئے مخصوص مالیات مجلس ہوتی ہے یہ اس کے حوالے کرنا ہوتا ہے، یہ اتنی زکوۃ ہے، اتنے فطرے ہیں اور مجلسِ مالیات کو چاہیے کہ وہ فوراً سے پیشتر حیلہ کر لیں۔ اور پہنچانے والوں کو بھی چاہیے کہ زکوۃ فوراً مالیات کے حوالے کر دیں اس کو روکے نہیں۔

روزانہ دعوتِ اسلامی کو کتنا وقت دیا جائے؟

سُوال: روزانہ دعوتِ اسلامی کو کتنا وقت دیا جائے؟

جواب: ڈبل بارہ گھنٹے میں سے پچیس گھنٹے، یعنی یہ ایک مبالغہ ہے کہ جتنا دیں اتنا کم ہیں۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا یہ جان دی ،دی ہوئی اسی کی تھی

اللہ کی راہ میں جتنا ہم وقت دیں وہ کم کم اور کم ہے۔اس میں زیادہ سے زیادہ وقت دیجئے۔ البتہ مدنی انعام دو گھنٹے والا ہے۔تو دو گھنٹے کا مطلب یہ نہیں کہ دو گھنٹے سے زیادہ دینے کی ممانعت ہے زیادہ سے زیادہ وقت دیں کم از کم دو گھنٹے تو ہر صورت میں روزانہ وقت دیا کریں۔

اختلاف کی صورت میں کیا کیا جائے؟

سُوال: مشاورت میں اختلاف ہو جائے اور ذہنی ہم آہنگی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: ایک بار بد گمانی کی کتاب پڑھ لی جائے یا بد گمانی کی کیسٹ سن لیا جائے تو بہت سارے مسائل اِنْ شَآءَ اللہ حل مل جائے گا۔ عموماً مجلس مشاورت سے ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے بد گمانیاں ہوتی ہیں تہمتوں کا دروازہ کھلتا ہے، بعض اوقات مشاورت کے اراکین بھی ایسی بھول کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ حسن ظن کا جام اگر مل جائے تو میں پی لوں۔ ہر مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنے والا بن جاؤں۔ اسی کتاب میں میں نے حدیث پڑھی ہے کہ مسلمان پر حسنِ ظن رکھنا یہ عمدہ عبادت ہے۔[1] عبادت کے ساتھ لفظ عمدہ بھی ہے اب بد گمانی ہو ہی ہے تو دفع کرو اس کا فائدہ نہیں ہے، ثواب کا کوئی پہلو بھی نہیں، اس لیے ہم حسنِ ظن رکھ کر ثواب کیوں نہ کمالیں۔ دوسرے کے بارے میں بد گمانی پیدا ہو تو اس کو حسنِ ظن کی طرف لے جانا یہ بھی علاج بھی ہے۔ کہ نہیں ایسا نہیں ہے، اپنے اوپر گمان کرے کہ میں کون سا اچھا ہوں اپنے گناہوں کو یاد کر کے سوچے۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ بد گمانی کا علاج ملتا چلا جائے گا اور آپ کی ذہنی ہم آہنگیاں بھی ہوتی چلی جائیں گی پھر بھی اگر ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے تو دوسرے پر اس کا اظہار اس وقت تک نہ کرے جب تک آپ کو شریعت اس کی اجازت نہ دے۔ ورنہ پھر گناہوں کا سلسلہ ہو جائے گا۔ ذرا ہم کسی کے بارے میں کوئی اظہار رائے کرتے ہیں تو اگلا منہ پھٹ ہوتا ہے تو چاہے ہم لاکھ محتاط جملہ کہیں اگلا جھٹ تہمت جڑ دیتا ہے

---

1 ......ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۳۔

ہاں ہاں میں اس کو جانتا ہوں ہے ہی ایسا پھر وہ اس کے عیب کھولنا شروع کر دیتا ہے اس دن یہ کہا تھا اس دن یوں کہا تھا اس کے بارے میں یوں کہہ رہا تھا۔

مشاورت نگران ہمیں ایک آنکھ نہیں بھاتا یہ باتیں ہمارے یہاں بہت زیادہ معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔ ان سب کا علاج وہی ہے کہ ہر ایک سے حسنِ ظن رکھے کہ میں سب سے برا ہوں مجھ سے سارے مسلمان اچھے ہیں یہ ذہن بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ کئی مسائل حل ہو جائیں گے اس کے باوجود اگر ذہنی ہم آہنگی نہیں کسی بات میں اختلاف ہے تو سب سے پہلے اسی سے احسن طریقے پر اچھے انداز میں بڑی معافی تلافی کر کے اس سے بات شروع کرے اور اس کو سمجھائیں، خود اگر سمجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا یا خطرہ ہے کہ لڑائی ہو جائے گی یا سمجھایا اور بات نہیں بنی اور یوں لگتا ہے کہ میں اپنے موقف میں درست ہوں تو پھر اس سے بڑے ذمہ دار اور صرف اسی کو بتائیں اور نیت یہ ہو کہ اس کی یہ خامی دور کرنا چاہتا ہوں تو اِس طرح اُس کے ذریعہ پھر بڑھتے بڑھتے مرکزی مجلس شوریٰ کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرے اس کے نگران کے ذریعے حل کرے اور مرکزی مجلس شوریٰ کا جو بھی فیصلہ ہوتا ہے جب کہ وہ شریعت سے نہ ٹکراتا ہو تو وہ آخری فیصلہ ہے، اس کے بعد آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں، ہاں مرکزی مجلس شوریٰ کے بارے میں کوئی مسائل ہیں تو نگران سے رجوع کریں نگران شوریٰ سے اختلاف ہے تو اس وقت بولتے وقت میں زندہ ہوں آپ مجھ سے رجوع کریں میں اِنْ شَآءَ اللہ ان کو سمجھاؤں گا۔ طریقہ کار کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کروں گا، اگر آپ اس طرح سلسلہ وار اسٹیپ بائے اسٹیپ چلیں گے تو علاقے میں حالات خراب نہیں ہوں گے اگر آپ نے ہر ایک کو کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایسا ہے یہ ایسا ہے تو گناہوں کا بہت بڑا پھاٹک کھل جائے گا اور دین کے کام کو بھی بہت نقصان ہو گا اور آپ کے اعمال نامے کو بھی نقصان ہو گا، بعض نادان اس طرح جب کر دیتے ہیں تو کافی نقصان ہوتا ہے بعض آپس میں صلح کر بھی لیتے ہیں لیکن جو نقصان ہے وہ ہو چکا ہوتا ہے اس کی تلافی مشکل ہو جاتی ہے۔ حکمت عملی سے کام لیں۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اس معاملہ میں ایک بہت ہی پیارا انقلابی رسالہ ہے "ناچاقیوں کا علاج" بیرون ملک کے ایک شہر میں اس طرح کے مسائل تھے رسالہ مدنی مشورے میں پڑھ کر سنایا گیا میری

معلومات کے مطابق اسلامی بھائیوں نے رو رو کر ایک دوسرے سے معافی مانگی اور برسوں کا اختلاف ہی ختم ہو گیا۔

دعوت اسلامی کا مدنی کام کس طرح شروع کیا جائے؟

سُوال: اگر ہم دنیا کے کسی ملک میں ہیں اور دعوت اسلامی کا مدنی کام شروع کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرما دیجئے کہ آپ نے اکیلے کس طرح دعوت اسلامی کا کام شروع کیا؟

جواب: دیکھیں جب بھی کسی کام کا عزم کر لیا جائے کہ مجھے یہ کام کرنا ہے تو عزم جب مصمم ہوتا ہے تو عام طور پر راہیں خود ہی ہموار ہو جاتی ہیں، صرف کڑھتے رہنے سے کہ یوں ہونا چاہئے یوں ہونا چاہئے، یا مشورے دیتے چلے جانے سے کام نہیں ہو جاتا۔ اس لیے دنیا میں آپ جہاں بھی ہوں، آپ کو چاہئے کہ جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں! وہ آپ کے وجود پر نافذ ہو، مثلاً آپ دعوت اسلامی کا کام کرنا چاہتے ہیں تو آپ چلتی پھرتی دعوت اسلامی کی تصویر بن جائیے۔ آپ ویسے بھی لاکھوں میں ایک ہو جائیں گے، لوگ خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں گے کہ یہ کون صاحب ہیں اور مثال کے طور پر آپ کا حلیہ کسی ایسے شہر میں ہوا جہاں کوئی بھی دعوت اسلامی والا نہیں، آپ بس اکیلے ہی جھومتے ہوئے پھرتے ہیں تو ضرور بضرور لوگ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں، یہ حلیہ آپ کا کیسا ہے، تو پھر جب آپ انفرادی کوشش کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے گرد کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی جمع ہو جائیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ مدنی کام شروع ہو جائے گا، مزید یہ کہ آپ مدنی کام کرنے کے لئے فیضان سنت سے درس دیجئے، ایک آدھ تو مل ہی جائے گا جو آپ کو سن لے تو ایک سے دو ہو جائیں گے اور دو سے تین ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح بھی کام ہو گا، پھر جب آپ میں صلاحیت پیدا ہو جائے اور مدنی مرکز بھی اجازت دے دے تو پھر آپ اجتماع بھی شروع کر دیں، مزید مدنی قافلوں کا سلسلہ بھی بن سکے گا لیکن اس ضمن میں جو پاکستان کے باہر کے اسلامی بھائی ہیں اُن کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ "مجلس بیرون ممالک" سے رابطے میں رہیں Comunication تو اب بہت ہی آسان ہو گیا ہے آپ Mails کے ذریعے آپ باآسانی رابطہ کر سکتے ہیں اس لئے اِنْ شَآءَ اللہ ان کے ذریعے ہدایات حاصل کرتے رہیں گے تو کام بھی چل نکلے گا۔

رہا یہ کہ مجھ سے پوچھا گیا کہ میں نے کس طرح اکیلے کام کیا، میں ان معنوں میں تو اکیلا نہیں تھا کہ شروع سے

میرے ساتھ کچھ نہ کچھ Gathering تھی جب سے یہ مذہبی ذہن بنا، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دو چار، دو چار اسلامی بھائی میرے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ مذہبی ذہن یوں تھا کہ ہمارا گھر عام لوگوں کی طرح فیشنوں اور اس طرح کے انداز سے کم وابستہ رہا ہے میں نے سادگی زیادہ دیکھی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس طرح ہمارے گھر میں مذہبی ذہن تو بچپن سے ہی ہم کو ملا ہے، پھر یہ کہ جب تھوڑا بہت شعور آیا تو کچھ نہ کچھ دوست میرے گرد اکٹھے رہے اور آخر کار یہ موقع بھی ملا کہ دعوت اسلامی کا کام شروع کیا، اُس وقت تو تصور بھی نہیں تھا کہ میں کراچی سے باہر بھی جا سکتا ہوں، بس کام شروع ہوا اللہ کے کرم سے تو مختلف علاقوں میں، میں خود ہی Contact کرتا تھا اور وہاں کی مسجد میں بیان کی ترکیب بنتی اور اپنے گھر سے Tiffin Box لے کر اور دو چار اسلامی بھائیوں کو ساتھ لے کر نکل جاتا تھا تو کوئی طریقہ کار تو خاص تھا نہیں، مگر مثبت انداز میں بیان کرنے کا ذہن تھا اس طرح کہ میں سنتیں وغیرہ بیان کرتا، میں زیادہ تر موت اور قبر کے موضوع پر بیان کرتا، یہ لوگوں کے لئے نیا انداز تھا، شروع شروع میں تو بہت کم لوگ ہوتے تھے، اعتراض بھی کرتے تھے اور طرح طرح کی باتیں کرتے تھے لیکن ایک دھن تھی میرے اُلٹے سیدھے نام بھی ڈالتے تھے لوگ کہ یہ یوں ہے یوں ہے اس کا یہ مفاد ہے فلاں مفاد ہے یہ چل پڑا ہے دیکھتے ہیں کب تک کام کرتا ہے وغیرہ لیکن میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا، ایک دُھن سوار ہو گئی تھی کہ مجھے یہ کام کرنا ہے اور جہاں لوگ دل دکھانے والے تھے وہاں کچھ لوگ پیٹھ تھپکنے والے بھی مل ہی جاتے تھے۔ لیکن جیسا کہ کہتے ہیں شروع میں جو بھی کام کرو، کاروبار کرو! گھر کی کھچڑی کھانی پڑتی ہے، تو شروع میں ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اعتماد نہیں کرتے کہ یہ بالکل نیا انداز لے کر چلا ہے پتہ نہیں اس کا مفاد کیا ہے اِس کے پیچھے کونسے ہاتھ ہیں کہیں یہ کوئی فساد برپا نہ کرے، شُبہات لوگوں کو ہوتے اور کہیں کہیں ایسا ہوا بھی، پورے پورے شہر میں مخالفت پھیل گئی، پھر جا جا کر میں نے وضاحتیں پیش کیں کہ میں کون ہوں، کیا ہوں وغیرہ اور اللہ پاک نے مدد کی اور لوگوں کے دل میری طرف پھیرے اور اس طرح کام چلتا گیا کام کرنے والے ملتے گئے طریقے کار بھی خود ہی وضع ہوتا رہا مشوروں سے اور یوں کہئے کہ

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ایک ایک آتا گیا کارواں بنتا گیا

اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دنیا کے کم و بیش تمام ممالک میں ہمارا پیغام پہنچ گیا اور جب اخلاص کے ساتھ مل کر سب کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ جو دھومیں مچیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ لوگ رہتی دنیا تک اس سے فیض یاب ہوتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔ اس لیے اخلاص شرط ہے اور دُھن کے پکے ہو جائیں اور مدنی قافلوں کے خوگر ہو جائیں، نیکی کی دعوت کی دھوم مچائیں، شرمانا چھوڑ دیں شرماتے رہیں گے تو آپ کام نہیں کر سکیں گے، آپ اس معاملے میں شرم اور جھجک کو ختم کریں، کام خود آگے بڑھ کر آپ کو گلے لگالے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

مشاورت سے فیصلہ کیا جائے

سُوال: کسی ملک کی کابینہ یا مشاورت کا نگران خود سے کوئی فیصلہ کر سکتا ہے یا مشاورت سے کرے؟

جواب: کسی ملک کی کابینہ یا مشاورت کا نگران جب بھی کوئی فیصلہ کرے تو مشاورت سے ہی کرے گا۔

مجالس کی مدت مخصوص کیوں؟

سُوال: دعوت اسلامی کی تمام مجالس ایک خاص مدت کے لئے کیوں بنائی جاتی ہیں؟

جواب: اس میں کئی حکمتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ہم نے کسی کو تاحیات بنا دیا اور پھر ضرورت ہوئی کہ وہ کام صحیح نہیں کر رہا یا اُس سے کام کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اگر ہم اُس کو نکالتے ہیں اور اس نے انا کا مسئلہ بنا لیا کہ مجھے نکالا، ذلیل ہو گیا، فلاں ہو گیا، پھر وہ اپنا گروپ بنائے اور مسائل کھڑے ہو جائیں اس لیے ہم نے دو سال کی مدت مقرر کی، اس میں خود ہی ہر ایک کا ذہن بنا رہتا ہے کہ مجھے تبدیل کیا جا سکتا ہے اس لیے اب اگر اُس کو تبدیل کیا اور وہ گروپ بنائے گا تو کوئی بھی اُس کا ساتھ نہیں دے گا اور یوں وہ شیطان کو کھلونا بننے سے بچ جائے گا، میں تو مرکزی مجلس شوریٰ کو کئی بار ڈرا چکا ہوں کہ مجھے تو شوریٰ کا نگران بھی تبدیل کرنا ہے یعنی میں کسی کا ذہن بننے نہیں دے رہا کہ میں تاحیات ہوں، مجھے زوال ہے ہر کمال کو زوال ہے جس کو بھی عروج ملتا ہے اُس کے لئے زوال ہے، میں نے سب کو ڈرا کے رکھا ہے مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین بھی سب کے سب تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ الگ بات ہے کہ ہم تبدیل کریں یا نہ کریں لیکن سب کو یہ ذہن رکھنا چاہئے کہ میرا تبادلہ ہو سکتا ہے۔ یہ میری آج سے نہیں میری برسہا برس سے خواہش ہوئی کہ علاقے کے نگران یہ جو

سب حکام بن جاتے تھے Dictator بن جاتے تھے بعض جگہ پر اور کام کریں یا نہ کریں جو چاہیں کریں چاہے مرکز سے ٹکرا جائیں کچھ بھی کریں کوئی ان کو نکال نہ سکے، یہ درست نہیں شروع ہی سے یہ خواہش تھی کہ بارہ بارہ مہینے یا کوئی بھی ایسی ترکیب ہو کہ تبدیلی ہوتی رہے کہ جو نیا آئے گا وہ نئے عزم اور حوصلے سے کام کرے گا۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے　　　دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

پھر اللہ پاک نے اس کے بھی اسباب کر دیئے مجالس بن گئیں اور یہ ٹائم پیریڈ بھی Fix ہو گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جتنا کم پیریڈ ہو گا یہ جلدی جلدی کام بھی کریں گے اور جلدی جلدی نئے اسلامی بھائی اُبھرتے جائیں گے۔ اس کے لیے کام کرنے والے بھی ملنے چاہئیں ہر ایک کام کرنے والا نہیں ہوتا، اب آپ دیکھو کہ ٹائٹ عمامہ سجا ہوا ہے اور کلف بھی لگا ہوا ہے اس میں اور کپڑے بھی پریس کئے ہوئے ہیں تو آپ کو لگے گا کہ یہ بہت کام کرتا ہے اس طرح کے اسلامی بھائی جو ٹپ ٹاپ میں ہوتے ہیں! ذرا کم ہی کام کرتے ہیں، کام کرتے ہیں دیوانے، بے چارے بکھرے بکھرے سے ہوتے ہیں جن کو میں دیکھتا ہوں کہ جن کو کوئی منہ بھی نہ لگائے کام ایسا کرتے ہیں کہ مدینہ مدینہ، کام کرنے والوں کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے، اللہ پاک ہمیں نام والا نہیں کام والا بنا دے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا مطلب

سُوال: مرکزی مجلس شوریٰ کا مطلب بھی بیان فرما دیجئے۔

جواب: مجالس تو بہت ساری بن گئی ہیں، دنیا بھر میں دعوت اسلامی کا جو بھی نظام ہے یہ مرکزی مجلس شوری کے ہاتھ میں ہے یہ ساری مجالس، مرکزی مجلس شوریٰ کے ماتحت ہیں اور اُن کے لئے مرکزی مجلس شوریٰ کی اطاعت بہت ضروری ہے اور دعوت اسلامی کا مدنی مرکز بھی مرکزی مجلس شوریٰ ہے یہ جو کہے وہ آپ نے کرنا ہے یہ جس سے باز رکھے اُس سے آپ کو باز رہنا ہے جب تک شریعت کے دائرے میں رہ کر وہ آپ کو حکم کرے آپ مانیں، روکے تو رُک جائیں اگر یہ شریعت کی بات نہ کریں تو اُس کی بات نہ مانیں، بلکہ حکمت عملی کے ساتھ اُس کی اصلاح فرمائیں، ظاہر ہے کہ ہم سب معصوم تو نہیں ہیں، اس لیے اصلاح کریں، مگر اُس وقت تک ان کی مخالفت نہ کریں جب تک ان کی مخالفت کرنا شرعاً آپ

پر واجب نہ ہو جائے، اختلاف کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن مخالفت جیسے دوسروں کو کہنا کہ یوں کرتے ہیں، یوں کرتے ہیں، یوں کرتے ہیں، اختلاف کی ممانعت نہیں ہے اختلاف رائے ہو سکتا ہے یہ آپ کو کرنے کی اجازت ہے لیکن یہ ڈائریکٹ پھر اُن کی اصلاح کرنی ہے، سب کو کہتے پھرنا یہ اختلاف رائے نہیں یہ تو مخالفت ہے، اس سے فتنہ شر پیدا ہوتا ہے اس لیے جو دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ یا دیگر مجالس کی مخالفت کرتا ہے وہ میرے نزدیک دعوت اسلامی والا نہیں ہے، کوئی عمامہ باندھتا ہو اور دعوت اسلامی والا اپنے آپ کو بڑھ چڑھ کر کہتا بھی ہو لیکن میرے نزدیک وہ دعوت اسلامی والا نہیں ہے جو دعوت اسلامی کی کسی بھی مجلس کی مخالفت کرتا ہو۔ اختلاف رائے رکھتا ہو تو دعوت اسلامی والا ہی ہے، مخالفت کرتا ہے یعنی دوسروں تک اس کا اظہار کرتا پھرتا ہے تو وہ دعوت اسلامی والا نہیں ہے، ہاں اگر پکے دعوت اسلامی والے بن جاؤ اور تمام مجالس کے وفادار بن جاؤ، یہ میرا کہنا بھی حکمت سے خالی نہیں ہے، اگر میں مخالفت کی اجازت دے دیتا ہوں تو یہ اُس مجلس کی مخالفت کرے گا اِس مجلس کی مخالفت کرے گا تو دعوت اسلامی چلے گی کیسے، ہم تو سب کے سب خطا کے پتلے ہیں، خطائیں کرتے رہے اور خطائیں کرتے ہیں اور آئندہ بھی خطائیں کرنے کا بھرپور امکان ہے تو اگر ہم نے ایک دوسرے کی مخالفت کا دھندہ بنالیا تو یہ دین کی خدمت بہت متاثر ہو جائے گی تو دانش مند ارا اشارہ کافی است جو دین کا درد رکھتا ہے سنتوں کو درد رکھتا ہے وہ مخالفت کی غلطی نہیں کرتا، ان غیبتوں اور بدگمانیوں اور تہمتوں میں نہیں پڑتا، ہاں یہ وہی کرے گا جو مدنی کام نہیں کرتا، خالی وہی پہنا ہو گا ٹائٹ عمامہ اور ہو بڑا الحیم شحیم، بناٹھنا رہے گا اور کوئی کام نہیں تو یہ بھی تو کام ہے مخالفت کا کام تو تھام ہی لیا! یوں سمجھ لو کہ شیطان نے اسے اپنا جانشین بنالیا اور کہا کہ چل تُو دین کا کام نہیں کرتا تھا کبھی کرنا بھی مت اور چل یہ ڈیوٹی بھی سنبھال لے کہ دین کا کام کسی کو کرنے بھی مت دینا۔ اس لیے فلاں یوں کرتا ہے، فلاں یوں کرتا ہے، یہ دیکھنے کی بجائے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کیا کرتے ہیں آپ ایک انگلی دوسرے کی طرف اٹھاتے ہیں تو یہ دیکھیں کہ تین انگلیاں آپ کی طرف آرہی ہیں۔ آپ مٹھی بنا کے کسی طرف ایک انگلی اٹھائیں تو تین انگلیاں آپ کی طرف آرہی ہیں کہ تُو اپنے آپ کی طرف دیکھ کہ تُو کیسا ہے، دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر

آجاتا ہے، اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔[1] آدمی اپنی اصلاح کی کوشش کرے اور دوسروں کو ہدف تنقید بنا کر، غیبتیں کرکے، چغلیاں کھا کر، مسلمانوں میں فساد برپا کرکے اپنی آخرت کو داؤ پر نہ لگائے۔

فتاویٰ رضویہ شریف میں میں نے پڑھا تھا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے چوری کی تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا کہ اے شخص کیا تُو نے چوری نہیں کی تو اُس نے کہا کہ "لا واللہ کہ خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی" تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اچھا پھر تو میری آنکھوں نے ہی دھوکہ کھایا ہے تُو قسم کھا رہا ہے کہ تُو نے چوری نہیں کی تو واقعی تُو نے چوری نہیں کی ہوگی، میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا ہے۔[2] کتنی بڑی بات ہے کہ یہ اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اِس کے باوجود جب وہ قسم کھا رہا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی تو آپ نے اُس کو اس طرح فرمایا کہ میری آنکھوں نے دھوکہ کھایا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اب ہم اپنے اوپر غور کریں کہ ہم تو مسلمان کی عزت یوں اچھال دیتے ہیں، حالانکہ مسلمان کی عزت اور حرمت بہت ضروری ہے۔ آپ اس کا جذبہ پانے کے لئے مہربانی کرکے "احترام مسلم" مختصر سا رسالہ ہے، اس کا پابندی سے مطالعہ فرمائیں، ہوسکے تو ماہانہ کم از کم ایک بار تو پڑھ ہی لیا کریں۔ احترام مسلم اور مزید جذبہ بڑھانے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں۔

مشاورت کا نظام

سُوال: دعوتِ اسلامی میں مشاورت کا نظام کیوں ضروری ہے؟

جواب: مشاورت کرنا سنت بھی ہے۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بعض اوقات صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے مشورہ فرمایا۔ صحابہ کرام بھی مشورے فرماتے تھے۔[3] قرآن پاک میں پوری ایک سورت ہے "سورہ شوریٰ" اور جو

---

1. ......الزھد لابن المبارک، باب الاخلاص والنیة، ص ۷۰، حدیث: ۲۱۲۔
2. ......بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انبذت من اھلھا، ۲/۴۵۸، حدیث: ۳۴۴۴۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۱۰۔
3. ......مسلم، کتاب الجھاد، باب غزوة البدر، ص ۷۵۹، حدیث: ۴۶۲۱ ماخوذاً۔

کام مشورے سے ہوتا ہے وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ برکت والا ہوتا ہے۔ اس کے بہت فوائد ہوتے ہیں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو طے کیا ہے وہ بہت ہی اچھا فیصلہ ہے لیکن جب وہ مشورہ کرتا ہے تو اس کا دل بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس سے بہتر رائے اسے دی گئی۔ اس لیے مشوروں کے ذریعے یہ فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں کہ فیصلہ اچھا ہوتا اگر بالفرض کوئی بھول بھی ہو جاتی ہے تو کوئی ایک آدمی نشانہ نہیں بنتا بلکہ بات پوری مجلس پر آتی ہے اس لیے اس کو سہنا بھی آسان ہوتا ہے الغرض مشاورت کرنے میں بہت سارے فوائد و برکات ہیں۔

مشاورت نگران کا اپنی مرضی سے فیصلہ کرنا کیسا؟

سُوال: مشاورت کے اراکین سے مشورہ کیے بغیر مشاورت نگران صرف اپنی مرضی سے کام کرے تو کیا یہ تنظیمی طور پر درست ہے؟

جواب: نقصان دہ ہے اور اس طرح آپس میں پھوٹ پڑنے کا پورا امکان ہے اور مشاورت کے دیگر اراکین کے دل میں یہ بات بیٹھے گی کہ ہمارا نگران اپنی چلاتا ہے اس طرح پھوٹ پڑ جائے گی اور یہ کام نہیں کر سکیں گے۔ پھر ان سے مشورہ لینا چاہیے بھلا اپنی جو سمجھ میں آتا ہے وہی ان کو سمجھائیں تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ اگر اخلاص ہو گا، محبت ہو گی تو وہ ان کی بات مان لیں گے اور اراکین ان کی بات مان لیں گے۔ میں خود بعض اوقات بچوں سے مشورہ کر لیتا ہوں۔ یہ ذہن ہوتا ہے کہ بچہ مشورہ دینے کا اہل نہیں مگر یہ کم از کم حوصلہ افزائی ہو جائے گی کہ مجھ سے پوچھا یہ حکمت عملیاں اگر آجائیں دل جوئی والی کام بہتر ہو جائے گا آپ مشاورت کرتے رہیں، چاہے کوئی بات ہماری سمجھ میں بہت اچھی آگئی ہو تب بھی ہم ان کی حوصلہ افزائی والی مشاورت کریں گے تو یہ بھی بہتر ہے۔

گروپ بندی پر پابندی

سُوال: بعض اسلامی بھائی مشاورت کے خلاف گروپ بنا لیتے ہیں اور اپنی من مانی کرتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: دعوت اسلامی میں گروپ بندی پر پابندی ہے۔ ویسے بھی کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اس میں گروپ بندی کی نحوست داخل کر دی جائے تو قوم خود ہی لڑ بھڑ کر آپس میں ختم ہو جائے گی۔ جو لوگ یہ کرتے ہیں وہ دعوت اسلامی کے

خیر خواہ نہیں ہوسکتے، ہر جگہ اس طرح کے عناصر ہوتے ہیں اور گروپ بندی وہی کرتے ہیں جو دعوت اسلامی کا کام بھی نہیں کرتے۔ ان کا کام تنقید کرنا ہوتا ہے، بات بات میں ٹانگ کھینچنے کی عادت ہوتی ہے۔ آپ کو اندازہ ہو گا کہ کام ایک ٹکے کا نہیں کرتے ہوں گے درس بھی نہیں دیتے ہوں گے، اجتماع میں آئے نہ آئے۔ یہ بھی ایک کو الٹی ہے یہ ہر جگہ ہے۔ ان کی مثال ایسی دوں گا کہ ایک کچھوے اور عقاب کی دوستی ہوئی، کچھوے نے عقاب سے کہا کہ تو ہوا میں پرواز کرتا ہے مجھے بھی کبھی پرواز کرا۔ میں بھی فضا کی سیر کروں۔' اس نے سمجھایا کہ تو پرواز نہیں کر سکے گا کیونکہ تو بولتا بہت ہے، خوامخواہ بولنے کی تیری عادت ہے، تو بول پڑے گا مارا جائے گا پھر اس عقاب نے ایک ڈنڈی لی اور اس کو بولا ایک سرا اپنے منہ میں ڈال لے اور مضبوطی سے اسے پکڑ لے مگر تو تنقید مت کرنا، بولنا مت، بولے گا تو چیتھڑے اڑ جائیں گے، عقاب نے ڈنڈی کا دوسرا سرا پکڑا اور فضا میں اڑنا شروع کیا کچوا بھی اڑ رہا ہے مزہ لے رہا ہے تھوڑا جو اوپر گیا تو بچوں نے دیکھ لیا، بچے تالیاں بجانے لگے واہ بھئی واہ کچوا اڑ رہا ہے۔ اس نے سنا تو بھول گیا کہ میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں بولوں گا نہیں اور تان میں آگیا، ان کے ساتھ سر ملانے کے لیے واہ واہ کرکے بولنے کے لیے منہ کھولا زمین پر آیا اس کے پرخچے اڑ گئے۔ یہ کو الٹی ہوتی ہے کہ "میں نہ مانوں" اس طرح کے لوگ جو تنقید کرنے کے عادی ہوتے ہیں پھر ایسے ہی برباد ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی والے اپنے آپ کو کہلائیں، بلکہ میری طرف نسبت بھی کریں گے کہ ہم عطاری ہیں پھر بھی تنقید کرتے ہیں، ایسے بھی عطاری ہوتے ہوں گے جو عطار کے دل کو بار بار ٹھیس پہنچاتے ہوں گے۔ یہ کو الٹی ہوتی ہے میں نے دیکھا ہے کہ سدھرتے نہیں ہیں یعنی کوئلے کا رنگ کالا اس کو جتنا بھی دھوئیں گے کالا ہی رہے گا۔ عادت سے مجبور ہوتے ہیں اللہ پاک ایسوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ انسان کی فطرت بدلتی نہیں ہے اللہ پاک ایسی بدفطری سے ہم مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ ہماری حفاظت کرے اور ہمیں مرکزی شوری کا اطاعت گزار بنا دے، یہی ذہن بن جائے کہ ہمارے بڑے رات دن کام کرتے ہیں ہم سے زیادہ سمجھتے ہیں، انہیں زیادہ تجربہ ہے اپنی کہے جانا بار بار تنقید کرتے رہنا یہ صحیح نہیں۔ میں تنقید کرنے کا سخت مخالف ہوں، اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہوں اور ان لوگوں سے قطعی بیزار ہوں۔ مجھے

بالکل اچھے نہیں لگتے، آپ کبھی بھی ایسی غلطی مت کرنا۔ اختلاف رائے میں حرج نہیں۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور تنقید اور مخالفت دوسری چیز ہے۔ یہ بہت بری چیز ہے اختلاف رائے میں کوئی مضائقہ نہیں ٹھیک ہے کوئی بات سمجھ نہیں آتی رائے دیں۔ ٹیبل ٹاک کرے۔ بازار میں جا کر سب سے کہتے پھرنا مخالفت کہلاتی ہے۔ اس میں غیبت چغلیاں، بدگمانیاں، جانے کیا کیا کبیرہ گناہ ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ کے یہاں ایسا ہے تو مہربانی کر کے آج ہی توبہ کر لیں اور گناہوں سے جان چھڑا لیں۔ جس جس نے مشاورت والوں کا دل دکھایا ہے ان سے بھی معافی مانگ لے۔ دل آزاریوں کے بغیر تنقید نہیں ہوتی، غیبت تو بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اللہ کرم کرے۔ ہم بھلے ہماری دعوت اسلامی بھلی۔ اللہ پاک ہمیں دعوت اسلامی میں آخری سانس تک قائم رکھے، استقامت دے۔

ذمہ داران کا آپس میں رویہ کیسا ہو؟

سُوال: ایک ذمہ دار کو اپنے ماتحت سے اور ماتحت کو اپنے ذمہ دار سے کیسا پیش آنا چاہیے؟

جواب: دونوں کو ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنا ہے، ایک دوسرے کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا ہے۔ جو بڑا ہے اس کا چھوٹا ادب کرے اور بڑا چھوٹے پر شفقت کرے، جو ماتحت ہیں وہ اپنے ذمہ دار کی شریعت کے دائرے میں رہ کر اطاعت کرے، بڑا اپنے ماتحت پر شفقت ہی کرتا رہے۔ یاد رکھیے! گھر کی باتیں اور ہوتی ہیں، دعوت اسلامی میں بعض اوقات ذمہ دار اپنے ماتحت کو ڈانٹتے، سختی کرتے اور جھڑکتے ہیں اس سے پھر حالات خراب ہو جاتے ہیں اور کام کی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے اس کی دل آزاری بھی ہوتی ہے اور اگر بلا عذر شرعی ماتحت کی دل آزاری ہوئی تو یہ حرام جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] اس لیے اپنے ماتحت کو بالکل بھی جھاڑے نہیں، نرمی نرمی اور صرف نرمی کرے۔ حدیث پاک میں ہے: نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے۔ اور جس چیز سے نکال لی جاتا ہے اس کو بدنما بنا دیتی ہے۔[2]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۰۹ مفہوماً۔

2 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۲۶۰۲۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

انٹرنیٹ کے ذریعے اجتماع

سُوال: انٹرنیٹ کے ذریعہ اگر اجتماع سننے کی ترغیب دلاتے ہیں تو دوسرے گناہوں کے کاموں میں پڑ جانے کا خطرہ ہوجاتا ہے، مثلاً اسلامی بھائی دوسری ویب سائٹس پر چلے جاتے ہیں ایسی صورت میں کیا دعوت نہ دی جائے؟

جواب: سائیڈ افیکٹ تو بہت سارے کاموں میں ہوتے ہیں۔ لیکن سائیڈ افیکٹ ہوں تو اس کام کو ہم ترک نہیں کرسکتے۔ جیسا کہ اب کسی کو شادی کا مشورہ دیا جائے یا نہ دیا جائے؟ شادی کا مشورہ دیں گے تو یاریوں بھی ہوگا، بے پردگیاں بھی ہوں گی، تو گانے بھی بجیں گے، ظاہر ہے شادی کو ختم نہیں کرسکتے اس کے گرد جو گندی رسموں کا جال بچھا ہوا ہے اس کو ہی روکنے کی کوشش کریں گے۔ اگر اسی طرح انٹرنیٹ پر سننے کے فوائد مرتب ہوتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے، ورنہ انٹرنیٹ کا سلسلہ مدنی مرکز ہی بند کردے، مدنی مرکز کے نزدیک کچھ فوائد ہوں گے جب ہی تو وہ اس کو چلا رہا ہے، کوئی اگر اسی جگہ جا پڑتا ہے تو اس کا اپنا قصور ہے اس کو احتیاط کرنی چاہیے، وہ تو ویسے بھی جاتے ہیں، انٹرنیٹ کا آپ نے تعارف کروایا ہے؟ انٹرنیٹ کو دنیا جانتی ہے۔ اللہ پاک انٹرنیٹ کی بھی جو برائیاں ہیں اس سے سب کو بچائے۔ اب اِنْ شَآءَ اللہ اس سے احتیاط فرمائیں اور اگر اس کا فیض چاہیے تو انٹرنیٹ پر بیان آنکھیں بند کرکے، کم از کم سر جھکا کر بگوش ہوش آپ اس کو سنیں گے تو فائدہ ہوگا۔ دھوکہ کریں گے تو کیا فائدہ ہوگا!!

متفرق سوال جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نیتوں کے فضائل

سُوال: نیتوں کے فضائل پر کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

جواب: 4 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] (2) مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے جب کہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔ اور ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے لہٰذا مومن جب کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔[2] (3) اللہ پاک آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیت پر آخرت عطا فرمانے پر انکار کر دیتا ہے۔[3] (4) اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔[4]

سنتوں بھرے اجتماع کے مواقع پر تو بہت ساری نیتیں ہو سکتی ہیں، جب نام مبارک سنوں گا تو درود پاک پڑھوں گا، کوئی بات پسند آئی تو لکھ لوں گا۔ سُبْحٰنَ اللہ کہوں گا۔ مسلمانوں پر آسانی کرنے والا بنوں گا، خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ رکھوں گا۔ میری ذات سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے اس بات کا خیال رکھوں گا۔ (بعض لوگ خود پالتی مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور دوسروں کیلئے جگہ کشادہ نہیں کرتے اس طرح بھی بعض لوگوں کو تکلیفیں دیتے ہیں۔ سِرک کر دوسروں کے لیے آسانی کرنی چاہیے) نیک بندوں کے قرب کی برکتیں حاصل کروں گا۔ نیک لوگوں کی زیارتیں کروں گا۔ اپنے آپ کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔ امرد کو دیکھنے سے بھی بچوں گا۔ (امرد کو مطلقاً دیکھنا بدنگاہی نہیں ہے لذت کے ساتھ دیکھنا بدنگاہی ہے)۔ اللہ نصیب کرے کہ نیت وہ کی جائے جو دل میں بھی ہو، نیت اصل میں دل کے ارادے کو کہتے ہیں صرف زبان

---

1 ......نوادر الاصول، الاصل الرابع والثلاثون والمائتان، الجزء الثانی، ص ۸۸۰، حدیث: ۱۱۷۳۔

2 ......معجم کبیر، یحیی بن قیس الکندی، ۶/۱۸۵، ۱۸۶، حدیث: ۵۹۴۲۔

3 ......الزهد لابن المبارک، باب هوان الدنیا علی اللہ، ص ۱۹۳، حدیث: ۵۴۹۔ فردوس الاخبار، باب الالف، ۱/۹۳، حدیث: ۵۴۹۔

4 ......فردوس الاخبار، باب النون، ۲/۳۷۷، حدیث: ۱۴۶۷۔ جامع صغیر، ص ۵۵۷، حدیث: ۹۳۲۶۔

www.dawateislami.net

سے الفاظ ادا کرنے سے نیت نہیں ہوتی۔

فیضانِ سنت تحریر کرنے کا عرصہ

سُوال: فیضان سنت آپ نے کتنے عرصے میں لکھی اور یہ کب لکھی گئی تھی؟

جواب: جب دعوت اسلامی کا سلسلہ شروع کیا اس وقت تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ کام کس طرح کریں، کوئی آس تھی یا پاس چند اسلامی بھائی تھے ہم لوگوں کا ایک درد تھا۔ میں بیانات کرتا تھا، اپنے گھر سے ٹفن لے کر نکل جاتا تھا ہم کراچی کے دور دراز علاقوں میں مارے مارے پھرتے تھے مسجدوں میں کہیں گھسنے نہیں دیتے تھے، بیان کے دوران مجھے بھگا دیتے تھے ایک دفعہ جاکر میں نے اعلان کیا۔ میں آپ کو وضو کا طریقہ بتاؤں گا؟ ایک بوڑھا آدمی تھا، بولا تم ہمیں وضو کا طریقہ سیکھانے آئے ہو؟ امام صاحب نے بٹھا دیا۔ اپنا سامنہ لے کر گھر آگیا، بس اسٹاپ تک بھی بعض اوقات چھوڑنے والا نہیں تھا۔ صدر تک سواری ملتی تھی، کئی بار آدھی رات کو پیدل مارچ کرتے تھے، آہستہ آہستہ کام بڑھتا گیا۔ کتاب کی بھی ضرورت تھی مکاشفۃ القلوب سے ہم نے درس شروع کیا، مکاشفۃ القلوب بہترین کتاب تھی مگر یہ کہ ہم اپنا طریقہ کار چاہتے تھے۔ لکھنے کا تجربہ تو تھا نہیں، ہمت کر لی لوگوں کا ہجوم ملاقاتیوں کا ہجوم، لوگ گھر پر آجائیں تو گھر والے پریشان آخر کار میں نے کئی لوگوں کے گھروں پر پناہ لی کبھی کسی کے گھر چلا جاتا کبھی کسی کے گھر مجھے یاد ہے کہ فیضان سنت میں تین سال کا عرصہ لگا، پھر علما سے چیک بھی کرائی پھر یہ ٹوٹی پھوٹی کوشش زیور طبع سے آراستہ ہو کر بازار میں آگئی، لوگوں نے اس قدر پسند کیا کہ اردو میں اس قدر ضخیم کتاب اتنی تعداد میں میرا خیال میں کسی کی نہیں بِکی ہو گی، ہمیں نہیں پتا کہ کتنی چھپی اور کتنی بکی، یوں کہیں تو مبالغہ نہیں ہو گا کہ اس پر سارا سال کام ہوتا رہتا ہے کبھی چھپ رہی ہے کبھی بائنڈنگ ہو رہی ہے اس کا کام چلتا رہتا ہے، فیضان سنت آنے کے بعد ہمیں کام کرنے میں کافی آسانی ہوئی، پھر فیضان سنت آئی تو میرا خیال ہے کہ 12 سال تو ہو گئے میں نے حضور سیدی اعلیٰ حضرت کی برکت حاصل کرنے کے لیے مجھے یاد پڑتا ہے کہ 25 صفر کو سائن کیے، سن بھول گیا ہوں شاید پندرہ سال ہو گئے ہیں۔

فیضانِ سنت یا دیگر رسائل اور کیسٹوں پر امیر اہل سنت کا منافع

سُوال: فیضان سنت یا دیگر رسائل اور کیسٹوں پر آپ کا کس قدر منافع ہے؟

جواب: 100٪ بھئی جو کتاب لکھے تو اس کو ثواب ملے یا نہ ملے؟ اگر وہ اخلاص کے ساتھ لکھے گا، 100٪ اس کو ثواب ہے۔ میں اپنے اندر اخلاص پاتا نہیں مگر اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ کرم فرمادے تو کھوٹا سکہ بھی چل جائے۔ میرا 100٪ اس میں نفع ہے اور میری تمام کتب کے حقوق میرے پاس محفوظ ہیں۔ رہا دنیاوی نفع وہ تو میں نے اپنی اولاد کو بھی منع کیا ہے کہ وہ بھی اس سے دنیا کا پیسہ نہ کمائیں کہ یہ ہماری کتابیں، کیسٹیں، دین کی تبلیغ کی خاطر ہیں۔ کبھی میں نے اس پر کوئی پائی پیسہ کمایا نہیں، میں تو بہت مالدار آدمی ہوں مجھے کمانے کی ضرورت کیا ہے۔ بہت بڑی پارٹی ہوں آپ کو پتا بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں   شہ دوسرا کا اسیر ہوں
درِ مصطفےٰ کا فقیر ہوں   میرا رفعتوں پہ نصیب ہے

یعنی ہر مالدار ایسا ہوگا جس کو مزید مال کی حاجت ہو اور اس کے لیے وہ بھاگ دوڑ کرتا ہوگا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں وہ مالدار ہوں کہ میرا ذہن یہ بنا ہوا ہے کہ مجھے مال نہیں چاہیے اور نہ میں مال جمع کرنے کے لیے کسی قسم کی بھاگ دوڑ کرتا ہوں۔ اب بتائیے کہ مجھ سے بڑی شخصیت (امیر آدمی) کون ہے؟ مال کے لیے بھاگ دوڑ ہی نہیں کرتا، مال خود آگے بڑھ کر چلا آرہا ہے، میرا پیچھا کررہا ہے، جس کو پیٹ بھر کر کھانے کو مل جائے، جس کو تن ڈھانپنے کو کپڑا مل جائے۔ اگر ہمارے اندر حرص و طمع نہ ہو تو ہم ان معنوں میں ہم بہت بڑی شخصیات ہیں کہ ہمیں اللہ پاک نے ایمان جیسی دولت سے نواز دیا۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا امتی بنایا۔ تو ہم سے بڑھ کر بھی کوئی شخصیت ہے کوئی آئے تو سہی مقابلہ میں، کرم ہے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا۔ شکوہ کرنا ہی نہیں چاہیے، اللہ کا شکر ہے کہ ہم شخصیت ہیں بہت بڑے مالدار ہیں جیسے میں نے کہا تھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نعت شریف پڑھتا ہوں میں نعت خواں ہوں۔ کون سنّی ایسا ہے جو نعت خواں نہیں ہے۔ نعت خوانی تو ہے ہی ہماری میراث، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نعت خوانی ہمارے حصے میں آئی ہے۔

میرے آقا کی مدح سرائی　　اہل سنت کے حصے میں آئی
بگڑی آقا نے سب کی بنائی　　آس ہم بھی لگائے ہوئے ہیں

استخارے کی حقیقت

سُوال: استخارہ سے کیا مراد ہے؟ کیا آن لائن استخارہ کر سکتے ہیں؟

جواب: استخارہ یہ گویا اللہ پاک کی طرف سے اپنے کام کے تعلق سے کوئی اشارہ طلب کرنا ہے کہ کس کام میں میرے لیے بہتری رہے گی۔ استخارہ حدیث مبارکہ میں جو وارد ہوئے صحیح ترین استخارے وہی ہیں، مستند ترین اب یہ کہ بزرگوں سے بھی کئی استخارے منسوب ہیں غلط وہ بھی نہیں اسی طرح یہ آن لائن استخارہ (فوری طور پر) جو جواب دیا جاتا ہے اس میں بھی کوئی شرعاً گرفت نہیں ہے۔ علما کے مشورہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس "مجلسِ مکتوبات و تعویذات" والے جو استخارہ کرتے ہیں یہ استخارہ بھی درست ہے۔ استخارہ کوئی سا بھی ہو، اس میں یہ ذہن میں رکھیں کہ استخارے کے ذریعے کنفرم علم غیب حاصل نہیں ہوتا، یہ قیاسی ہوتا ہے اس لئے کنفرم نہیں بولیں گے، اس پر یقین نہیں کریں گے کہ ایسا ہو کر ہی رہے گا۔ بس یہ کہ آدمی کو سمجھنے کو ملتا ہے کہ ہم یہ کام کرلیں، پریشان ہوتا ہے تو اس کو یہ لائن ملتی ہے۔ اس پر ایسا یقین نہ کریں، یہ ذہن نہ بنائیں کہ اب یہ غلط ہو ہی نہیں سکتا، یہ غلط بھی ہو سکتا ہے بلکہ غلط ہو بھی جاتے ہیں بہتر تو یہی ہے کہ حدیثوں میں جو استخارے وارد ہوئے ان پر عمل کرے، خاص کر جو آج کل عامل ہوتے ہیں وہ استخارے میں طرح طرح کی خبریں دیتے ہیں اور ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ بس لوگ آنکھیں بند کرکے اس پر یقین بھی کر لیتے ہیں اور خاص کر جادو ٹونے کے معاملے میں، جیسے بول دیتے ہیں کہ فلاں نے تم پر جادو کروایا ہے تو اس سے بہت فساد ہوتا ہے۔ اور جس کے بارے میں بولتے ہیں کہ یہ فلاں نے جادو کروایا ہے اس کو اس کا پتا بھی نہیں ہوتا اور استخارے کے ذریعے آپس میں لڑائی ٹھن جاتی ہے، اگر بالفرض اشارہ ملتا بھی ہے کہ فلاں نے جادو کروایا ہے تب بھی اس کو بتانا نہیں چاہیے، کیونکہ اس سے لڑائی ہوگی کیونکہ یہ یقینی علم نہیں ہے اس کے ذریعے کسی پر کوئی قانونی گرفت نہیں کی جاسکتی نہ اس پر کوئی کیس کیا جاسکتا ہے، نہ اس پر سزا دی جاسکتی ہے۔

حب جاہ کی تعریف اور مثالیں

سُوال: حُبِّ جاہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حب جاہ کے معنی "شہرت سے محبت" اپنی واہ واہ کو چاہنا کہ میری واہ واہ ہو، میری شہرت ہو لوگ میری عزت کریں میرا نام ہو۔ یہ حُبِّ جاہ کہلاتا ہے۔ [1] حدیث پاک میں کچھ اس طرح کا مضمون موجود کہ دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان ایک مومن کے دل میں حبِّ مال اور حبِّ جاہ پہنچاتے ہیں۔ [2] دولت کی محبت اور اپنی شہرت کی محبت تباہی مچاتی ہے اس لیے ان سے محبت کرنا یہ شرعاً ممنوع ہے لیکن اب اگر اپنے حالات پر آدمی غور کرے اور اپنے دل پر توجہ کرے تو بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو اس مرض سے بچے ہوئے ہوں گے، یہ ایک عمومی بات کر رہا ہوں کہ ایک تعداد ہے جس کو اپنے اپنے دائرے میں رہ کر حبِّ جاہ ہوتی ہے جو چھوٹا آدمی ہے اس کو اپنے مخصوص سرکل میں، جو بڑا ہو گا اس کو بڑے سرکل میں، ہم جیسا جو ہو گا اس کو انٹرنیشنل سطح پر حبِّ جاہ کا مرض لاگو ہو سکتا ہے۔ اب حبِّ جاہ کا کس طرح اظہار ہو مثلاً جی چاہے گا کہ لوگ میری تعریف کریں میں نے جو فلاں کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کا تذکرہ کیا جائے کوئی تذکرہ نہیں کرتا تو جی چاہے گا کہ ایسے حالات پیدا کیے جائیں کہ لوگ اس کا تذکرہ کریں جب بندہ سارے معاملات میں ناکام ہو جائے گا تو بعضوں کی عادت دیکھی ہو گی کہ اپنے منہ سے شروع ہو جائے گا کہ میں نے یہ کام کیا، میں نے وہ کام کیا، میں نے مسجد بنائی میں نے وہ مدرسہ قائم کیا۔ نیک کام میں بھی اس طرح حبِّ جاہ کو لے آتا ہے، ہاں تحدیث نعمت کے لیے کہہ رہا ہے تو حرج نہیں ہے مگر اپنی نیت پر تو خود ہی غور کرنا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے اگر اپنی واہ واہ چاہتا ہے تو ہلاکت ہے، بظاہر کتنا ہی نیک کام کیا ہو، اس کے لیے ہلاکت کا اندیشہ ہے اسی طرح جو حبِّ جاہ کا مریض ہو گا اس کو نمایاں ہونے کی بہت تڑپ ہو گی کہ کسی طرح وہ نمایاں ہو۔ اب جیسا کہ یہ ویڈیو کا سلسلہ چل پڑا ہمارے یہاں اس میں یہ خواہش ہو گی کہ میرا چہرہ بھی آجائے، خواہش ہونا اپنی جگہ پر ہے، اس کے لیے

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ و الریاء، بیان ذم الشھرۃ و انتشار الصیت، ۳۳۹/۳۔

2 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال ۴۳۔ باب (ت: ۴۳)، ۱۶۶/۴، حدیث: ۲۳۸۳۔

یوں دھکامار کر بھی گھستے ہیں کہ کسی طرح میرا چہرہ نمایاں ہو جائے۔ کل VCD بنے تو میرا چہرہ بھی آجائے یہ آگے آکر بیٹھنے کی خواہش یہ کیا ہے؟ شہرت کی خواہش نہیں تو کیا ہے؟ حب جاہ نہیں تو کیا ہے؟ ایک تو بے طلب ملتا ہے کہ بعضوں کو بلانا ہوتا ہے، ضرورت ہوتی ہے علماء کو احترام سے بٹھایا جاتا ہے، وہ دوسری بات ہوتی ہے اس میں حبِ جاہ نہیں کہیں گے بلکہ ہم نے احترام کیا جو بھی عالم ہو یا غیر عالم اس نے اپنے دل پر غور کرنا ہے کہ میرے دل کی کیفیت کیا ہے، اگر دل کی بھی یہی کیفیت ہے کہ مجھے نمایاں بٹھایا جائے جو نہ بٹھائے اس سے ناگواری اپنے دل میں پائے تو پھر اس کو بھی حبِ جاکا علاج کرنا چاہیے، کئی ایسے ہوتے ہیں کہ بلاؤ تب بھی آگے نہیں آتے۔ بظاہر یہ اچھی بات ہے لیکن اس میں بھی کہ جس کو لوگ عزت دیں اور عزت کی جگہ بٹھائیں تو لوگوں کا مان رکھ لے اور اپنے دل کو بھی قابو میں رکھے، پھول نہ جائے وہ حبِ جاہ کے مرض میں پڑ جائے اس کا امکان تو ہے اس کا تو انکار کوئی کر ہی نہیں سکتا کہ مجھے تو نفس امارہ بہکا ہی نہیں سکتا اگر ایسا کرتا ہے تو سمجھو وہ شیطان کا کھلونا بن گیا کہ جو یوں سمجھ لے کہ مجھے شیطان نہیں بہکا سکتا، شیطان اس کو بہکا چکا جب ہی تو ایسا سوچ رہا ہے۔ مولیٰ مشکل کشا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ارشاد کے جس کو لوگ عزت کی جگہ پر بٹھائیں پھر بھی نہ بیٹھے تو وہ گدھا ہے۔[1] جس کو لوگ عزت کی جگہ پر بٹھائیں اس کو بیٹھ جانا چاہیے۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میں عرض کر رہا تھا کہ جب کسی کو مان دے کر، عزت دے کر بٹھایا جائے، تو اس کو بیٹھ جانا چاہیے بار بار کہنے پر نہیں مانے گا تو اس میں بھی اس کے لیے خطرہ ہے کہ بہت عاجزی ہے منکسر المزاج ہے اس طرح کی عاجزی کا اظہار بھی بعض اوقات گناہوں میں ڈال دیتا ہے۔ ریاکاری میں مبتلا کر بیٹھتا ہے جیسا کہ یہ کتاب بھی آپ لے ہی لیں "اخلاق الصالحین" خلیفہ اعلیحضرت حضرت فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھی ہے اس کتاب میں یہ بھی ہے۔ مفہوم عرض کر رہا ہوں کہ جو لوگوں کے سامنے انکساری کرتا ہے۔ وہ در حقیقت اپنی تعریف کر رہا ہے۔[2] ظاہر ہے میں حقیر ہوں، سخت گناہ گار ہوں، ارے بھئی میں تو پاپی و بدکار ہوں، بہت سو کے دلوں میں یہ

---

1 ......المقاصد الحسنة، حرف اللام الف، ص ۵۷۴، حدیث: ۱۳۱۷۔

2 ......اخلاق الصالحین، اخلاص، ص ۲۵۔

بات آئے گی کہ ان میں بہت انکساری ہے اور میں خوش ہوتا رہوں گا۔ یہ بھی موقع کی مناسبت سے ہونا چاہیے، آدمی انکساری کرے ہر وقت اپنی انکساری جھاڑتا نہ رہے، شیطان بہر حال نیکی کروا کر بھی آدمی کو پھنسا دیتا ہے اور بندہ خوش فہمی میں ہوتا ہے کہ میں نیکی کر رہا ہوں۔ حب جاہ نے نہ جانے کتنوں کو تباہ کر دیا اللہ پاک ہمیں تباہی سے بچائے، لیکن جو آگے آیا ہمیں بدگمانی کی اجازت نہیں، ہمیں اس کے بارے میں یہی حسن ظن رکھنا ہے کہ بے چارے کو ہوش نہیں ہو گا، بھول میں آکر بیٹھ گیا ہو گا، کوئی بھی صورت ایسی نکال لی جائے کہ ہم خوامخواہ اس کے بارے میں بدگمانی نہ کریں یا یہ کہ اس کو کسی نے بٹھایا ہو گا، کسی وجہ سے بیٹھا ہو گا، کوئی کام ہو گا، ضرورت ہو گی تو مووی میں آگیا ہو گا اور یہ یوں یوں کر کے جو مووی بنوا رہا ہے کہیں اور دیکھ رہا ہو گا۔ توجہ نہیں ہو گی ہم اس طرح اپنے طور پر حسن ظن کی صورتیں نکالیں۔ چلیں آپ نے حسن ظن بنالیا۔ اب اس کو غور تو کرنا ہے کہ ہمارا حسن ظن اس کو تو نہیں بچالے گا، اس نے حب جاہ کی وجہ سے اپنے آپ کو نمایاں کیا اور چار آدمیوں میں کہ خواص میں سے ہے اس کو کوئی نہیں روکتا۔ ٹکے کا کام کرنا نہیں ہے، اجتماع میں بھی جانا ہے تو اختتام میں، بس رسم (formality) پوری کرنا ہے کہ لوگوں کو پتا چلے کہ خاص آدمی ہے اور اس نے بیان بھی سننا نہیں، اجتماع میں حاضری نہیں دینا۔ ایک تعداد ہے جو بے چارے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال زار پر رحم کرے۔ اس حدیث پر غور کر لیں کہ حبِّ مال اور حب جاہ مومن کے دل میں تباہی مچا دیتے ہیں۔[1]

البتہ جس کی ضرورت ہے جیسا کہ دینی استاد ہے، شاگردوں کے دل میں اس کی عزت پیدا ہوتی کہ وہ اس کی بات سنیں یا ماں باپ ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ میری اولاد کے اندر میری اہمیت اجاگر ہو تاکہ میری اطاعت کریں اور گناہوں سے بچیں ان کی اصلاح ہو، یہ اجازت کی صورتیں بھی ہیں۔ اس کی تفصیلات پڑھنے کے لیے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ احیاء العلوم کی تیسری جلد میں "حب جاہ" کے عنوان سے مضمون ہے میں نے ایک سے زیادہ بار پڑھا ہے۔ آپ کو اس مرض کی ہلاکت خیزیاں پتا چلیں گی کہ کتنا خطرناک مرض ہے اور یہ تو بچوں میں بھی بہت زیادہ عام ہے، بچوں کو اگرچہ

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، ۴۳-باب، ۴/۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳۔

گناہ نہیں ملتا لیکن مجھے تو یہ یوں لگتا ہے کہ بچوں میں یہ پایا جانا اس طرف اشارہ ہے کہ بچے ہمیں کھلم کھلا اظہار کے ساتھ متنبہ کرتے ہیں کہ دیکھو ہم جو کر رہے ہیں "حبِ جاہ" میں ہم بھی مبتلا ہیں، ہمیں گناہ نہیں ملتا لیکن آپ خبردار ہو جائیں آپ نے نہیں کرنا۔ ہم تو نادان ہو کر چھوٹ گئے لیکن آپ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔ اب جیسا کہ یہ بچے اچھے کپڑے پہنتے ہیں تو گھر کے ایک ایک فرد کو بتائیں گے کہ میں نے کیسے کپڑے پہنے ہیں، دِکھائیں گے، ٹھیک ٹھاک توجہ چاہیں گے، یہ تو سب ہی کو تجربہ ہو گا لیکن شاید اس پر توجہ نہیں ہو گی۔ ایک بار میں کہیں گیا تھا تو کوئی اسلامی بھائی محلے کے اپنی دو سال کی بچی کو گود میں لے کر آئے۔ وہ بار بار اپنی ہتھیلیاں دکھا رہی تھی، مہندی سے رنگی ہوئی تھیں۔ یوں دکھا رہی تھی کہ میری بھی کوئی واہ واہ کرو میں نے مہندی لگائی ہے۔ اس سے میں نے یہ درس لیا کہ دیکھو یہ ہم سِکھا رہی ہے کہ یہ میرا کام ہے، آپکا نہیں۔ بچوں میں یہ عادت ہوتی ہے بڑوں میں خوشامد اور چاپلوس قسم کے لوگ پسند ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں ایسوں کی خوشامد نہیں کرنی چاہیے چاپلوسی نہیں کرنی چاہیے چاپلوسی کرنے میں جھوٹ بولنے کا بہت عنصر ہوتا ہے۔ خوامخواہ اس کو مسکے لگانے پڑتے ہیں۔ نماز ایک وقت کی بھی نہیں پڑھتا اور بولنا پڑتا ہے، بھئی بہت نیک آدمی ہے، اگر بے نمازی گنہگار نہیں تو پھر گناہ گار کون ہے؟ صاحب بڑے عاشق رسول ہیں، داڑھی نہیں، سر ننگا ہے، نمازوں کا ٹھکانہ نہیں ہے، بڑے عاشق رسول ہیں وہ مسکے کے طور پر بولتے ہیں، شخصیات کو اچھالگانے کے لیے کہ نیت چندہ نکلوانے کے لیے کر رہے ہیں۔ چند سکوں کے لیے جو ہمیں نہیں بلکہ دین کے کاموں کے لیے چاہیے۔ امر مستحب ہے اس کے لیے حرام کام، جھوٹی خوشامد کیوں کریں؟ بس بہت سنبھل سنبھل کر زبان کھولیں اللہ کرے ہم سنبھل سنبھل کر قدم اٹھائیں معلومات بھی نہیں ہے ایسی باتیں سنتے بھی ہیں تو امراض ایسے لگتے ہیں کہ خود ہی ہمارا نفس مجتہد بن جاتا ہے ایسے ایسے دلائل لا کر دکھاتا ہے کہ نہ نہ تُو حب جاہ نہیں کرتا ہے تُو تو مرشد کی زیارت کے لیے قریب آکر بیٹھا ہے زیارت اس کو اسی وقت سوجتی ہے جب مائیک لگے ہیں اور ہزار آدمی جمع ہیں۔ ویسے گلی سے گزرے گا تو زیارت نہیں کرے گا۔ یہاں آکر کرے گا جب کہ مووی بن رہی ہے، میں نے آپ کو موٹی دلیل دی ہے، ذہن میں آگئی ہو گی۔

خدا کی قسم! نفس و شیطان بہت عیار ہیں۔ ہم لوگوں کی عقلیں اس طرح مٹھی میں لے لیتے ہیں کہ عقلیں پرواز کر

جاتی ہیں گناہوں کے دلدل میں ایسا گاڑ دیتے ہیں کہ بندہ اٹھ نہیں سکتا۔ حضرت سیدنا ابو حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک بار نماز پڑھائی پھر اعلان کیا کہ میں کبھی نماز نہیں پڑھاؤں گا کیونکہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان سے بہتر ہوں جب ہی تو امام بناہوں۔[1] خود شہزادہ حضور مفتی اعظم ہند ان کے بارے میں میں نے علماء سے سنا ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھاتے تھے وہ کسی بھی عالم کو بول دیتے تھے کہ آپ نماز پڑھاؤ کسی کو بھی فرماتے کہ آپ نماز پڑھاؤ۔ میں نے سیدی قطبِ مدینہ میرے پیرو مرشد ضیاء الدین مدنی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بارہا دیکھا ہے بارہا صحبت پائی ہے۔ سن ۸۰ میں کہ روزانہ محفل ہوتی، اجتماع ذکر و نعت، محفل میلاد ہوتی تھی 'اور کبھی یاد نہیں پڑتا کہ میرے مرشد نے کبھی دعا کروائی ہو، تم دعا کروادو، آپ دعا کروادیں۔ کسی کو بھی حکم فرمادیتے کہ دعا کردو۔ میں اس وقت تو خاص نمایاں نہیں تھا دعوت اسلامی نہیں بنی تھی لیکن دو تین بار مجھے بھی شرف ملا کہ دو تین بار میں نے بھی دعا کروائی اس میں میری خصوصیت نہیں تھی بس مرشد کا طریقہ تھا اور اب یہ حالت ہے کہ سب کو نام چاہیے نیک کام بھی کرے تو نام چاہیے نام کی تختیاں لگی رہنی چاہیے مَعَاذَ اللّٰہ ایک تعداد ہے جس میں نام کی بہت خواہش ہوتی ہے نام کی تختی لگانا جرم نہیں ہے، اس کے لیے اچھی اچھی نیتیں ہیں مثلاً یہ نیت ہو کہ میں نے نام کی تختی اس لئے لگوائی کہ میں تو دنیا سے چلا جاؤں گا لیکن لوگ دعا کرتے رہیں گے۔ اگر سچا نہیں ہے اور دل میں ریا ہے تو گناہ پر گناہ کر رہا ہے۔ ایک تو ریا کاری کے لیے اپنے نام کی تختی لگوائی۔ پھر جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے۔ اب تو مزید گناہ کا اضافہ کر دیا ہے کہ جھوٹ بھی، ریا کاریاں بھی، پتا نہیں کیا کیا اس میں شامل ہو گئی ہیں۔ ایک ایک گناہ جو ہے کئی کئی گناہ کو جنم دیتا جاتا ہے، ایک گناہ سے کئی گناہ بن جاتے ہیں ایک برائی میں نہ جانے کتنی برائیاں ہوتی ہیں، غصہ ہے کسی پر آگیا۔ غصہ آجانا برا نہیں ہے جیسا عوام بولتے ہیں غصہ حرام ہے۔ یہ غلط مقولہ ہے اس لیے کہ غصہ اپنے اختیار میں نہیں، اس کا غلط استعمال حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں یہ نہیں ہے کہ غصہ آگیا تو جہنم میں چلا جائے گا۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک دروازہ ہے اس سے وہی داخل ہو گا جس کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ختم ہوتا ہے۔

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر و العجب، باب ما بہ التکبر، ۳/۳۳۹۔

دیکھا آپ نے ! غصہ جب گناہ کا سبب بنا تو اب یہ برا ہے، نہ کہ صرف غصہ آنا برا ہے۔ غصہ آئے تو آدمی اس کا علاج کرے، چپ ہو جائے، وضو کرلے، بیٹھ جائے، زمین سے چپک جائے، زبان کو قابو رکھنا تو بہت ضروری ہے۔ ورنہ غصہ میں کیا کیا نکل جاتا ہے غصہ میں تین طلاقیں دے دیتے ہیں پھر مولانا صاحب کے پاس آجاتے ہیں کہ بہت غصہ آگیا تھا، مولانا صاحب بھی کہیں گے کہ عموماً غصے میں ہی طلاق دے گا پیار میں تو کوئی طلاق نہیں دے گا۔ غصہ آگیا، فائر کھول دیا، بندہ گرادیا، پولیس آئی، پکڑ لیا تو جج کے سامنے بول دینا کہ غصہ آگیا تھا، جج تھوڑا ہی چھوڑے گا۔ غصے کے بعد اگر کوئی گناہ کیا تو پکڑ ہے۔ سزا تو ملے گی، غصہ کے ذریعہ گناہ بہت جلدی ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کو آدمی سوچتا چلا جائے تو پتا چلے کہ غصہ کے ذریعے حسد، غیبت، تہمت، چغلی، غصہ کتنے حرام کاموں کا سبب بنتا ہے۔ تفصیلات پڑھنا چاہیں تو مکتبۃ المدینہ نے رسالہ "غصے کا علاج" شائع کیا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان باطنی امراض سے شفائے کلی عطا فرمائے۔[1]

حب جاہ کی مثالیں

سُوال: آپ کا ایک انقلابی رسالہ بنام "غیبت کی تباہ کاریاں"[2] یہ پڑھا ہے اس میں غیبت سے متعلق کافی مواد موجود ہے مگر اس کی خصوصیت یہ دیکھی کہ آپ نے اس میں مثالیں لکھی ہیں کہ فلاں فلاں بات غیبت ہے ابھی آپ نے حبِ جاہ کے بارے میں ذہن بنایا۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ کچھ مثالیں بھی ارشاد فرمادیں کہ جن سے پتا چل سکے کہ ان ان جملوں میں حب جاہ پیدا ہو سکتی ہے؟

جواب: میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا عموماً یہ حب جاہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حب جاہ کی وجہ سے آدمی توجہ چاہتا ہے یہ غالباً احساس کمتری بھی اس کا سبب ہوتا ہوگا۔ لوگوں کی نظر کی توجہ چاہتا ہے لوگوں کو بتانا چاہتا ہے کہ میں نے یوں کیا وہ کیا بڑوں سے ملاقات کرے گا تو تذکرہ کرے گا ہاں ہاں میں نے نگران شوریٰ کی زیارت کی اور انہوں نے مسکرا کر پیٹھ تھپکی

---

1 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب... الخ، ٦/٣٢٠، حدیث: ٨٣٣١۔

2 ......پہلے یہ رسالہ شائع ہوا تھا جس کے 46 صفحات تھے۔ پھر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پر کام کیا اور فیضان سنت کا ایک باب تالیف فرمایا جس کے 504 صفحات ہیں۔

تھی اپنے ملک جا کر جب ذکر کرے گا تو بھاؤ تو بڑھے گا۔ ایک میں نے مثال دی کسی بھی شخصیت سے ملاقات ہو گئی آٹو گراف لینے میں کامیابی ہو گئی تو دِکھاتا پھرے گا کہ دیکھو ثبوت دیتا پھرے گا۔ ایک بار نہیں بارہا تجربہ ہے آپ اپنی نشانی دے دو کہ اپنے شہر میں جا کر بتائیں گے اسلامی بھائیوں کو ہمیں آپ سے ملاقات ہو گئی، اب اس میں کیا ہے میری ملاقات کا ثبوت دینے سے وہ کیا چاہتے ہیں۔ حاجت اس وقت کیسے پیش آئی اگر لوگ نہیں مانیں گے تو کون سا بڑا نقصان ہو جائے گا یا جنت سے محروم ہو جائے گا وہ ثواب جو کسی مسلمان سے ملتا ہے تو نہیں ملے گا کیا اس نے ثواب کی نیت سے ملاقات کی؟ اگر حب جاہ کی وجہ سے ملا تو ثواب کہاں الٹا گناہ میں جا پڑے گا۔

پہلے تو بہت ہوتا تھا نکاح بھی میں پڑھاؤں، ولیمہ بھی کھاؤں اور اجتماعِ ذکر و نعت میں بھی جاؤں، پہلے فی نکاح تین جگہ میں شرکت کرتا تھا پھر آخر حالات ایسے ہوئے کہ میں نکاح کے لئے فلاں ہال میں جاؤں گھنٹوں انتظار کروں کہ میں آ گیا دولہا نہیں آیا، اور کبھی مبلغ کا کئی کلو میٹر دور فاصلے پر نکاح ہوتا تھا۔ چلو بھئی رکشہ میں، ٹیکسی میں، کوئی اصرار بھی نہیں کرتا تھا کہ کرایہ تو لے لو میں تھکنا شروع ہوا۔ میں نے سختیاں شروع کی کہ میرے پاس جو آئے گا اس کا نکاح پڑھاؤں گا پھر میں نے ٹائم دیا کہ فلاں وقت میں آؤ تو نکاح پڑھاؤں گا۔ آنا شروع ہو گئے پھر عام ملاقات ہوتی تھی ہفتے میں ایک بار میں بولتا تھا لائن میں لگ کر اگر دولہا آئے گا تو میں نکاح پڑھاؤں گا آپ یقین مانیں کہ لائن میں لگ کر گجرے پہن کر دولہا آنے لگے۔ اب دولہا اکیلا تھوڑا ہی آئے گا باراتی بھی ہوتے ہیں، خطبہ بھی ہو گا، نکاح بھی ہو گا، رات بھی ختم ہو رہی تھی، یہ حرج ہونے لگا تو میں نے یہ بھی بند کیا آخر کار میں نے بہت سختی سے بریک لگایا ہوا ہے نکاح پڑھاتا ہی نہیں۔ میں نے بیسیوں بار لوگوں سے کہا کہ مجھ سے نکاح پڑھانے کا مقصد کیا؟ یہ لوگ کیوں چاہتے ہیں کہ میں نکاح پڑھاؤں، دعا چاہیے تو ویسے ہی دعا تو پیٹھ پیچھے بھی قبول ہوتی ہے، چپکے سے دعا مانگ لی جائے اور پتا بھی نہ چلے کہ آپ کے لیے دعا کی گئی یہ قبولیت کے آداب میں سے ہے۔ دعا چاہیے تو قبولیت والی دعا کیوں قبول نہیں کی جاتی؟ میں آپ کی بارات میں آؤں، آپ کا نکاح پڑھاؤں، گھر پر آ کر دعا مانگو آپ کی دکان پر آ کر دعا مانگوں، ایسا کیوں ہے؟ مجھے تو حب جاہ کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے تا کہ واہ واہ ہو اور نیک نامی ہو اور لڑکی والوں پر اچھا اثر پڑے کہ بھئی بہت تعلقات والا آدمی ہے۔

ایک وقت تو میں نے اپنا بتایا تھا کہ میں بالکل سادا تھا، کوئی بھاؤ بھی نہیں پوچھتا تھا۔ لوگ مارتے تھے نہ کھیلنا آتا تھا۔ اور اب تصویر کا دوسرا رخ آپ کے سامنے ہے اللہ پاک آخرت کی عزت سے مجھے محروم نہ فرمائے اب جب میری عزت بن گئی تو پہلے تو کوئی دعوت بھی نہیں دیتا تھا میری شخصیت تو دیکھ رہے ہیں۔ مجھ سے زیادہ ٹھیم شحیم اور خوبصورت وضع قطع کے اسلامی بھائی موجود ہیں۔ اب پہچان ہو گئی ہے۔ سب مجھے دیکھ رہے ہوتے ہیں تو پتا چل جاتا ہے۔ پہلے میرے ساتھ کوئی فربہ اسلامی بھائی ہوتے تھے تو مجھے چھوڑ کر اس کی دست بوسیاں ہوتی تھیں۔ میں مسکراتا تھا۔ موٹا تازہ ہوتا ہے خوامخواہ معقول نظر آتا ہے چاہے اس میں کچھ سمجھ ہو یا نہ ہو۔ جب تک نہ بولے اس کی واہ واہ ہوتی ہے جب بولتا ہے تو بعض اوقات پھنس جاتا ہے ہر فربہ ایسا نہیں ہوتا۔ کسی فربہ کی طرف ایسا دیکھنا بھی نہیں چاہیے مثال دے رہا ہوں کہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔ اس طرح اس وقت میرا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا تھا۔ ایسے ہی دعوت اسلامی سے پہلے میں کسی نکاح کی دعوت میں گیا اس وقت میری داڑھی تھی۔ میں سادہ لباس تھا میری دعوت اسلامی نہیں تھی، میں کوئی مشہور شخصیت نہیں تھا اس وقت شادی کے ہال میں دعوت پر کھانے پر گیا۔ اب جو امیر لوگ تھے وہ رعب کے ساتھ دھڑا دھڑ اندر جا رہے تھے، میرے جیسا سادہ آدمی جب گیا تو گیٹ کیپر نے روک دیا اے رک جاؤ آپ نہیں جاؤ گے۔ مجھے کاٹو تو خون نہیں میں آیا تو دعوت میں تھا۔ مجھے تو اس وقت بھی مسئلہ پتا تھا کہ بغیر دعوت کے جا کر کھانا حرام ہے کسی کی دعوت میں۔[1] یہ تو اللہ نے میری لاج رکھ لی۔ جس نے دعوت دی تھی وہ مجھے نظر آ گیا اس نے آکر مجھے اس سے چھڑا لیا اور اندر لے آیا ایک وقت وہ تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب جو وقت ہے وہ نظر آ رہا ہے یہ دھوپ چھاؤں ہوتی ہے۔ اللہ کرے کہ میں پھر آزمائش میں نہ آجاؤں۔ کیونکہ اب اس کی سہار نہیں ہو گی۔ کسی کو عزت ملنے کے بعد چھنتی ہے تو اس کے لیے سہنا بہت دشوار ہوتا ہے ہم اللہ پاک سے عافیت طلب کرتے ہیں جس طرح دنیا میں عزت دی ہے اسی طرح آخرت میں بھی عزت سے محروم نہ فرمائے۔ اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے آخرت میں بھی عزت سے محروم نہ فرمائے۔

دعوتیں پہلے لوگ اتنی دیتے تھے میں تھک گیا ولیمہ میں جاتا تھا دوسرے شہروں میں چلا جاتا تھا۔ سنت مؤکدہ ہے

---

[1] ......احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الثالث فی آداب تقدیم الطعام... الخ، ۲/ ۱۲۔

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا کھانا نہ کھانا اختیار ہے۔[1] میں عمل کرتا تھا کوشش کر کے جہاں بھی ولیمہ کی دعوت ہوتی پہنچتا تھا کم گیا ہوں مگر گیا ہوں دعوتِ اسلامی کے دور میں دعوتیں مجھے ملنی شروع ہوگئی تھیں پھر صحیح بات ہے کہ میں تھک گیا اب میں جا نہیں سکتا اب نہیں جاتا میری مجبوریاں ہیں۔ اگر ہر ایک تھوڑا سا اپنے دل پر غور کرے تو شاید خود ہی لگے گا کہ میں اپنی واہ واہ چاہ رہا ہوں آدمی خود ہی کونے کھانچے میں پڑا رہے۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی روایت ہے مسجد نبوی شریف کے کونے میں تشریف فرما تھے اور رو رہے تھے کسی نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔[2] وہ اب پورے الفاظ تو یاد نہیں مجھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث جو سنائی اس میں اس طرح کا مفہوم ہے مضمون اس طرح کا ملتا جلتا ہے "اللہ پاک چھپے ہوئے پراگندہ بکھرے بال والے، اور سادہ لباس والے اور ایسے کہ جن کو دروازوں سے دور کیا جاتا ہے جو گم ہو جائیں تو تلاش کرنے والا نہیں ہوتا مر جائیں تو تعزیت کرنے والا نہیں ہوتا ایسے گمنام بندوں کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے۔[3] آپ عاجزی فرماتے ہیں کہ میں ان میں سے نہیں ہوں، کتنے رشک کی بات ہے نمایاں ہونا یہ باتیں وہ کر رہا ہے جو اس وقت سب سے نمایاں ہے۔ آپ بولنے والے کی طرف مت دیکھو جو بول رہا ہے آپ اس پر نظر رکھو۔ نمایاں ہونے کے اسباب بھی ہیں اور ضروریات بھی ہیں جیسا میں نے کہا کہ: مولا مشکل کشا کا قول ہے کہ جس کو لوگ نمایاں جگہ پر بٹھائیں اور وہ نہ بیٹھے تو وہ گدھا ہے۔[4]

نمایاں اور عزت کی جگہ بیٹھنے کی اجازت کی بھی صورتیں ہیں ناجائز نہیں۔ مثلاً میں آپ کے درمیان بیٹھ جاؤں تو نظام درہم برہم ہو جائے جو بولنا چاہتا ہے وہ سب کے سامنے ظاہر نہیں ہوگا نمایاں نہیں ہوگا اس وقت تک وہ مقصد حل

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ٦٥٥۔

2 ...... ایک دن حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کے پاس بیٹھے اَشک بہا رہے ہیں، سبب دریافت فرمایا تو حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے اس بات نے رُلایا ہے جو میں نے اللہ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہے کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے کسی ولی سے دشمنی کی اس نے اللہ سے اعلانِ جنگ کیا۔(ابن ماجه، كتاب الفتن، باب من ترجى له السلامة من الفتن، ٣٥١/٤، حديث: ٣٩٨٩)

3 ...... حلية الاولياء، اويس بن عامر القرني، رقم: ١٦٢، ٢/ ٩٧، حديث: ١٥٦٧ ملتقطاً۔

4 ...... المقاصد الحسنة، حرف اللام الف، ص ٥٧٤، حديث: ١٣١٧۔

نہیں ہو گا۔ توضرورت کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں ،اللہ مجھے ایسی عاجزی عطا کر دے کہ میں بلا ضرورت اوپر نہ بیٹھا کروں اب تو ڈائریکٹ قدم اٹھتے ہیں اور آکر بیٹھ جاتا ہوں ذہن بنا ہوا ہے کہ میرے لیے صوفہ بچھا ہوا ہے مائیک پکڑ کر شروع ہو جاتا ہوں۔ میرے لیے بھی دعا کرنا کہ مجھے اللہ پاک عاجزی نصیب کرے انکساری عنایت فرمادے۔

بد گمانی کی تعریف اور صورتیں

سُوال: بدگمانی کی تعریف بیان فرمادیجئے۔

جواب: بدگمانی کا معنی کسی کے بارے میں "براسوچنا" اس کو سوئے ظن بھی بولتے ہیں کسی کے بارے میں براسوچنا یہ ہے بدگمانی لیکن یہاں براسوچنے سے مراد یہ ہے کہ کسی کی طرف کوئی ایسی بری چیز کی نسبت کرنا جو عیب ہو اور اس کے بارے میں ذہن بنالینا کہ فلاں میں وہ عیب ہے اور وہ ایسا ہی ہے۔ اس میں وہ برائی موجود ہے۔ (1) اور بدگمانی کا گناہ اس صورت میں ملے گا کہ کسی کے بارے میں برائی کا ذہن بنا کہ یہ شخص مثلاً بدنگاہی کرتا ہے حالانکہ کوئی ثبوت نہیں لیکن بس یہ ذہن بن گیا کہ یہ بدنگاہی کرتا ہے یا اس کی نیت خراب ہے۔ ایک تو یہ کہ ذہن میں یہ خیال آنا، یہ خیال آنا گناہ نہیں لیکن یہ خیال جمانا، ذہن بنا رہنا کہ یہ ایسا ہے ہی تو گناہ ہے۔ (2)

بدگمانی کی ایک صورت یہ ہے کہ بدگمانی ہوئی تو اس کا اظہار کر دیا، یا زبان سے بول دیا۔ اب زبان سے کہہ دیا یا اشارے سے بول دیا یا لکھ کر بتادیا اعضا سے اس کا اظہار کر دیا تب بھی گناہ ہو گا۔ مسلمان کے بارے میں آج کل اس کا ہمارے یہاں بہت زیادہ سلسلہ ہے۔ بدگمانی اتنی عام ہے کہ کچھ سمجھ نہیں آتی اس پر رکاوٹ کیسے کھڑی کی جائے۔ بدگمانی کے متعلق بے شک آپ خود بیان بھی کرتے ہوں گے لیکن پھر بھی اس کا اطلاق ختم نہیں ہوتا یہ مرض جاتا نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رکھیں کہ بدگمانی کے بارے میں جاننا فرض ہے۔ یعنی جو بھی مہلکات ہیں، گناہ

---

1 ......فتاویٰ امجدیہ، ١/ ١٢٣۔

2 ......احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ٣/ ١٨٦ ماخوذاً۔

ہیں، گناہوں کے بارے میں جاننا فرض ہے جب ہی تو گناہ سے بچے گا عام طور پر ہمارے یہاں یہ ہے کہ کسی کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا تو بعض اوقات ذہن ہوتا ہے کہ اس کی نیت اس پر خراب ہے حالانکہ یہ بدگمانی ہے اسی طرح کسی کے بارے میں کہہ دینا کہ یہ پیسے کھا جاتا ہے یا پیسے کھا گیا ہے اگر بلا ثبوت کہے گا تو یہ بدگمانی نہیں بلکہ یہ تہمت کی تعریف میں آجائے گا۔ تہمت کا عذاب برداشت کیسے ہو گا۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جو کسی مسلمان کے بارے میں ایسی بات کرے جو اس میں نہیں تو وہ جہنم میں ردغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھا جائے گا جب تک اپنے گناہ سے نکل نہ جائے۔ [1] (ردغۃ الخبال جہنم میں وہ جگہ ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا)۔ "اس سے نکل نہ جائے" کے دو مطلب ہیں، یا تو اس سے توبہ کرلے توبہ کرلی تو اس عذاب سے بری ہو گیا یا یہ کہ اپنا عذاب بھگت لینے کے بعد اس سے نکل جائے گا اب اللہ پاک جتنا عرصہ عذاب اس کو دے۔

ہمارے یہاں بدگمانی بہت عام ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے کہ خبیث گمان خبیث ذہن کی پیداوار ہے۔ یا خبیث دل میں پیدا ہوتا ہے۔[2] بزرگوں کے اس طرح کے ارشادات اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کیے ہیں تو ہمارا ذہن ایسا گندہ ہو گیا کہ حسن ظن ہو نہیں پاتا۔ حالانکہ حدیث پاک میں ہے کہ کسی مسلمان کے بارے میں حسنِ ظن قائم کرنا یہ عمدہ عبادت ہے۔[3] اچھا گمان کرنے میں حرج کیا ہے آخر کسی کے بارے میں ہم برا کیوں سوچتے ہیں؟ اگر وہ واقعی برا ہے اور اس کے بارے میں ہم نے بدگمانی کی اور ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے اب ہمارا تو گناہ ہو گیا اب چاہے واقعی ایسا ہو تب بھی ہم گناہ گار ہیں اس لیے برے گمان سے بچنا چاہیے ہاں قرینہ موجود ہے تو بدگمانی نہیں قرینہ کی مثال یہ دی ہے کسی کا شراب خانے میں آنا جانا ہے کسی نے اس کے بارے میں گمان کیا کہ یہ شرابی ہے کیونکہ یہ تہمت کی جگہ کھڑا ہو گیا شراب خانے میں آتا جاتا ہے تو لوگ بولیں گے کہ

---

1 ......ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فیمن یعین علی خصومۃ من غیر ان یعلم امرھا، ۳/۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۰۰۔

3 ......ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۳۔

یہ شرابی ہے حالانکہ وہ شراب نہ پیتا ہو بس یہ قرینہ موجود ہے کہ شراب خانے میں آتا جاتا ہے تو یہ بدگمانی نہیں۔[1] اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا فرض ہے اس کا علاج سیکھنا بھی فرض ہے اس سلسلے میں اللہ پاک ہمارے علمائے کرام پر رحم فرمائے، برکتیں دے، ہم پر المدینۃ العلمیہ نے جو کہ دعوت اسلامی کی مجلس ہے اس میں کثیر علما شامل ہیں انہوں نے بہت بڑا احسان کیا اور بہت پیاری کتاب "بدگمانی" تحریر کی، ایسی جامع اور مختصر کتاب کم از کم میں نے بدگمانی پر کہیں اور نہیں دیکھی۔

سرکار اعلیٰ حضرت کا فتاویٰ بہر حال تفصیلی فتویٰ ہے اس میں سے جو یادداشت کے مطابق مدنی پھول مل رہے ہیں جو مجھے یاد پڑھ رہا ہے وہ عرض کردوں سوال کس طرح کا تھا اس کے تحت اعلیٰ حضرت نے جواب دے کر حیرت میں ڈال دیا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا ذہن کس قدر مدنی تھا۔ فتویٰ دینے کا صحیح معنوں میں ان ہی کو حق تھا، سوال کچھ اس طرح کا تھا کہ ایک شخص غریب آدمی تھا اس نے حج کے لیے بعض لوگوں سے پیسے اس طرح لیے کہ میں اگر اس سال حج نہ کروں تو یہودی یا نصرانی ہو کر مروں۔ لوگوں نے اس کو بولا کہ آپ اتنی بڑی قسم مت کھائیں اس نے تین بار مکرر یہی اس طرح کی قسم کھائی کہ میں بولتا ہوں کہ مجھے حج کرنا ہے اس سال حج نہ کروں تو نصرانی مروں۔ الفاظ یاد نہیں مگر اس طرح کے ہی جملے ہیں، لوگوں نے اس کو پیسے دیئے اب اس آدمی نے پیسے تو لے لیے اور حج کے دنوں میں یہ اپنے شہر سے لوگوں سے حج کے نام پر پیسے لے کر بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے اس نے سفینہ میں بیٹھنا ہو گا۔ لیکن آٹھ دس دن میں یہ واپس آگیا۔ حج کے لیے نہیں گیا۔ لوگوں نے اس کو بولا کہ تم نے تو کہا تھا کہ میں حج پر جاؤں گا تم حج پر نہیں گئے۔ اس نے بدتمیزیاں کیں۔ الٹے سیدھے جوابات دیئے غصے میں آگیا۔ پیسے بھی واپس نہیں دیئے تو یہ شخص مسلمان رہا یا نہیں۔ اس نے اتنی بڑی بڑی قسمیں کھائیں پھر بھی حج کے لیے نہیں گیا جب بولا تو لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ سوال سے ایسا اندازہ ہوا کہ وہ اعلیٰ حضرت سے سخت سے سخت فتویٰ لینا چاہ رہے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جو جواب دیا اس کو پڑھ کر اپنا سینہ مدینہ بن گیا بلکہ اعلیٰ حضرت کی سوچ وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک ہماری سوچ پہنچ

---

1 ...... فتاوی امجدیہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/ ۱۲۳۔

ہی نہیں سکتی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اس شخص نے جس وقت پیسے لیے، جواب کا میں اپنے انداز میں خلاصہ عرض کرتا ہوں اس وقت واقعی اس کی نیت حج کی ہوگی ۔ وعدہ کرتے وقت اس کا ذہن تھا کہ پورا کرنا ہے یا بعد میں ارادہ بدل گیا یا کوئی سبب ہوگیا کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا تو اس پر کوئی جرم نہیں ہے ۔(وعدہ کرتے وقت یہ نیت ہو کہ میں نے یہ پورا کرنا ہی نہیں تب گناہ گار ہے) اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ جب اس نے پیسے لیے اس وقت تو اس کی نیت ہوگی اس لیے اس پر یہ کہ وہ یہودی یا نصرانی ہونے کی قسم اپنی جگہ پر وہ صحیح کھا رہا تھا اُس وقت وہ سچا تھا۔ بعد میں جب یہ بمبئی گیا ہوگا یا تو اس کو کوئی مرض لاحق ہو گیا ہوگا کہ یہ سفر کے قابل نہ رہا ہوگا۔ یا اس کی کوئی ایسی بیماری یا کوئی ترکیب ہوگی کہ یہ اکیلا سفر نہیں کرپاتا ہوگا۔ اور اس نے جب آپ لوگوں سے پیسے قبول کیے اس وقت اس کی نیت ہوگی کہ فلاں مجھے مل جائے گا اور میں حج پر چلا جاؤں گا وہ آدمی اسے میسر نہیں آیا ہوگا اس کی کوئی واقعی مجبوری ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے یہ سفر پر نہ جاسکا۔[1] جب اس کو پیسے دیئے گئے تو یہ پیسوں کا مالک بن گیا تھا۔ یہ اصول یاد رکھیں ہبہ مشروط یعنی گفٹ کے ساتھ جو شرط کی جائے وہ شرط باطل ہوتی ہے۔ یعنی میں آپ کو بہت آسان سی مثال دوں کہ آپ نے مجھے عطر کی شیشی دی اور آپ نے کہا کہ دیکھو آپ لگائیں گے میں نے وہ عطر کی شیشی لے لی۔ آپ نے دی یہ میرا قبضہ ہوگیا یہ شیشی میری ہوگئی۔ آپ کی یہ لگانے کی جو شرط ہے وہ باطل ہے میں لگاؤں یا نہ لگاؤں یہ میری مرضی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا جب اس کو رقم دی گئی وہ رقم اس کی ہوگئی البتہ یہ بہتر ہے کہ لوٹا دے اس کا مطلب یہ نہیں لوٹائے نہیں تو گناہ گار ہے۔ اس طرح کا اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ دیا اس سے بہت سیکھنے کو ملا کہ مسلمان کے بارے میں گویا ہزار پہلو بھی ایسے نکلتے ہیں کہ وہ بدگمانی سے بچا سکتے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۳ / ۵۰۸۔ ۵۰۹ ماخوذاً۔ زید نے جو الفاظ کہے قسم نہ تھی اسکے بعد حج کو نہ جانے کے سبب احاطہ اسلام سے خارج نہ ہوا روپیہ کہ چندہ والوں نے دیا وہ ہبہ تھا کہ زید بعد قبضہ اس کا ٹکٹ لے کر گیا اگر واقعی زید کا اس وقت ارادہ حج کو جانے کا تھا اور بمبئی تک گیا اور کوئی عذر پیش آیا کہ نہ جاسکا مثلاً زید بہت ضعیف ہو اور محتاج معین ہو اور اسے کوئی ایسا نہ ملا کہ اس سفر میں اس کی اعانت کرے، بمجبوری پلٹ آیا تو اس پر کچھ الزام نہیں چندہ کا روپیہ بہتر یہ ہے کہ واپس کردے ورنہ شرعاً اس پر واپسی لازم نہیں، ہاں اگر وہ دھوکا دے کر جھوٹ ارادہ ظاہر کرتا اور اس ذریعہ سے لوگوں سے روپیہ لے کر چلتا ہو ضرور شخص مجرم تھا مگر صورتِ سوال سے اس کا ہرگز یہ ارادہ نہیں عہ ا، نہ کسی پر بدگمانی جائز بلاوجہ قطعی اور بلا ثبوت شرعی دھوکا دینے اور جھوٹ ارادہ روپیہ ہضم کرلینے عہ ۲ کرلیں گے وہ سخت مجرم ہوں گے اس پر توبہ فرض ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳ / ۵۰۹)

ہیں تو اس کو بچا لیا جائے اس کے بارے میں بد گمانی نہ کی جائے۔

سرکار اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں[1] ایک بخاری شریف کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ مراٰۃ المناجیح شرح مشکوۃ شریف میں بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ایک شخص نے چوری کی آپ نے فرمایا اے آدمی تو نے چوری کی؟ اس نے کہا خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی حضرت روح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ پھر میری آنکھوں کا قصور ہو گا کہ میری آنکھوں نے غلط دیکھا، درست نہیں دیکھا۔ اس طرح اس کو بچا لیا۔ سامنے چوری کی اس کے باوجود اس کے عیب کو چھپا لیا۔[2] اور ہمارے یہاں یہ کہ قیاس آرئیاں کرتے ہوئے بد گمانی کے لیے راہیں نکالتے ہیں اور بے چارے کو کھینچ تان کر برا بنا دیتے ہیں جیسا کہ ہمارے معاشرے میں عام طور پر یہ ہے کہ گھر میں کسی کی طبیعت خراب ہوئی تو فوراً یہ ذہن جاتا ہے کہ کسی نے جادو کروا دیا ہے ایک تو یہ ذہن اتنی حد تک بد گمانی نہیں تھی لیکن اب ذہن یہ بنا کہ میری جو خالہ ہے اس سے پہلے منہ ماری ہوئی تھی جب سے میرے ساتھ اس کا سلوک صحیح نہیں ہے یہ خالہ نے کروایا ہو گا تو آپ نے کہا خالہ نے کروایا ہو گا تو یہ ہوئی بد گمانی، اب گھر میں کسی نے یہ رٹ لیا کہ خالہ نے کروایا ہے تو یہ ہو گئی تہمت اور بے چاری خالہ کو پتا بھی نہیں اب یہ خالہ گیارہویں شریف کی نیاز دینے آتی ہے تو اٹھا کر پھینک دیتے ہیں کہ یہ جادو والا کھانا دے گئی یہ تو میں نے خالہ کی مثال دی۔ ساس بہو کی تو گھر گھر میں جنگ چھڑی ہوئی ہے عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ ساس نے جادو کروا دیا یا بہو نے کروا دیا۔ ماں بولتی ہے میرے بیٹے کو میری بہو نے تعویذ گنڈے کروا کر اپنی طرف کر لیا یہ تو تہمت ہے بد گمانی اس وقت ہوتی جب بیچ کی بات ہو اور اگر بالکل یقین کے ساتھ بول دیا یہ تو تہمت لگ گئی۔ ہمارے معاشرے میں بد گمانیوں کا سلسلہ بہت زیادہ ہے گھر گھر عموماً اس کا اطلاق دیکھا جا رہا ہے مبالغہ ہے۔ ہر گھر میں ہو ضروری نہیں اس لیے اِنْ شَآءَ الله آپ کیسٹ سنیں گے، کتاب پڑھیں گے تو دونوں کے ذریعہ آپ کو بہترین معلومات ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ الله اس کے علاج بھی بیان کیے گئے ہیں کتاب میں بھی کیسٹ میں بھی

---

1 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۱۰۔

2 ......بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (واذکر فی الکتاب مریم اذانتبذت من اھلھا)، ۲/ ۴۵۸، حدیث: ۳۴۴۴۔ مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۳۔

تفصیلی معلومات ہے کتاب اور کیسٹ دونوں آپ ضرور استعمال کریں، اِنْ شَآءَ اللہ۔ ہم نے بدگمانیاں تو بہت کی ہوتی ہیں کیوں نہ ہم مل جل کر توبہ کرلیں:

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ　　الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ

یا اللہ! آج تک میں نے مسلمانوں کے بارے میں جتنی بھی بدگمانیاں کی ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں سارے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، اے پروردگار! اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل میری توبہ قبول فرما اور مجھے بدگمانیوں اور گناہوں سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرض علوم کی اہمیت

سُوال: آپ کو دیکھا ہے کہ فرض علوم سیکھنے پر آپ بہت زور دیتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ظاہر ہے فرض فرض ہے، اس کی اہمیت یہی ہے کہ وہ فرض ہے اور فرض علوم سے آج کل بہت زیادہ جہالت ہے۔ لاعلمی ہے حکایتیں پڑھنے میں بڑا لطف آتا ہے، دلچسپ باتیں پڑھنے میں مزا آتا ہے فرض علوم میں دل لگتا نہیں ہے شیطان کہتا ہے کہ فرض علوم پڑھے گا تو بہت سارے گناہوں سے بچ جائے گا فرض علوم جیسے نماز فرض ہے اس کے وہ احکام کہ جس سے نماز درست ہو جائے اور وہ مسائل کہ جس سے نماز ٹوٹ جائے یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔ ورنہ یہ کیسے پتا چلے گا کہ اس سے نماز ہو گئی اور کس سے نماز ٹوٹ گئی، اسی طرح نماز میں جو واجب ہے اس کا سیکھنا واجب ہے جو نماز میں سنت ہے اس کا سیکھنا سنت ہے۔ اسی طرح روزہ لے لیں، زکوٰۃ لیں لے، حج لے لیں اس کا بھی یہی کہ ان کو بھی درست ادا کرنے کے بارے میں سیکھنا فرض ہے۔ لیکن آج کل بہت کم لوگ ان چیزوں کو جانتے ہیں۔ بہت ہی کم، بلکہ کم ترین، اسی طرح باطنی علوم ہیں ان کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ باطنی علوم مثلاً توکل یہ بھی باطنی علم ہے توکل کے بارے میں بھی سیکھنا ہوگا کہ توکل کیا ہے۔ اسی طرح مہلکات یعنی گناہ، ان گناہوں کے بارے میں علم حاصل کرنا بھی فرض ہے۔[1] جیسا کہ میں نے بدگمانی کے بارے میں عرض کی۔ بدگمانی کے بارے میں سیکھنا فرض ہے۔ بدگمانی کسے بولتے ہیں اور اس سے

❖

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔

بچنے کے کیا طریقے ہیں علاج بھی سیکھنا ہو گا ورنہ کیسے بچے گا۔ اسی طرح جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، اور بہت سارے ایسے گناہ ہیں جو مہلکات کہلاتے ہیں ان سب کا سیکھنا فرض ہے ان کی تعریفات ہمیں معلوم ہوں ان سے بچنے کے طریقے بھی جانتے ہوں، آج کل ایک تعداد ہے جو غیبت کرتی ہے آپ منع کرو وہ بولتے ہیں غیبت نہیں میں تو حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ اس کے اندر برائی ہے جب ہی تو غیبت ہے اور برائی نہیں ہے اور ہم بیان کریں گے تو وہ تہمت ہے اس طرح کی تعریف نہیں معلوم ہو گی تو پھر کیسے بچیں گے؟ جیسے جھوٹ کی تعریف بہت مشکل ہے کہ ہم میں سے کسی کو معلوم ہو۔ بھلے ایک بار پڑھنا کافی نہیں ہوتا آپ دنیاوی امتحان کے لئے بار بار پڑھتے ہیں رٹا لگاتے ہیں اس کے بارے میں کسی استاد کی خدمات حاصل کرتے ہیں اور راتوں کو جاگ جاگ کر اس کو یاد کرتے ہیں پھر جا کر امتحان دیتے ہیں تو کچھ نتیجہ نکلتا ہے۔ حالانکہ وہ کوئی فرض علوم بھی نہیں ہوتے دنیاداری خالص دنیاداری ہوتی ہے اور یہ تو فرض علوم ہیں ان کے بارے میں اگر ہم نے پڑھ بھی لیا تو دل کو منا لیا کہ ہم نے ایک رسالہ پڑھا حالانکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جملہ یا لفظ بھی ہمیں یاد نہ ہو اتنا پڑھے اتنا پڑھے کہ ضروری نہیں کہ مضمون ہمیں حفظ ہو جائے بلکہ اس کا مضمون پتا چل جائے کہ غیبت سے کس طرح بچا جائے اس کی بہت زیادہ کمی ہے۔

فرض علوم بعض اوقات بڑے بڑوں کو معلوم نہیں ہوتے بلکہ میں تو اب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر عالم سے بھی اس کا سوال نہ کیا جائے کہ فلاں چیز کی تعریف کیا ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بتا نہ سکے جیسا کہ نیتوں کا علم، ایسا لگتا ہے کہ چراغ لے کر ڈھونڈنے نکلے تو عالم نیت نہ ملے اور نیت کتنی عام ہے کہ نیت کے بغیر علم کا ثواب ہی نہیں ملتا یہ تو عادت ہے ۔ ثواب تو اس صورت میں ملے گا کہ اس کی نیت ہو کہ میں سنت پر عمل کر رہا ہوں ورنہ ثواب نہیں ملے گے گا ہم عادتاً بے شمار سنتیں ادا کرتے ہیں تین انگلیوں سے کھانا بھی کھا رہیں، تین سانس میں پانی بھی پی رہے ہیں یہ بن گئی ہے عادت اور یہ عبادت اس صورت میں بنے گی جب ہم ثواب کی نیت سے کریں آپ بتائیں کہ کتنا اہم مسئلہ ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں لکھ رہے ہیں کہ صدقہ کیا اور ثواب کی نیت

نہیں کی تو پیسے گئے ثواب نہیں۔[1] اس لئے نیت بہت ضروری ہے جبکہ اس وقت علم نیت سے بہت دوری محسوس ہو رہی ہے۔ حالانکہ بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث یہی ہے "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"[2] یہ بہت سوں کو یاد بھی ہوگی، ہر ہر کام میں نیت ہونی چاہیے، اب میں بیٹھا ہوا ہوں، بیان کر رہا ہوں، میری نیت نہیں ہے تو مجھے ثواب کس چیز کا؟ نیت کرنی چاہیے کہ میں اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہوں، نیکی کی دعوت دے رہا ہوں، آپ کو بھی سنتے ہوئے نیت کرنی چاہیے کہ ثواب کے لیے علم دین حاصل کر رہا ہوں۔ علم دین اس لیے حاصل کیا کہ میری واہ واہ ہو جائے اور جاہلوں پر مجھے برتری حاصل ہو جائے اور عالموں کا امتحان لیتا رہوں، ان سے پوچھوں گا یہ سیکھ کر آیا ہوں وہ سیکھ کر آیا ہوں اتنے بڑے علماء ہو گئے ان کو یہ نہیں پتا یہ تو بہت بڑا گناہ ہو گا۔ کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کے لیے سیکھا تو اور گناہ، اللہ کے لیے علم تو عاجزی سکھاتا ہے، تکبر علم کو کھا جاتا ہے۔ ہمیشہ عاجزی کرے کیونکہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر تو ہم میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ ہمارے بارے میں کیا ہے؟ ہمیں یہ بھی تو نہیں پتا کہ ہمارا خاتمہ کیسا ہو گا؟ اس لیے اللہ پاک سے ڈرتا رہے اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے۔ فرض علوم کا سیکھنا فرض ہے یہ کہاں کہاں ملیں گے؟ یہ آپ کو بہار شریعت میں ملیں گے کہ بہت سارے فرض علوم اس میں موجود ہیں۔ اب جیسے تجارت کرنا چاہتا ہے بڑے بڑے تاجر بیٹھے ہوئے ہیں کسی سے پوچھیں گے نہیں کہ تم تجارت کے احکام جانتے ہو یا نہیں تو اس کا عیب ظاہر ہو گا۔ اب اپنے آپ سے پوچھیں کہ اس کو تجارت کے شرعی احکام پتا ہیں یا نہیں اگر نہیں پتا تو حرام روزی میں جا کر پڑے گا یا نہیں پڑے گا؟ اب بتاؤ، کتنے ناجائز کام کرے گا۔ تجارت میں کبھی بیع فاسد ہوتی ہے، کبھی بیع باطل ہوتی ہے، کبھی کچھ ہوتا ہے، کبھی کچھ ہوتا ہے، ایک معمولی سی زبان کی لغزش سے پورا سودا خراب ہو جاتا ہے، اب یہ ساری نازک باتیں یہ جو تجارت کرنا چاہتا ہے اس کے لیے فرض ہے کہ وہ تجارت کے مسائل سیکھے۔ جو خریدنا چاہتا ہے یعنی گاہک اس کو خریداری کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ جو نوکر رکھنا چاہتا ہے اس کو نوکر رکھنے کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ اجیر (یعنی ملازم یا نوکر) اس کو نوکری کے مسائل سیکھنا

---

1. ......فتاویٰ رضویہ، ۱/۱۰۰۱۔
2. ......بخاری، کتاب بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۵، حدیث: ۱۔

فرض ہیں۔ جو نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو نکاح کے مسائل سیکھنا فرض ہیں، ساتھ میں طلاق کے مسائل بھی سیکھنے ہوں گے، اس کے کنایات بھی سیکھنے ہوں گے، تاکہ کبھی طلاق دے بیٹھے تو ایسا نہ ہو کہ پتا ہی نہ چلے اور کام چلاتا رہے۔ ہر علم ہر ایک پر فرض نہیں، عاقل بالغ ہے نماز کا علم فرض ہو گیا، رمضان آیا رمضان کے مسائل فرض ہو گئے، حج فرض ہو گیا حج پر جارہا ہے تو حج کے مسائل فرض ہو گئے، اپنے اپنے حال کے مطابق فرض ہوتے ہیں، تجارت کرنا چاہتا ہے تو اب تجارت کے مسائل سیکھنا فرض ہیں، خریداری کرتا ہے تو خریداری کے مسائل فرض ہیں۔ جن کو مسجد کے انتظامات کی ذمّہ داری ہے ان کو مسجد کے مسائل سیکھنے فرض ہوں گے جن کو مسجد بنانی ہیں ان کو مسجد بنانے کے مسائل سیکھنے فرض ہوں گے۔ جن کو چندہ کرنا ہے ان کو چندے کے مسائل سیکھنا فرض ہوں گے ورنہ تو کیا کا کیا کر ڈالتے ہیں، زکوۃ خیرات سب ایک ہی مد میں چلا لیتے ہیں اس لئے جو جو چیزیں جس کو کرنی ہیں اس کو سیکھنا پڑے گا، اولاد ہے تو اولاد کی تربیت سیکھنی پڑے گی، اولاد کی تربیت کرے قرآن پاک میں حکم ہے "اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ" جب کچھ معلومات ہو گی تب ہی ان کی اصلاح کریں گے معلومات ہی نہیں ہو گی تو کیسے اصلاح کریں گے۔ اب تو یوں کرتے ہیں کہ اس کو جاپانی گڈا بناتے ہیں، ماڈرن بناتے ہیں، پڑھاتے لکھاتے ہیں، ڈاکٹر بناتے ہیں، انجینئر بناتے ہیں۔ نمازی نہیں بناتے، باپ کا جنازہ رکھا ہوا ہے لیکن بیٹا نماز نہیں پڑھا سکتا، اگر بیٹا باپ کا جنازہ پڑھائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہے۔ بیٹا اپنے باپ کو جس رقت کے ساتھ غسل دے گا یقیناً دوسرا نہیں دے گا، نہ بیٹے کو نماز پڑھانا آتی ہے نہ غسل دینا آتا ہے۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے گا اس کو کیا پتا کہ جنازے کی نماز میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے۔ میں آپ سے نہیں پوچھوں گا اپنے آپ سے پوچھیں کہ نماز جنازہ میں کیا کیا پڑھتے ہیں یا اس میں کتنے فرض ہیں۔ یعنی کہ اس معاملے میں ہماری معلومات بہت کم ہے۔ حالانکہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔[1] یہ بھی آنی ہی چاہیے۔ الحمد للہ نماز کے احکام میں نماز جنازہ کا طریقہ موجود ہے۔ اس پر پورا رسالہ ہے۔ الحمد للہ میں یہ نہیں کہتا کہ نماز کے احکام نامی کتاب پڑھنا فرض ہے یا بہار شریعت ہی پڑھنا فرض ہے ان کتابوں میں بھی فرض علوم موجود ہیں چاہے کسی بھی سنی عالم کی کتابوں سے

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۲۰۔

فرض علوم حاصل کریں یا ان کی صحبت سے آپ سیکھیں، کوئی بھی ذریعہ ہو سیکھیں، فرض علوم سیکھنے ہوں گے۔

دورِ حاضر میں فرض علوم کس طرح سیکھیں؟

سُوال: ہمارے پاس اتنا وقت کہاں ہے۔ اب ہم کام کاج کریں، آرام کرنا ہے، کھانا پینا سونا، اتنے زندگی بھر کے معاملات ہیں اس میں یہ فرض علوم سیکھنے کا وقت ہم کہاں سے لائیں؟

جواب: جو کام جتنا اہم ہوتا ہے اس پر اتنی ہی توجہ دی جاتی ہے فرض کام یقیناً زیادہ اہم ہیں اس پر زیادہ توجہ دی جائے گی، اب ذہن بننے کی بات ہے، یہ سب کام دھندے والے ہوں گے سارے بے روزگار تو نہیں ہوں گے یہ کام دھندے والے لوگ دکانیں چھوڑ کر نوکریوں سے چھٹیاں کر کے کیوں آئے ان کا ذہن بنا کہ صحرائے مدینہ ملتان میں دعوت اسلامی کے بین الاقوامی اجتماع میں جانا ہے اپنے ملک کو چھوڑ کر پہنچ گئے، پھر ذہن بنا کہ نہیں تربیتی اجتماع میں عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی بھی حاضری دینی ہے پھر تین دن کے لیے بیٹھ ہی گئے پھر ذہن بنا کہ یہاں سے ہم نے مدنی قافلے میں بھی سفر کرنا ہے پھر ذہن بنا تو ان مستحب کاموں کے لیے وقت مل گیا اگر آپ اجتماع میں تشریف نہیں لاتے تربیتی اجتماع میں نہیں شرکت کرتے مدنی قافلے میں شرکت نہیں کرتے تو کوئی گناہ نہیں مگر ذہن بنا تو یہ کام آپ نے کر ڈالا اسی طرح فرض علوم کا آپ کا ذہن بنا تو وہ بھی ہو جائے گا اِنْ شَآءَ اللہ۔ جذبہ رہنمائی کرے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ ساری منزلیں آسان ہو جائیں گی۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی فرض علوم سیکھنے اور سکھانے کی ترکیب ہے۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فرض علوم بھی سِکھائے جاتے ہیں اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضان سنت جو تخریج شدہ آج ہمارے ہاتھوں میں ہے اس میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی فرض علوم امیر اہل سنت نے عطا کیے ہیں۔ پردے کے بارے میں سوال جواب، اس میں بھی اگر ہم مطالعہ کریں تو کئی فرض علوم سے آگاہی نصیب ہوتی ہے اور نیز امیر اہل سنت کے کئی ایسے بیانات ہیں، جیسے تکبر کا بیان ہے، حسد کا بیان ہے، وعدہ خلافی کے بارے میں بیان ہے، اسی طرح غیبت کے بارے میں بیان ہے امیر اہل سنت کے بے شمار ایسے بیانات ہیں

جن کا تعلق فرض علوم سے ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس میں ان معاملات کی تعریف اس کی وضاحت اس کی حقیقت پھر اس سے بچنے کا علاج یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیر اہل سنت نے ہمیں بیانات میں بھی عطا فرمائے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ جب ہم رسائل پڑھیں گے، کیسٹیں سنیں گے تو اللہ نے چاہا تو ہمیں اس طرح بھی فرض علوم سے آگاہی نصیب ہو جائے گی۔ اس کے لیے میں آپ تمام اسلامی بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ روزانہ کم از کم ایک بیان ضرور سنیں۔ دیکھئے آپ امیر اہل سنت کی صحبت کی تڑپ لیے کتنی دور سے کہاں تک پہنچے ہیں اور اگر یہی صحبت ہمیں ایک گھنٹے کی کیسٹ میں ملتی ہو تو مدینہ ہی مدینہ رسائل میں ملتی ہو تو مدینہ ہی مدینہ۔ حضرت ابن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کسی نے کہا کہ حضور ہمارے پاس بھی کچھ وقت گزاریں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں گھر جا کر صحابہ اور تابعین کی صحبت اختیار کرتا ہوں لوگوں نے عرض کی حضور اب صحابہ اور تابعین کی صحبت کہاں رہی ارشاد فرمایا ان کی باتوں پر غور کرتا ہوں وہاں مجھے ان کی صحبت نصیب ہو جاتی ہے۔[1]

عمامہ اور داڑھی شریف پر استقامت کا طریقہ

سُوال: کاروبار اور ڈیوٹی کے دوران اگر عمامہ پہنیں تو لوگ مذاق اڑاتے ہیں۔ کیا اس وقت عمامہ اتار سکتے ہیں؟

جواب: لوگ عمامہ کا بھی مذاق اڑاتے ہیں داڑھی کا بھی اڑاتے ہیں اب تو مَعَاذَ اللّٰہ دنیا میں مسلمانوں کا بھی مذاق اڑنا شروع ہو گیا ہے۔ کفار مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جس طرح اسلام نہیں چھوڑیں گے اس طرح عمامہ بھی نہیں چھوڑیں گے اس طرح اگر مذاق اڑانے والوں کا لحاظ کرتے رہے تو بہت کچھ چھوٹ جائے گا دعوت اسلامی کا کام بھی چھوڑنا پڑے گا۔ دعوت اسلامی والوں کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ مذاق بھی اڑاتے ہیں اور سینے سے بھی لگاتے ہیں، سینے سے لگانے والوں کی تعداد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پھر بھی زیادہ ہے اس لیے عمامہ شریف نہ ترک کیا جائے اور مذاق کیوں اڑاتے ہیں اس کے اسباب زیادہ تر کیا ہیں میں بتاتا ہوں۔ عموماً مذاق اس کا اڑاتے ہیں جو ہر ایک سے فری ہو جاتا ہے زیادہ باتونی ہوتا ہے۔ بحث کرنے کا عادی ہوتا ہے پھر وہ کھلونا بن جاتا ہے لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اگر آپ خود سنجیدہ رہیں گے تو پھر امید ہے کہ لوگ آپ کا مذاق نہیں اڑائیں گے۔ آپ سے ڈریں گے کیونکہ جو خاموش ہوتا ہے اس کا بڑا رعب ہوتا ہے۔

---

1 ......حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن المبارک، ۸/۱۷۵، رقم: ۱۱۷۷۷۔

www.dawateislami.net

بزرگوں کا مقولہ ہے خاموشی بغیر سلطنت کے ہیبت ہے جو چپ ہوتا ہے اس کی بہت ہیبت طاری ہوتی ہے۔ میں جن دنوں جھاڑو بناتا تھا اپنے کارخانے کے باہر گلی میں بیٹھ کر جھاڑو بنارہا تھا گلی میں بیٹھا ہوا تھا ایک لڑکا آیا چھوٹا سا دس بارہ سال کا بمشکل ہوگا۔ اس نے مجھے منہ چڑاتے ہوئے کہا "مُلّا" اس نے جب مجھے "مُلّا" کہا میں نے اس کی طرف دیکھا بولا کچھ نہیں۔ جب میں نے ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اس کو خالی وہ جھینپا، جھینپنے کے بعد وہ اچھلا کودا اور دوڑ گیا۔ میں اگر بولتا کہ بھاگ "مُلّا" والے۔ پھر تو میرا حساب کتاب پورا کر دیتا۔ میں نے صرف اس کو کچھ بولا نہیں خالی دیکھا، تو وہ گھبرا گیا۔ کہ "مُلّا" بولتا کچھ نہیں کہیں کھا نہ جائے۔ خاموشی بغیر سلطنت کے ہیبت ہے۔

اس لیے کہ آپ اگر جہاں بھی کام کرتے ہوں کسی ادارے میں اگر آپ کی خاموشی اور نیکی کے حوالے سے شہرت ہوتی ہے اور ملن ساری، حسن اخلاق، غصے سے پاک، نرمی کرنے والے ہوں گے تو کسی کی مجال نہیں کہ کوئی آپ کا مذاق اڑائے اگر کوئی آپ کا مذاق اڑائے گا بھی تو خود لوگ اس کو سنبھال لیں گے آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بشرطیکہ آپ سنجیدہ ہوں۔ مشکل یہ ہے کہ اپنے منہ میں بتیس سپاہیوں کے اندر جو زبان بند ہے اور اوپر پھاٹک ہے۔ پھاٹک کھلتا ہے اور بتیس سپاہیوں کو دھکا مار کر زبان باہر آتی ہے اور چلنا شروع ہوتی ہے۔ پھر یہ بدنصیب لوگ نہ داڑھی کو چھوڑتے ہیں نہ عمامہ کو، مذاق اڑاتے ہیں۔ جو لوگ مذاق اڑاتے ہیں، اُن کے بجائے اپنی اصلاح کی کوشش کریں گے تو اپنا عمامہ کہیں نہیں جاتا بلکہ عمامہ کے ساتھ زلفیں بھی آجائیں گی بولنا کچھ نہیں۔ عمامہ نہیں چھوڑنا، اِنْ شَآءَ الله کوئی آپ کو کچھ بھی کہے آپ ان سے لڑنا مت ہاں اگر اہل علم ہے اور وہ دلائل سے نرمی کے ساتھ سمجھا سکتا ہے تو وہ الگ بات ہے لیکن عوام الناس سمجھا نہیں پاتے وہ مزید الجھ جاتے ہیں بعض اوقات اور ہو سکتا ہے کہ وہ پریشان کر دیں۔ اس لیے بحث جو ہے وہ علما اور ماہر فن علما کر سکتے ہیں بحث ماوشما (یعنی آپ کا اور ہمارا) کا کام نہیں ہے۔ آپ صبر کریں اِنْ شَآءَ الله اجر ملے گا۔ حدیث پاک میں عمامہ شریف کے فضائل بہت ہیں اوّل تو عمامہ شریف کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ: میرے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔[1] حدیث میں عمامہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا تمہارا

---

(1)...... بہارِ شریعت، ۳/۴۱۸، حصہ: ۱۶۔

وقار بڑھے گا۔[1] کسی حدیث میں کہا گیا کہ عمامے کے ساتھ دو رکعت بغیر عمامے کے ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔[2] عمامہ کے ساتھ جمعہ 70 جمعوں کے برابر ہے۔[3] ایک روایت میں عمامہ جو باندھے گا ہر پیچ پر اس کو ایک ایک نور قیامت کے دن ملے گا۔[4] اور نور کی اہمیت تو قیامت کے دن پتا چلے گی کہ قیامت میں جہاں بہت سخت اس کے احوال ہیں خوفناکیاں ہیں۔ اللہ پاک جس کو چاہے گا اس کو سب کچھ نظر آئے گا اور جب اتاریں تو ہمارے یہاں ایک تعداد ہوتی ہے جو پورا اتار کر رکھ دیتی ہے پورا اتار کر رکھ دینا سنت نہیں ہے ہمارے یہاں کڑک ٹوپی پر عمامہ باندھا جاتا ہے پھر اتار کر رکھ دیتے ہیں۔ یہ سنت نہیں ہے بلکہ افضل یہ ہے کہ جس طرح ایک ایک پیچ کر کے باندھا تھا اسی طرح ایک ایک پیچ کر کے کھولا جائے۔ ایک ایک پیچ کر کے کھولیں گے تو ایک ایک گناہ معاف ہوتا چلا جائے گا۔[5] اور عمامہ گنبد نما سنت ہے۔[6] گنبد جیسا۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم م نے فرمایا کہ گنبد نما ہونا چاہئے۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عمامہ کے بہت فضائل بیان کیے میں نے جو بھی روایت بیان کی وہ سرکار اعلی حضرت کے فتاویٰ رضویہ شریف سے ہی بیان کی ہے کیونکہ میں تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے در کا کُتّا ہوں اور ان سے مجھے بے انتہا محبت آج سے نہیں دعوت اسلامی کے پہلے سے ہے۔ یہ میری سمجھ میں بہت آگئے۔ ایک عاشق رسول تھے مجھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبت تھی جو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے مجھے اس سے محبت ہے۔ کسی نے کہا ہے:

یاد نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو لاکھ پرایا ہووہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

---

1 ......مفاتیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام، فصل فی سنن اللباس... الخ، ص ۳۱۸۔

2 ......کنز العمال، کتاب المعیشۃ و العادات، فرع فی العمائم، الجزء: ۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۳۰۔

3 ......تاریخ ابن عساکر، عبدان بن رزین بن محمد، ۳۷/۳۵۵، رقم: ۴۳۹۹، حدیث: ۷۵۳۳۔

4 ......کنز العمال، کتاب المعیشۃ و العادات، فرع فی العمائم، الجزء: ۱۵، ۸/۱۳۲، حدیث: ۴۱۱۲۶۔

5 ......فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۱۴۔

6 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶۔

میرے آقا سرکار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف میں عمامہ کے بارے میں فضائل بہت ہیں اسی کے میں نے دو چار فضائل عرض کیے الحمدللہ ثم الحمدللہ اعلیٰ حضرت نے اس روایت کے تحت کہ ہر صاحبِ اکرام والا کام سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی طرف سے شروع فرماتے تھے۔[1] تو ہر کام کی صراحت نہیں ہے۔ کہ کون کون سا کام، بعض کام کی صراحت ہے ہر کام کی نہیں۔ ہر اکرام والا کام سیدھے ہاتھ سے شروع کرنا ہے اسی سے سرکار اعلیٰ حضرت نے غالباً سنت بیان فرمائی۔ الٹی طرف سے شروع کرکے پیچ لے سیدھی طرف۔ یہ یوں سنت ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت عظیم البرکت عظیم المرتبت پروانہ شمع رسالت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فتویٰ یہی ہے کہ داڑھی منڈانا ایک مٹھی سے گھٹانا یہ دونوں حرام ہے۔[2] داڑھی منڈا رہا ہے وہ گناہ تو کر رہا ہے چاہے یہ نوکری کا عذر ہے۔ یہ عذر نہیں چلے گا۔ اللہ ورسول کا جہاں حکم آگیا وہاں یہ عذر نہیں مانا جائے گا اب یہ کہ جو اسلامی بھائی ہمت کرتے ہیں کہ داڑھی کی نیت کرتے ہیں، اس لیے نہیں کہ الیاس کہہ رہا ہے۔ اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان والا شان میرے آقا سرکار اعلیٰ حضرت نے "لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ" میں تحریر کیا ہے کہ داڑھیوں کو معافی دو اور مونچھوں کو پست کرو اور یہودیوں کی سی شکل مت بناؤ۔[3] تقریباً یہی جملہ ہے۔ مونچھیں پست کرو داڑھیوں کو معافی دو۔ اور یہودیوں کی سی صورت مت بناؤ۔ تو آج جس طبقہ نے ہم کو پریشان کر رکھا ہے مسلمانوں کو اس طبقہ کی نقل کرنے کی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنا پہلے سے منع کردیا ہے۔ مگر افسوس کہ اس کی نقل میں آج مسلمان بدمست ہوئے جارہے ہیں اس چیز کا بائیکاٹ، ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ، میں کہتا ہوں کہ اس جیسے چہرے کا بائیکاٹ کریں۔ جنہوں نے داڑھی نہیں رکھی وہ نیت فرمالیں، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر جان بھی قربان۔ اِنْ شَآءَ اللہ میں اب چاہے گردن کٹے نام مصطفےٰ پر کل نہیں آج نہیں ابھی کٹے داڑھی اِنْ شَآءَ اللہ قبر میں ساتھ جائے گی۔

---

1 ......نصب الرایۃ، کتاب الطہارات، احادیث اللتلیث الواردۃ... الخ، ۱/۸۰۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۹۹۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۷۲۔

3 ......شرح معانی الآثار، کتاب الکراھیۃ، باب الشارب، ۴/۲۸، حدیث: ۶۴۲۲۔ ۶۴۲۴۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۴۶۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش)

یہ بھی میرے آقا اعلیٰ حضرت کا شعر ہے اب آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مافی الضمیر کچھ بھی ہو مجھے نہیں پتہ ایک شرح میرے ذہن میں آتی ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت کی مراد ہمارے لیے ہم یہ لے لیں کہ لحد یعنی قبر میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلیں، سرکار نامدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چہرے انور کے عشق کا داغ ہم قبر میں ساتھ لے گئے وہ داغ کون سا محبت کی نشانی داڑھی، اندھیری رات سنی تھی کہ قبر میں اندھیرا ہوتا ہے، اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے، داڑھی کا چراغ لے کر ہم قبر میں پہنچ گئے۔ اِنْ شَآءَ الله اب جو بھی آج یہاں موجود ہیں توبہ بھی کریں۔ صرف داڑھی رکھنے سے گناہ معاف نہیں ہو جائے گا توبہ بھی کرنا ہو گی۔ زلفوں کا تحفہ بھی قبول کرلیں۔ یہ بھی آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ [1]میرے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے آدھے کان تک پورے کان مبارک تک [2]اور گردن شریف تک بال بڑھائے جو کندھوں کو چھو جاتے ہیں۔ [3]کندھے مبارک سے نیچے نہیں رکھے۔ کہ عورتوں کی مشابہت ہے۔ شانہ مبارک اور کندھے مبارک کو چومتے تھے۔ زیادہ تر پورے کان مبارک تک رکھے بال مبارک، زلفیں یہ جو بیچ میں سے کٹنگ ہوتی ہے جس کو شاید انگلش کٹ بولتے ہیں، جو بھی بولتے ہوں وہ سنت نہیں ہے۔ گنجا کرنا بھی سنت نہیں ہے، حلق یہ احرام سے باہر ہونے کے لیے حج و عمرے کے لیے کروایا جاتا ہے۔ جس کو ہم لوگ (گنجا) بھی بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حلق شریف نہیں کروایا۔ پھر بھی اگر کوئی ٹنڈ کرواتا ہے تو گناہ نہیں ہے۔ سنت سے محرومی ہو گی اگر یہ نیت کر کے آپ عمامہ باندھیں گے کہ سنت سر پر سجا رہا ہوں کہ سبز رنگ اس لیے سر پر رکھیں گے کہ میری دعوت اسلامی کی نیک نامی ہو گی۔ تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔

---

1 ......الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم، ص ۳۷، حدیث: ۲۸۔

2 ......الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم، ص ۳۵، حدیث: ۲۵۔

3 ......الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم، ص ۳۴، حدیث: ۲۴۔

حفاظتی امور کی اہمیت

سُوال: ابھی اندر آتے ہوئے کئی اسلامی بھائیوں کو چیکنگ کے مراحل سے گزارا گیا۔ مسجد کے باہر حفاظتی امور کے حوالے سے کافی انتظامات کیے گئے ہیں۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ اتنی چیکنگ اور سختی کیوں ہو رہی ہے؟

جواب: ہمارے کراچی کے حالات اس میں آئے دن دہشت گردیوں کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں اور یہ میرا خیال ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی ہو گا جس کو یہ باتیں پتا نہیں ہوں گی ان سب کو پتا ہو گا۔ ان کے ملکوں میں بھی ہوتی ہیں خصوصاً برطانیہ والے ان کے یہاں ہوتی ہیں۔ امریکہ جو ساری دنیا میں دادا گیری کرتا پھرتا ہے اس کے یہاں بھی ہوتی ہیں۔ ہر جگہ دہشت گردیاں ہوتی ہیں۔ آپ لوگوں کی جانیں انمول ہیں اس کی تو قیمت بھی نہیں لگا سکتے۔ آپ بین الاقوامی ہیں، آپ ہمارے مہمان ہیں اخلاقی طور پر بھی آپ کی (security) یعنی حفاظت زیادہ رکھنی چاہیے، اس لیے دعوت اسلامی کی طرف بھی تو دشمن کا رخ ہے۔ چند سال پہلے مرکز الاولیاء لاہور میں میری جان لینے کی کوشش میں دو اسلامی بھائی شہید ہوئے تھے، اس کے بعد سے ہی ہمارے پاس یہ حارسین کا انتظام ہوا۔ ابھی جشن ولادت ربیع النور شریف کی 10 تاریخ کو اسی فیضان مدینہ کے تہہ خانے میں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں بھگدڑ مچی اور ہم کو شواہد ملے کہ بھگدڑ مچی نہیں تھی مچائی گئی تھی۔ باقاعدہ دیکھنے والیوں نے یہ بیانات دیئے کہ جیسے کہ مردانہ ہاتھ نظر آئے تھے جوڈو کراٹے کے داؤ مارے گئے بھاگنے والیوں کو ٹانگ اڑا کر گرایا گیا۔ گلا گھوٹنے کے نشانات لاشوں پر ملے۔ اس طرح کی باتیں ہم کو پتا چلیں۔ اتنا سا فیضان مدینہ اس میں مَعَاذَ اللہ بھگدڑ مچیں تو کتنے افراد مریں گے۔ تو اس طرح کل ملا کر بچے وغیرہ ملا کر 30 کی شہادتیں ہوئیں۔ یہ چھوٹی سی بھگدڑ میں تو نہیں ہو سکتی۔ باقاعدہ یہ مرد برقعے پہن کر گھس گئے ہم کو بتایا گیا کہ شرک شرک کی آوازیں لگائیں۔ کہ شرک ہو رہا ہے شرک ہو رہا ہے۔ شرک کون بولتا ہے آپ کو پتا ہے یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے کو شرک کون بولتا ہے۔ مسلمان تو کبھی نہیں بولے گا۔ یا رسولَ اللہ تو مسلمان کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تو اس طرح کرایا گیا۔ اور 30 لاشیں اسی فیضان مدینہ میں گر گئیں کہرام مچ گیا۔ قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ پھر دو دن کے بعد صرف دو دن کے بعد نشتر پارک میں سنیوں کا جشن ولادت کا عظیم جلسہ تھا میں وہاں موجود نہیں تھا۔ یا رسولَ اللہ کہنے

والے تھے، اس میں ان لوگوں نے بم بلاسٹ کیا 60 سے زیادہ سنی شہید ہو گئے۔ کوئی کہتا ہے بم بلاسٹ کیا۔ کوئی کہتا ہے خود کش حملہ تھا۔ تو اس طرح یہاں ہو رہا ہے۔ اب آپ بتائیے کہ یہ سیکورٹی تو بہت کم ہے اس سے زیادہ ہونی چاہیے اور پھر آپ کو بھی احتیاط رکھنی ہے۔ کوئی چیز گیٹ پر آپ کو دے بالفرض کہ یہ ہمارا (Letter) یعنی خط آپ کو دے دو۔ ہو سکتا ہے کہ آگے نقصان پہنچانا چاہتا ہو۔ آگے زیادہ اہم شخصیات ہوتی ہیں جیسے آگے علما بیٹھے ہیں۔ زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ عوام کے مقابلے میں علما کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ آگے لیٹر دے دو۔ آپ میں سے بہت کم کو پتا ہو گا کہ لیٹر بم بھی ہوتا ہے یہ پرچی جو ہے یہ بھی رسک ہے اس پرچی میں ایسا کیمیکل لگایا جاسکتا ہے کہ آدمی کو نقصان پہنچاسکتا ہے۔ پرچی کوئی آگے دے یہ لوگ لے لیتے ہیں بے چارے آپ کی پرچی میں کوئی رسک نہیں ہے لیکن اس کا تعین مشکل ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے گیٹ پر پرچی دی ہو اور منت کر کے رونی صورت بنا کر کہ آگے پہنچا دو تا کہ یہ پرچی کھلے اور اندھا ہو جائے ایسا کیمیکل اڑے اس میں سے اور کوئی نقصان ہو جائے۔ ہمارے ایک مدرسہ میں ڈائری بم پھٹے ہیں۔ مدرسہ کے باہر دس سال کا بچہ کھیل رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ یہ (book) یعنی کتاب اپنے قاری صاحب کو دے دو، بک کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی ،اندر اس نے اپنے قاری صاحب کو (book) دے دی اس نے جب (book) کھولی تو اس میں بم تھا وہ زخمی ہو کر اسپتال چلا گیا۔ اس طرح ہمارے یہاں واردات ہو رہی ہیں۔ بوتل بم آتا ہے جیسے دم کروانے کے لیے آ گیا آپ تو مزے سے بوتل لے آئیں گے۔ (Mineral water) صحت بخش پانی کی سیل پیک لے آئیں گے وہ دے گا کہ میری ماں بہت بیمار ہے کہ آپ مہربانی کر کے آگے دم کروا کے مجھے دے دو میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں وہ بوتل آپ لے کر چلے وہ ادھر سے بھاگ جائے گا۔ بوتل بالکل سیل پیک ہو گی۔ اس میں کیمیکل ہوتا ہے اس میں کیمیکل بالکل لائٹ واٹر اس میں آدمی دیکھ کر شناخت کر ہی نہیں سکتا کہ یہ کوئی کیمیکل ہے بالکل پانی کی طرح اس کے اندر بھی کوئی بم نظر نہیں آئے گا۔ اس کے ڈھکن میں ہو گا۔ اس طرح کے بم پکڑے گئے ہیں کراچی میں ڈھکن کے ساتھ بالکل چھوٹا سا بم ہوتا ہے۔ جیسے ہی ڈھکن کھولیں گے بلاسٹ ہو جائے گا اور وہ کیمیکل اور بم تباہی مچائے گا۔ پانی کی بوتل بھی دم کرنے کے لیے کیسے لی جائے۔ کسی کا بند لفافہ کیسے لیا جائے۔ کیا کریں اب یہ عوامی تحریک اب سب کو یہ لیکچر دیا نہیں جاسکتا۔ پرچی نہ لوں تو ناراض ہو گا۔

پرچی بھی نہیں لیتا۔ میں تو خیر احتیاط کرتا ہوں پرچی دکھاتے ہیں تو میں ایسا ہو جاتا ہوں کہ دیکھا ہی نہیں، میری مجبوری ہے۔ جان بچانا فرض ہے۔ نہ جانے یہ تو اپنا اسلامی بھائی ہے میں جانتا ہوں اس کو کسی نے مٹھائی کا ڈبہ دیا ہو تو آپ اس کو لیے خوش خوش جارہے ہیں میرے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی ہے آگے پیر صاحب کو مٹھائی کا ڈبہ دینا ہے اور مجھے بہت جلدی ہے، بچے کے کان میں بھی اذان دینی ہے کچھ بھی ترکیب بنا کر مٹھائی کا ڈبہ آپ کو دے دے گا۔ آپ تو جھومتے ہوئے جاکر ڈبہ دے دیں گے۔ میں محتاط ہو گیا ہوں۔ پاکستان میں گلدستہ میں بم پھٹا ہے۔ جلسہ میں مقرر کو گلدستہ پیش کیا گیا۔ گلدستہ خوشی سے لیا اور وہ پھٹا اس کے چیتھڑے اڑ گئے۔ پاکستان میں نہیں ہندوستان میں بھی ہوتے ہیں۔ سی لنکا میں بھی ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے خودکش حملہ ہند میں ہوا تھا۔ دوسرا حملہ سری لنکا کے صدراتی امیدوار کے جلسے میں خودکش حملہ ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ایسا چلا ہے کہ اب ہمارے یہاں تو پاکستان میں بہت بڑھ گیا ہے اس کا حل بہت مشکل ہے۔ جتنا ہو سکے آدمی کوشش کرے۔ ہم کوشش کرسکتے ہیں۔ سکیورٹی اسلام میں منع نہیں ہے۔ سکیورٹی کا نظام تو آپ لاکھ کوشش کرلو اس سے الگ ہو نہیں سکتے۔ میں آپ کو ایسی سکیورٹی بتاتا ہوں جس سے آپ بچ ہی نہیں سکتے۔ آپ کے لیے ضروری ہے۔ وہ سیکیورٹی نہ ملے آپ تو ابھی دنیا سے چلے جاؤ۔ آپ کے پاس ایسی سکیورٹی ہے کہ۔ ہر انسان کے جسم میں وائٹ سیل ہوتے ہیں۔ یہ سکیورٹی گارڈ ہیں۔ ہر آدمی کے خون کے اندر ڈیڑھ لاکھ سے لے کر پونے چار لاکھ تک وائٹ سیل ہونا ضروری ہے۔ ڈیڑھ لاکھ سے نیچے آنا شروع ہوا تو یہ بیمار ہوا۔ اگر نو ہزار تک یہ وائٹ سیل پہنچ گئے تو عام طور پر جسم پر جگہ جگہ دھبے ہوتے ہیں اور وہ پھٹتا ہے۔ اور خون نکلنا شروع ہوتا ہے پھر آدمی کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔ نو ہزار گارڈ ہو جائیں تو بھی مرنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اس کے اندر اس کو کم از کم ڈیڑھ لاکھ گارڈ چاہیے۔ کس منہ سے بولتے ہو کہ دو پولیس والے کیوں ہیں؟ بہت زیادہ سیکورٹی لگا رکھی ہے۔ بعض لوگ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ مجھ سے بات نہیں کرتے۔ گارڈ تو آپ کے اندر بھی ہیں۔ پھر آپ کے ساتھ محافظ فرشتہ ہوتا ہے۔ پھر حسب ضرورت گارڈ رکھے جاتے ہیں۔ ایک نے ٹیلی فون پر کہا کہ یہ تم نے کیا گارڈ رکھے ہیں اور تم سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ تم کو ان سے اتنا ڈر لگتا ہے اس طرح کی جلی کٹی سنائی اور کہا کہ میں اوراد پڑھ لیا کرتا ہوں آپ بھی پڑھ لیا کریں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اوراد اچھی

بات ہے اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اللہ ہی حفاظت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا آپ اپنی دکان پر تالا لگاتے ہیں یا صرف وظیفہ پڑھ کر چھوڑ آتے ہیں۔ تو یقین مانیے وہ جھینپ گیا اس نے بولا کہ میں دلیل میں آپ سے پہنچ ہی نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ دلائل کے علاوہ دے بھی کیا سکتا ہوں۔ آپ کی دکان کے لیے چند سکوں کے لیے کتنا بڑا تالا لگا ہوا ہے۔ اور جان جو انمول ہوتی ہے اس کی حفاظت کے لیے جس کے جان پر خطرہ ہو۔ اس کے دو دو ساتھیوں کو دشمن نے شہید بھی کر دیا۔ جس نے فائرنگ کی آوازیں سنی ہیں۔ اپنی جلی ہوئی کار دیکھی ہے۔ میں اس کار میں نہیں تھا۔ دشمن سمجھا کہ میں اس کار میں تھا۔ میں بھی شہید ہو جاتا میری سیٹ پر جو تھا اس کے جسم میں سولہ سترہ گولیاں چلی گئی۔ وہیں شہید ہو گیا۔ محمد احد اور محمد سجاد۔ دونوں ذیلی نگران اور مبلغین تھے اور حاجی احد رضا جو ہمارے ساتھ چل مدینہ بھی ہوئے تھے دونوں شہید ہو گئے۔ جس کی انگلی کٹے اس کو تکلیف ہو۔ جس کو چار آدمی محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جو یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے کی تلقین کرتا ہے تو دشمن اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ہم امیر اہل سنّت کی اہمیت کو تو پہچان سکے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ آپ کریں۔ جس وقت مرکز الاولیاء لاہور میں امیر اہل سنّت پر حملہ ہوا۔ امیر اہل سنّت کو ہم نے نہیں پہچانا۔ دشمن پہچان گیا۔ امیر اہل سنّت کی اہمیت کو دشمن پہچان گیا کہ اگر یہ شخص بچا تو جانے کتنوں کو یا رسولَ اللہ کے نعرہ لگوا دے گا۔ اس کے لیے کچھ کرو۔ دشمن نے ہم سے پہلے امیر اہل سنّت کو پہچانا۔ اس کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ چونکہ اگر ہم نے پہلے پہچانا ہوتا تو امیر اہل سنّت کو پہلے ہی سیکورٹی فراہم کر چکے ہوتے۔ جس وقت مرکز الاولیاء لاہور میں امیر اہل سنّت پر حملہ ہوا اس وقت تو ہمارے پاس ڈنڈا بھی نہیں ہوتا تھا۔ چاقو بھی نہیں ہوتے تھے۔ یہ اسلحہ پولیس والے تو دور کی بات ہے۔ چونکہ ہم نے امیر اہل سنّت کی اہمیت کو پہچاننے میں تاخیر کی اور دشمن جو کہ نظر رکھتا ہے جو کہ ایک ایک لمحہ کو ایک ایک حرکات و سکنات کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے اس نے پوری کوشش کی اور جیسے ہی موقع پایا اس نے حملہ کر دیا۔ اللہ پاک نے میرے پیر و مرشد کو بچا لیا۔ اللہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلک اہل سنت کی اتنی بڑی نعمت تھی اسے محفوظ رکھا۔ ایک موقع ہمیں اللہ کی رحمت سے مل گیا۔ اللہ پاک ہمیں آزمائش میں نہ ڈالے تو اب بے احتیاطی کرنا یہ نادانی ہے۔ جب امیر اہل سنت نے شروع میں بتایا

کہ آپ کی جان کی حفاظت اور علما بیٹھے ہیں ان کے جان کی حفاظت بین الاقوامی لوگوں کی جان کی حفاظت۔ ہماری جان کی حفاظت کی اتنا ذہن امیر اہل سنت دے رہے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جن کے صدقے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں ان کے جان کی حفاظت بھی کتنی ضرورت ہے۔ امیر اہل سنت نے سمجھایا کہ جان کی حفاظت فرض ہے پھر اس کی جان کی حفاظت جو کئی لوگوں کے ایمان کو تازہ کررہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عقائد کا تحفظ اس کے دم قدم سے ہورہا ہے۔ اس کی جان کی حفاظت کس قدر اہم ہوگی تو ہم آج اس بات کا ارادہ کرتے ہیں کہ اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم کوئی ایسا فعل نہیں کریں گے جس سے امیر اہل سنت کا کسی بھی طریقہ سے سیکورٹی رسک پیدا ہو۔

بیرونِ ممالک نعت خوان اور مبلغ کو بلانے کی فرمائش کرنا کیسا؟

سُوال: بعض ممالک والے نعت خوان اور مبلغ کو بلانے کی فرمائش کرتے ہیں۔ یہ فرمائش کرنا کیسا؟

جواب: باہر کے نعت خوان اور مبلغ کے طلب کی فرمائش کرنا یہ ختم ہوجائے تو اچھا ہے۔ باہر کا مبلّغ آئے گا اُس کے نام پر لوگ اگر جمع بھی ہوگئے، نعت خوان آیا اور اُس نے پبلک جمع کر بھی لی لیکن پھر وہ پبلک جمع ہونے کے بعد منتشر ہوجاتی ہے، کوئی خاص اُس سے Benefit یا Output فائدہ نہیں ملے گا، باہر کا نعت خوان یا مبلغ جائے گا تو سب لوگوں کی توجہ اُسی طرف رہے گی سب اُسی کی نعت یا بیان سننا پسند کریں گے تو جو مقامی نعت خوان یا مبلغ ہے وہ اگرچہ بولے گا نہیں مگر اندر اندر سے بجھتا چلا جائے گا اُس کو احساس محرومی ہوگا، احساس کمتری ہوگا کہ یار میری آواز میں دم نہیں ہے لیکن جب سے یہ نعت خوان آیا ہے باہر سے اپنے کو تو گھاس بھی نہیں ڈالتے، کہ تم بھی پڑھو اور سب اس کی واہ واہ کرتے ہیں اور وہ بے چارہ ہو سکتا ہے کہ حسد میں پڑے گا، بدگمانیوں میں پڑے گا اُس کی ٹوہ میں پڑے گا کہ یہ کوئی بھول کرے بڑا نعت خوان تو میں اُس کو مشہور کروں یا غیبتوں، طرح طرح کے ہوسکتا ہے کہ گناہوں میں پڑے، تو اس طرح میں تو بالکل اس کی Favor میں نہیں ہوں کہ آپ نعت خوان طلب کریں کیونکہ یہ ایک مخصوص کو الٹی ہوتی ہے نعت خوان طلب

کرنے والی ،ان میں عموماً شخصیات ہوتی ہیں ، شخصیات نعت خوان طلب کرتی ہیں، یہ چھوٹے اسلامی بھائی بے چارے غریب لوگ ان کا اتنا ذہن نہیں ہوتا یا وہ شخصیات کو interested کرتے ہوں گے تو ہی نعت خوان آتا ہے تو نعت خوان بے چارہ جب کسی ملک میں جاتا ہے تو اُس کو پتہ ہوتا ہے کہ فلاں فلاں شخصیت نے مجھ پر احسان کیا ہے تو وہ غریب نعت خواں شخصیات کے آگے پیچھے گھومنے پر مجبور ہوتا ہے، نعت خوان دیکھتا رہے گا شخصیت جہاں بولے گی وہ نعت خوان وہاں جائے گا یہ بات تجربہ شدہ ہے نہ ہوا ہو تو کر کے دیکھ لیجئے گا دوسرے ممالک والے کہ اگر شخصیت لائے گی نہ کہ اس کو اس نے response کیا ہے تو پھر وہ نگران یا ذمہ دار کو کم لفٹ دے گا، شخصیت کے پیچھے حاجی صاحب حاجی صاحب کہہ کے گھومتا ہو گا،اور آپ کا بھی اندر اندر سے ہو سکتا ہو کہ دل جلتا ہو کہ یہ کیسا نعت خوان بھیج دیا تو عموماً جو نعت خوان ہوتے ہیں بڑے نعت خوان ہوتے ہیں ! کم از کم ان کو سنبھالنے کا میرے بس کا روگ نہیں ہے، میں تو ہار گیا اِس معاملے میں کہ میں اِن کا ذہن نہیں بنا سکتا کہ دعوت اسلامی والا فل مدنی ذہن بن جائے، ہاں ایک حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں! بس قدرتی ایسا ذہن مل گیا کہ اُس پر ہم کتنا ہی ناز کریں کم ہے، لیکن عام طور پر اچھے اچھے نعت خوان موجود ہیں، لیکن میں ایک عمومی بات کہہ رہا ہوں جن کو تجربہ ہو گا پتہ ہو گا کہ اُن کو سنبھالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نعت خوان یا مبلغ کا مطالبہ کرنے کی بجائے اب سب کے سب اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر جو بھی مجھے سن رہے ہیں یہ ذہن بنالیں، دیکھیں آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو جس سے محبت کی جاتی ہے اُس کا مشورہ جلدی سمجھ میں آتا ہے تو جلدی جلدی سمجھ جائیے کہ اب باہر کا نعت خوان نہیں چلے گا بس اب اپنے مقامی نعت خوان ہیں،اِنْ شَآءَ اللّٰہ اُن کا حوصلہ بڑھائیں گے۔ اس طرح علاقوں والے بھی یہی کیا کریں، جیسے باب المدینہ میں اپنے اپنے علاقوں میں ایک سے ایک نعت خوان ہوتے ہیں، اُن کو اُٹھائیے بے چارے اُن کے حوصلے بڑھیں گے۔ اُجرت کے بارے میں میرا رسالہ ہے "نعت خوان اور نذرانہ" یہاں والوں نے تو پڑھیں ہی ہوں گے تو دیگر ممالک والے مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر لیں، اگر

دیگر ممالک والے مجھے یہ میل ہاتھوں ہاتھ کر دیں گے تو زیادہ خوشی ہو گی کہ اب ہم کو آپ کا مشورہ سمجھ میں آگیا ہم مقامی نعت خوانوں سے ہی اپنا اجتماع ذکر و نعت چمکائیں گے ہم باہر سے نعت خوان کو کبھی نہیں بلائیں گے ہم آپ سے نعت خوان کا مطالبہ کبھی نہیں کریں گے۔

رات کا بڑا حصہ انٹر نیٹ پر گزار نا کیسا؟

سُوال: بعض اسلامی بھائی رات کا بڑا حصہ انٹرنیٹ پر گزارتے ہیں جس سے دن کے کام کاج متاثر ہوتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: مدنی انعامات پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ مدنی انعام یہ ہے کہ اپنے علاقے کی مسجد کی عشا کی جماعت کے وقت کے دو گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچ جائیں۔ تہجد کے لیے اٹھیں، تہجد بھی مدنی انعام، پھر صدائے مدینہ لگائیں یہ بھی مدنی انعام، پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کریں یہ بھی مدنی انعام، اس لیے مدنی انعامات پر عمل کریں گے یہ سارے مسائل آپ کے حل ہو جائیں گے انٹرنیٹ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا کہ ساری ساری رات انٹرنیٹ پر بیٹھنے کی اجازت کہاں سے ملے گی آپ کام کاج میں سست پڑیں گے تو ماں باپ ناراض ہوں گے گھر والے Disturb پریشان ہوں گے نوکری کرتے ہیں تو وہاں مسئلہ ہو گا۔ اگر تنخواہ پوری لیتے ہیں اور اس کا کام پورا نہیں کرتے تو حرام میں ملوث ہوں گے۔ جہنم میں لے جانے والے کام میں ملوث ہوں گے۔ اس لیے مہربانی کر کے جلدی جلدی سو جایا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد